تفہیم السنۃ
14
کتاب الجنۃ
جنت کا بیان
لَهُم فِيهَا مَا يَشَآؤُنَ
محمد اقبال کیلانی
مکتبہ بیت السلام
الریاض

16
تفہیم السنۃ
کتابُ الجنّۃ
جنّت کا بیان
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

ح محمد اقبال كيلاني ، ١٤٣٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

كيلاني ، محمد اقبال
كتاب الجنة / محمد اقبال كيلاني - ط٣. .- الرياض ، ١٤٣٣هـ
..ص ؛ ..سم

ردمك: ١-٠٩٣٧-٠١-٦٠٣-٩٧٨

(الكتاب باللغة الاوردية)

١- الجنة و النار أ.العنوان

ديوي ٢٤٣ ١٤٣٣/٨٤٤٢

رقم الإيداع: ١٤٣٣/٨٤٤٢
ردمك: ١-٠٩٣٧-٠١-٦٠٣-٩٧٨

تقسیم کنندة

مكتبة بيت السلام

صندوق البريد: -16737 الرياض:-11474 سعودي عرب

فون: 4381122 فاكس : 4385991
4381155

موبائل: 0542666646-0505440147

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہر انسان کی آخری منزل جنت ہے یا جہنم، جنت اور جہنم ہے کیا؟ کم وبیش ہر مسلمان کے ذہن میں اتنا تصور تو موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو آخرت میں انعام و اکرام سے نوازیں گے اور وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ عیش و آرام کی اسی جگہ کا نام ''جنت'' ہے۔ جبکہ ایمان نہ لانے والوں اور برے عمل کرنے والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ مختلف قسم کے عذاب دیں گے اور وہ بہت ہی تکلیف دہ زندگی بسر کریں گے۔ عذاب اور عقاب کی اسی جگہ کا نام جہنم ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جنت اور جہنم کے بارے میں بڑی واضح تفصیلات ملتی ہیں۔ جنت کے بارے میں چند قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① جنت کی چوڑائی زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 133)

② جنت کے پھل اور بہاریں دائمی ہوں گی۔ (سورہ رعد، آیت نمبر 35)

③ جنت میں بھوک اور پیاس نہیں ہوگی۔ (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 118)

④ اہل جنت سونے کے کنگن اور سبز ریشم کے لباس پہن کر تکیہ دار مسندوں پر مزے کریں گے۔ (سورہ کہف، آیت نمبر 31)

⑤ اہل جنت عقل پر اثر انداز نہ ہونے والی سفید رنگ کی لذیذ شراب پئیں گے۔ (سورہ صافات، آیت نمبر
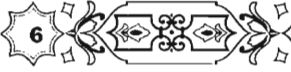
(46-47

⑥ اہل جنت کے لئے ہیروں اور موتیوں جیسی شرمیلی نگاہوں والی خوبصورت بیویاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی جن یا انسان نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 56-58)

چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

① جنت میں بیماری، بڑھاپا اور موت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

② اگر ایک جنتی اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانک لے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے گا جس طرح سورج کی روشنی تاروں کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

③ اگر جنتی خاتون دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور (ساری فضا کو) خوشبو سے معطر کر دے۔ (بخاری)

④ جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہیں اس کا گارا تیز خوشبو والا مسک ہے اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ (ترمذی)

⑤ جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

⑥ جنت کے پھلوں کا ایک خوشہ زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے سے بھی ختم نہیں ہوگا۔ (احمد)

⑦ جنت میں ایک درخت کا سایہ اس قدر طویل ہوگا کہ اس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سوار سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (بخاری)

⑧ جنت میں کمان برابر جگہ ساری دنیا اور دنیا بھر کی تمام نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ (بخاری)

⑨ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے پیالے ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہوگی۔ (مسلم)

اب جہنم کے بارے میں قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

① جہنمیوں کے لئے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں بلکہ پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔ (سورہ حج، آیت نمبر

(20-19
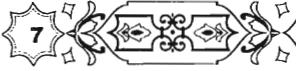
② جہنمیوں کے لئے آگ کا اوڑھنا اور آگ کا بچھونا ہوگا۔ (سورہ اعراف، آیت نمبر 41)

③ جہنمیوں کی گردنوں میں طوق، ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر آگ میں گھسیٹا جائے گا۔ (سورہ حاقہ، آیت نمبر 31-30، سورہ مومن، آیت نمبر 71-72)

④ جہنمیوں کو جہنم میں آگ کے پہاڑ ''صعود'' پر چڑھایا جائے گا۔ (سورہ مدثر، آیت نمبر 17)

⑤ جہنمیوں کو پینے کے لئے زخموں سے بہنے والے خون اور پیپ کا آمیزہ دیا جائے گا۔ (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 16) نیز غلیظ اور بدبُو دار کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جو منہ سے لگاتے ہی سارے چہرے کو بھون ڈالے گا۔ (سورہ کہف، آیت نمبر 29)

⑥ بدمزہ، بدبُو دار، کڑوا اور کانٹے دار تھوہر کا درخت (زقّوم) جہنمیوں کو کھانے کے لئے دیا جائے گا۔ (سورہ صافات، آیت نمبر 66-67)

⑦ جہنم میں جہنمیوں کو مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ (سورہ حج، آیت نمبر 21)

⑧ جہنمیوں کی مُشکیں کس کر انتہائی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھونس دیا جائے گا جہاں وہ موت کی تمنا کریں گے لیکن موت نہیں آئے گی۔ (سورہ فرقان، آیت نمبر 13-14)

یاد رہے مذکورہ بالا سطور میں قرآنی آیات کا مفہوم دیا گیا ہے لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں دیا گیا البتہ تفصیل کے لئے حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں۔ خواہش مند قارئین خود مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ جہنم کے بارے میں چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

① جہنم میں اونٹوں کے برابر سانپ ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا اور بچھو خچروں کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ (مسند احمد)

② جہنمی کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگ۔ (مسلم)

③ جہنمی، جہنم میں اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جاسکیں گی۔ (حاکم)

④ جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ (مسلم)

⑤ جہنمی کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (تقریباً 63 فٹ) ہوگی (ترمذی)

⑥ جہنمی کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر (تقریباً 400 کلومیٹر) ہوگی۔(ترمذی)

⑦ جہنم کو قیامت کے روز کھینچ کر لانے کے لئے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر کئے جائیں گے۔(مسلم)

⑧ جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اس کی تہ میں گرنے والا شخص مسلسل ستر برس تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔(مسلم)

جنت اور جہنم کے بارے میں قرآن وحدیث کے حوالے سے یہ ایک مختصر سا تعارف ہے جو ہم نے گزشتہ سطور میں پیش کیا ہے۔اس تعارف کی تفصیلات قارئین کرام کو ''کتاب الجنۃ'' اور ''کتاب النار'' کے ابواب میں ان شاء اللہ مل جائیں گی۔

جنت وجہنم اور عقل پرستی:

دین کی بنیاد علم وحی پر ہے لہٰذا علم وحی کی پیروی ہمیشہ لوگوں کی فلاح اور نجات کا باعث بنی ہے علم وحی کے مقابلے میں عقل کی پیروی ہمیشہ گمراہی اور خسارے کا باعث بنی ہے۔

انبیاء کرام کی دعوت کے جواب میں جو لوگ وحی کی تعلیمات پر ایمان بالغیب لے آئے، مرنے کے بعد دوسری زندگی یعنی حشر نشر، حساب کتاب اور جنت وجہنم کو تسلیم کر لیا وہ کامیاب وکامران ہوئے، جنہوں نے ان تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہا وہ ناکام ونامراد ہوئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا کافروں کا یہ عقلی اعتراض نقل فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا بعید از عقل ہے۔اسی وجہ سے کافروں نے پیغمبروں کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ ان کا مذاق بھی اڑایا۔ قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

① ﴿ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ ○﴾(3:50)

''کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہوجائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟) یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔''(سورہ ق، آیت نمبر 3)

② ﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ
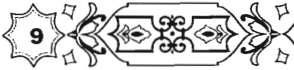
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِى الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○﴾ (34:7-8)

''اور کافروں نے کہا کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو خبر دیتا ہے کہ جب تمہارے جسم کا ذرّہ ذرّہ منتشر ہو چکا ہوگا اس وقت تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے؟'' نہ معلوم یہ شخص اللہ کے نام سے جھوٹ گھڑتا ہے یا اسے جنون لاحق ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ تو عذاب میں ہوں گے اور بہت بڑی گمراہی میں ہیں۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 7-8)

③ ﴿ وَ قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○﴾ (37:15-18)

''اور کافر کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر چکے ہوں اور مٹی بن جائیں اس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں اور کیا ہمارے اگلے وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟ ان سے کہو، ہاں! تم (اللہ کے مقابلے میں) بے بس ہو۔'' (سورہ صافات، آیت نمبر 15-18)

④ ﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○﴾ (27:67-68)

''اور کافر کہتے ہیں جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ ہم سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد کے ساتھ بھی ایسے وعدے کئے جاتے رہے لیکن یہ سب وعدے فقط اگلے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔'' (سورہ نمل، آیت نمبر 67-68)

⑤ ﴿ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○﴾ (23:35-36)

''کیا یہ شخص تمہیں ڈراتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاؤ گے تو دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ نہیں نہیں یہ وعدہ جو تم دیئے جا رہے ہو بہت دور کی بات ہے (یعنی ناممکن ہے)'' (سورہ مومنون، آیت نمبر 35-36)

وحی الٰہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے والے ''دانشور'' ویسے تو ہر زمانے میں ہی بڑی کثرت سے موجود رہے ہیں لیکن پہلے جو لوگ وحی الٰہی کی تعلیمات کو جھٹلاتے تھے وہ دائرہ اسلام میں سرے سے داخل ہی نہیں ہوتے تھے۔ آج کا المیہ یہ ہے کہ وحی الٰہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹیء پر پرکھ کر جھٹلانے والے وہ لوگ ہیں جو بظاہر دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور ''مسلمان'' ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

دوسری صدی کے آغاز میں جہم بن صفوان نے یونانی فلسفہ سے متاثر ہو کر ذات باری تعالیٰ، صفاتِ باری تعالیٰ اور تقدیر کے بارے میں تعلیمات وحی سے انحراف کیا اور اپنے ساتھ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کیا جو بعد میں فرقہ جہمیہ کہلایا۔ اسی طرح فرقہ معتزلہ کے بانی واصل بن عطاء نے بھی علم وحی کی بجائے عقل کو معیار بنایا اور گمراہ ہوا نیز اپنے ساتھ لوگوں کی کثیر تعداد کو بھی گمراہ کیا جو فرقہ معتزلہ کہلایا۔ ❶

چوتھی صدی ہجری کے وسط میں تعلیمات وحی سے باغی اور بیزار عقل پرست صوفیاء نے بغداد میں ایک تنظیم ''اخوان الصفاء'' کی بنیاد ڈالی جس کے نزدیک تمام دینی اصطلاحات نبوت، رسالت، ملائکہ، صلاۃ، زکاۃ، صیام، حج، آخرت، جنت وجہنم وغیرہ کے دو دو معنی تھے۔ ایک ظاہری اور دوسرا باطنی، ظاہری معنی وہ تھے جو شریعت اسلامیہ میں وحی الٰہی کی مطابق تھے اور باطنی معانی وہ تھے جو صوفیاء کی عقل نے خود وضع کئے تھے۔ صوفیاء کے نزدیک ظاہری معانی پر عمل کرنے والے مسلمانوں کا شمار جُہلا میں ہوتا تھا اور باطنی معانی پر عمل کرنے والوں کا سمار عُقلاء میں ہوتا تھا۔

تعلیماتِ وحی سے سراسر انحراف کرنے والی باطنی تنظیم کا یہ فتنہ آج بھی دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔

زمانہ قریب میں سرسید احمد خان کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے جو 1868ء سے 1870ء تک انگلستان میں رہے واپس تشریف لائے تو مغرب کی سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی سے اس قدر مرعوب اور مسحور

---

❶ یاد رہے کہ جہمیہ اور معتزلہ دونوں نے صفات باری تعالیٰ، جن کا قرآن کریم میں صاف طور پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں چہرہ یا پنڈلی وغیرہ کی نفی کی اور ایسی تمام آیات اور احادیث کی تاویلیں کیں جب کہ تقدیر کے معاملے میں جہمیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ انسان مجبور محض ہے اور ایسی آیات اور احادیث، جن میں انسان کو عمل کرنے کے احکام دیئے گئے ہیں، کی تاویلات کیں، جبکہ معتزلہ تقدیر کے معاملے میں انسان کو مختار مطلق سمجھتے تھے۔

تھے کہ علی گڑھ میں ایم اے او کالج قائم کیا تو اس کے اغراض و مقاصد میں یہ الفاظ تحریر کئے ''فلسفہ ہمارے دائیں ہاتھ میں ہوگا، نیچرل سائنس بائیں ہاتھ میں اور لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کا تاج سر پر'' کالج کا افتتاح وائسرائے ہند لارڈ لٹن سے کروایا اور کالج کے چارٹر میں یہ طے کر دیا گیا کہ کالج کا پرنسپل ہمیشہ یورپین ہوگا۔

مغرب کی ٹیکنالوجی اور سائنس سے مرعوب سید صاحب جب قرآن مجید کی تفسیر لکھنے بیٹھے تو انبیاء کرام کے معجزات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کیا اور تمام معجزات کا ایک ایک کر کے انکار کرتے چلے گئے، مادی وجود نہ رکھنے والے فرشتوں کا انکار کیا، جنات کا انکار کیا، عذابِ قبر کا انکار کیا، علاماتِ قیامت مثلاً دابۃ الارض کا ظہور، نزول مسیح اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ کا انکار کیا، جنت اور جہنم کے وجود کا انکار کیا اور یوں تعلیمات وحی سے انحراف کر کے نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ اپنے پیچھے تعلیمات وحی سے منحرف عقل پرستوں کا ایک ایسا گروہ چھوڑ گئے جو امت کو ہر آن فکری الحاد سے مسموم کرنے کا فریضہ سرانجام دیتا چلا آ رہا ہے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ اس دنیا میں جنت اور جہنم کی تفصیلات واقعی ناقابل فہم ہیں اور عقل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی کسی چیز کا عقل میں نہ آنا اس کا انکار کر دینے کے لئے کافی ہے؟ آیئے سائنس اور عقل کی روشنی میں ہی اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں۔

ہیئت دانوں کی جدید تحقیق کے مطابق:

① ہماری زمین مسلسل حرکت کر رہی ہے، ایک نہیں، بلکہ دو طرح کی۔ ایک اپنے محور کے گرد اور دوسری سورج کے گرد۔

② سورج ساکن ہے جو صرف اپنے محور کے گرد گردش کر رہا ہے۔

③ زمین سے سورج کا فاصلہ 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔

④ سورج کی جسامت زمین کے مقابلہ میں 3 لاکھ 37 ہزار گنا بڑی ہے۔

⑤ ہمارے نظام شمسی سے چار سو (400) کھرب کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اور سورج ہے جو ہمیں روشنی کا

ایک چھوٹا سا نقطہ معلوم ہوتا ہے اسی کا نام الفاقنطورس (ALFAGENTAURIS) ہے۔

⑥ ہمارے نظام شمسی سے باہر ایک ستارے کا نام قلب عقرب (Atntares) ہے جس کا قطر 28 کروڑ 30 لاکھ میل دریافت کیا گیا ہے۔

غور فرمایئے کیا واقعی ہمیں یہ زمین گردش کرتی محسوس ہو رہی ہے؟ بظاہر یہ زمین مکمل طور پر ساکن ہے اور اس کی معمولی سی حرکت (زلزلہ) بھی ساکنان زمین کو لرزا دینے اور خوف زدہ کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کجا یہ کہ اس کی دو طرح کی حرکت کو تسلیم کیا جائے؟

کیا سورج ہمیں واقعی ساکن محسوس ہوتا ہے؟ ہر انسان روزانہ اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سفر طے کرتے کرتے مغرب میں غروب ہو جاتا ہے۔

کیا واقعی سورج زمین کے مقابلے میں 3 لاکھ 37 ہزار گنا بڑا نظر آتا ہے؟ ہر آدمی مشاہدہ کر سکتا ہے کہ سورج ہمیں زمین سے فقط نو یا دس میٹر کی ایک چھوٹی سی ٹکیہ دکھائی دیتی ہے۔

کیا انسانی عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ ہمارے اس نظام شمسی سے باہر کھربوں کلومیٹر دور کوئی دوسرے سیارے بھی ہو سکتے ہیں جو ہماری اس زمین اور سورج کے مقابلے میں لاکھوں گنا بڑے ہیں؟

یہ ساری باتیں نہ صرف مشاہدے کے برعکس ہیں بلکہ عقل میں آنے والی بھی نہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تمام باتوں کو محض اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ ہیئت دانوں نے تحقیق اور تجربے کے بعد ان کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کے عقل میں نہ آنے پر اس کا انکار کر دینے کا اصول سراسر غلط اور باطل ہے۔ اسی طرح جنت اور جہنم کے وجود اور جنت اور جہنم کی تفصیلات کا محض عقل میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرنا، سراسر باطل اور غلط نظریہ ہے جو محض شیطانی فریب اور دھوکہ ہے۔

نیوٹن اور آئن سٹائن کے کلیات سمجھ میں نہ آئیں تو ہم نہ صرف اپنی کم علمی اور کم عقلی کا فوراً اعتراف کر لیتے ہیں بلکہ الٹا ان کی ذہانت اور فطانت کی داد بھی دیتے ہیں جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دی ہوئی خبریں عقل میں نہ آئیں تو ان کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ الٹا مذاق اور تمسخر بھی اڑاتے ہیں۔

اس طرز عمل کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی

باتوں پر اتنا بھی ایمان نہیں جتنا آئن سٹائن اور نیوٹن کی تحقیقات پر ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جنت اور جہنم کے وجود اور ان کے بارے میں دی گئی تفصیلات کو من وعن تسلیم کرنے کی دلیل صرف ایک ہی ہے ''ایمان بالغیب'' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کی ہدایت کے لئے شرط اول قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لاَ رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ ﴾

''یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس میں ہدایت ہے ان پرہیز گار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 2-3)

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا محکم ہوگا جنت وجہنم پر اس کا یقین بھی اتنا ہی محکم ہوگا جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا کمزور ہوگا اس کا جنت اور دوزخ پر ایمان بھی اتنا ہی کمزور ہوگا۔پس جس شخص کی عقل جنت یا جہنم کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اسے اپنی عقل کی نہیں ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔اہل ایمان کا طرز عمل تو بالکل واضح ہے جن کا قول اللہ تعالیٰ نے خود نقل فرمادیا ہے:

﴿ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایمان کی طرف دعوت دینے والے کی پکار سنی کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 193)

جنت کا قرآنی تصور:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا جنت کی تفصیلات بتاتے ہوئے پانی کے چشموں، دودھ، شہد اور شراب کی نہروں، پھلوں، باغات، گھنے سایوں، ٹھنڈی چھاؤں، پرندوں کے گوشت، نادر اور قیمتی مسندوں اور حور وقصور کا ذکر فرمایا ہے۔ دنیاوی اعتبار سے یہ ساری چیزیں عیش وعشرت کا نقطہ عروج سمجھی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے بعض ملحد اور بے دین ادباء، شعراء وغیرہ نے جنت کا نقشہ انتہائی سوقیانہ انداز میں پیش کرنے کی

کوشش کی ہے، گویا جنت ایک ایسا عشرت کدہ ہے جس میں داخل ہوتے ہی دنیا میں پارسائی اور تقوے کی خشک زندگی بسر کرنے والے زہاد اور متقی ، اپنی پارسائی اور تقوے کا لبادہ اتار پھینکیں گے ہر سو جام وسبو کی محفلیں سجی ہوں گی، شادیانوں اور چنگ ورباب کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی ۔ حوروں کے ہجوم جا بجا اہل جنت کے دل بہلا رہے ہوں گے، مجرے خانے ہجوم کے عاشقاں سے کھچا کھچ بھرے ہوں گے اور میکدے، مے کشوں اور ساقیوں کے دم قدم سے آباد ہوں گے ۔ کیا جنت واقعی ایسا ہی عشرت کدہ ہے؟ آیئے جنت بنانے والے اور جنت کی خبر لانے والے سے پوچھیں کہ جنت کیسی ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا استقبال کرنے والے فرشتے ﴿سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ﴾ ''السلام علیکم'' کہہ کر ان کا استقبال کریں گے ۔ ﴿طِبْتُمْ﴾ ''بہت اچھے رہے'' کہہ کر انہیں مبارک باد دیں گے جس پر جنتی لوگ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے ۔ (سورہ زمر، آیت نمبر 73-74) اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ﴾ کہنا اور تحمید ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہنا کریں گے، جب ایک دوسرے سے ملیں گے تو السلام علیکم کہیں گے، باہمی گفتگو کے خاتمہ پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ کے پاکیزہ کلمات ادا کریں گے ۔ (سورہ یونس، آیت نمبر 10) جنتی لوگ کوئی فضول، بے ہودہ، فحش، جھوٹی اور لغو بات کریں گے نہ سنیں گے ۔ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 25)

جنت کی حوریں اہل جنت کے لئے یقیناً سامان لذت مہیا کریں گی لیکن یہ حوریں آوارہ مزاج، بے پردہ اور بے حیا نہیں ہوں گی نہ ہی غیر محرموں سے آنکھیں ملانے یا لڑانے والی ہوں گی، بلکہ انتہائی شرم وحیا کی مالک، نیک سیرت، باپردہ ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان نے چھوا (یا دیکھا) تک نہ ہوگا ۔ صرف اپنے شوہروں سے پیار کرنے والیاں ہوں گی ۔ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 56-70، سورہ واقعہ آیت نمبر 22-23، 35-37، سورہ بقرہ آیت نمبر 25 وغیرہ)

قرآن مجید کی مذکورہ تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت بلا شبہ عیش وعشرت کی جگہ ہے لیکن اس عیش وعشرت کا تصور تقویٰ، نیکی، پرہیزگاری پاکیزگی کے اس معیار کے ساتھ وابستہ ہے جس کا مطالبہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن سے اس دنیا میں کیا تھا جسے وہ اپنی تمام تر محنت اور ریاضت

کے باوجود حاصل نہ کر پائے۔ یہی عبادالرحمٰن جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں تقویٰ، نیکی اور پاکیزگی کے اس معیار مطلوب تک پہنچادیں گے جس کا حکم انہیں دنیا میں دیا گیا تھا۔

جنت کے اس ماحول کو سامنے رکھئے اور پھر لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے کون سا ایسا مسلمان ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد حور و قصور اور ماکولات و مشروبات سے پہلے اپنے محسن اعظم، ہادی عالم، شفیع المذنبین، رحمت اللعالمین، امام الانبیاء، سیدالاتقیاء ﷺ کے رخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ نہ رکھتا ہوگا۔ یقیناً اربوں نہیں کھربوں نفوس قدسیہ جن میں انبیاء، صلحاء وشہداء، ابرار واخیار، علماء وفقہاء تک سبھی شامل ہوں گے۔ آپ ﷺ کی زیارت کے منتظر ہوں گے۔ کون سا ایسا جنتی ہوگا جس کے دل میں شجر اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کرنے والے عشرہ مبشرہ، شہدائے بدر، شہدائے احد، اصحاب شجر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک نظر دیکھنے کا شوق فروان نہیں ہوگا۔ تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد قیامت تک دین اسلام کی خاطر اپنی جان، مال، عزت، آبرو اور گھر بار قربان کرنے والی کتنی ہی عظیم ہستیاں ہوں گی جس سے ملاقات کرنے یا جن کی مبارک مجالس میں شریک ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر مسلمان کے دل میں ہوگی اور پھر ان ساری نعمتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے انتظار میں ہر مومن دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوگا۔

بلاشبہ حور و قصور اور ماکولات و مشروبات جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں لیکن یہ نعمتیں جنت کی زندگی کا ایک جز ہے مکمل زندگی نہیں، جنت کے پاکیزہ، صاف اور ستھرے ماحول میں اہل جنت کے لئے حور و قصور کے علاوہ بھی بہت سے مشاغل اور دلچسپیاں ہوں گی جن سے ہر جنتی اپنی اپنی رغبت اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنے آپ کو مصروف رکھے گا۔ دین اور مذہب سے بیزار قرآن اور حدیث سے ناآشنا بے چارے ان ''دانشوروں'' کو کیا معلوم کہ جنت میں اہل جنت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے لئے حور و قصور کے علاوہ کیا کیا نعمتیں مہیا کر رکھی ہیں؟

***

جنت کا حدود اربعہ اور زندگی:

عربی زبان میں جنت باغ کو کہتے ہیں اس کی جمع جَـنَّـات اور جِـنَـان (باغات) ہے، اس کا حدود اربعہ کیا ہے؟ اس کا ٹھیک ٹھیک ادراک نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

﴿ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○﴾ (27:23)

''کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے۔'' (سورہ سجدہ، آیت نمبر 27)

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے جتنا کچھ سمجھا جاسکتا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ''جنت'' ایک ایسی مملکت خداداد ہوگی جو ہمارے لئے اس کرہ ارضی کے مقابلے میں بلا مبالغہ اربوں نہیں کھربوں گنا زیادہ وسیع وعریض ہوگی عین ممکن ہے کہ ''جنت'' کے کسی بڑے شہر کا ایک چھوٹا سا محلّہ یا ایک معمولی سا قصبہ ہمارے اس کرہ ارضی کے برابر ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی تو وہ عرض کرے گا یا اللہ! اب تو ساری جگہ پُر ہو چکی، میرے لئے کیا بچا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر تجھے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی مملکت کے برابر جگہ مل جائے تو تُو خوش ہو جائے گا؟ بندہ عرض کرے گا ہاں یا اللہ! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''جاؤ جنت میں تمہاری لئے دنیا کی بڑی سے بڑی مملکت کے برابر اور اس سے دس گنا مزید جگہ بھی ہے۔'' (مسلم) جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کو اتنی جگہ عطا فرمانے کے باوجود جنت میں اتنی زیادہ جگہ بچ جائے گی کہ اسے پر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے (مسلم) جنت کے درجات کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان زمین وآسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی) جنت کے سایہ دار درختوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ گھوڑا سوار سو سال تک اس کے سائے

میں سفر کرے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔(بخاری)

سورہ دہر کی آیت نمبر 20 میں اللہ تعالیٰ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جنت میں تم جدھر بھی نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا، دنیا میں خواہ کوئی شخص فقیر بے نوا ہی کیوں نہ رہا ہو جب وہ اپنے اعمال خیر کی بناء پر جنت میں جائے گا تو وہاں اس شان سے رہے گا کہ گویا وہ ایک عظیم الشان سلطنت کا مالک ہے۔(تفہیم القرآن، جلد ششم، صفحہ 200)

مذکورہ آیات اور احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت کے حدود اربعہ کا تعین کرنا تو بہت دور کی بات ہے، صحیح تصور کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

جنت میں انسان کیسی زندگی بسر کریں گے؟ اہل جنت کے ذاتی اوصاف کیا ہوں گے؟ اہل جنت کی عائلی زندگی کیسی ہوگی؟ اہل جنت کا خوردونوش اور رہن سہن کیسا ہوگا؟ اگرچہ اس بارے میں بھی صحیح صحیح ادراک ممکن نہیں تاہم جو چیزیں واضح طور پر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں، ان کی روشنی میں جنت کی زندگی کے بعض پہلوؤں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

۱۔ ذاتی اوصاف:

اہل جنت کے چہرے روشن ہوں گے، آنکھیں قدرتی طور پر سرمگیں ہوں گی، سر کے بالوں کے علاوہ سارے جسم پر کہیں بال نہیں ہوں گے حتی کہ داڑھی اور مونچھ کے بال بھی نہیں ہوں گے۔عمریں تیس اور تینتیس سال کے درمیان ہوں گی قد کم وبیش نوے فٹ کے برابر ہوگا۔اہل جنت ہر قسم کی غلاظت سے پاک اور صاف ہوں گے حتی کہ تھوک اور ناک تک نہیں ہوگا۔پسینہ آئے گا لیکن اس سے مُشک کی خوشبو آئے گی۔ اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے نہ بیماری ہوگی نہ بڑھاپا نہ موت! جنتی خواتین کی صفات کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جنتی عورتیں انتہائی باحیا اور شرمیلی ہوں گی، نگاہیں نیچی رکھنے والی ہوں گی، حسن وجمال میں لوءلوء اور مرجان جیسے موتیوں سے بڑھ کر حسین وجمیل ہوں گی۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جنت کی عورت اگر (لمحہ بھر کے لئے) دنیا میں جھانک لے تو (اس کا چہرہ) مغرب ومشرق کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے گا اور مشرق ومغرب کے درمیان ساری فضا کو خوشبو سے معطر کر دے گا۔(بخاری)

ب۔ عائلی زندگی:

جنت میں کوئی شخص بن بیاہا (چھڑا) نہیں ہوگا ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی یہ دونوں بیویاں بنتِ آدم سے ہوں گی۔ (ابن کثیر) دنیا کی ان عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے سے پہلے دوبارہ پیدا فرمائیں گے اور اسی حسن و جمال سے نوازیں گے جو جنت میں پیدا ہونے والی عورتوں (یعنی حوروں) کا ہوگا، ان عورتوں کو نئی پیدائش کے بعد کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ یہ عورتیں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی، باحیا، شرمیلی، پردہ دار، نرم و نازک اور اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والیاں ہوں گی جنتی لوگ اپنے اپنے محلات کے اندر اپنی بیویوں کے ہمراہ گھنے اور ٹھنڈے سایوں میں بہتی نہروں کے کنارے سونے، چاندی اور موتیوں سے آراستہ مسندیں جمائے خوش گپیاں کریں گے۔ کھانے پینے کے لئے خواتین کو زحمت نہیں کرنا پڑے گی بلکہ جو کچھ وہ چاہیں گے موتیوں کی طرح خوبصورت اور چاک و چوبند خدّام فوراً حاضر کر دیں گے۔

ایک ہی خاندان کے قریبی اعزہ مثلاً والدین، دادا دادی، نانا نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی وغیرہ اگر درجات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کم درجہ والوں کا درجہ بڑھا کر سب کو آپس میں ملا دیں گے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

ج۔ خورد و نوش:

جنت میں داخل ہونے کے بعد اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت مچھلی کے جگر (کلیجی) سے کی جائے گی، دوسری میزبانی بیل کے گوشت سے کی جائے گی، مشروبات میں سے سب سے پہلے "سلسبیل" نامی چشمہ کا پانی پلایا جائے گا جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی، ہر طرح کے لذیذ پھل جن میں سے انگور، انار، کھجور اور کیلے کا بطور خاص ذکر قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے، عطا کئے جائیں گے نیز ہر طرح کے خوش ذائقہ، خوشبودار مشروبات، جن میں سے دودھ، شہد، آبِ کوثر اور زنجبیل یا کافور کی آمیزش والا پانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
اہل جنت کی تواضع کے لئے سونے، چاندی اور شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔ ماکولات اور

مشروبات کا ذائقہ کبھی خراب نہیں ہوگا بلکہ ہر لحہ تازہ بہ تازہ اور نو بہ نو ہوں گے۔کھانے پینے سے کسی قسم کا بوجھل پن، کسلمندی، سر درد یا نشہ کی کیفیت طاری نہیں ہوگی۔جنتی کسی درخت سے خود پھل توڑ کر کھانے چاہیں گے تو پھل خود بخود ان کی پہنچ میں آ جائے گا۔کسی پرندے کا گوشت کھانا چاہیں گے تو آناً فاناً تیار کر کے حاضر کر دیا جائے گا۔جنت کی یہ ساری نعمتیں ابدی ہوں گی۔ان میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی نہ ہی کبھی ختم ہوں گی نہ ہی ان کا تعلق کسی خاص موسم سے ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان نعمتوں کے حصول کے لئے کسی جنتی کو کسی سے اجازت حاصل نہیں کرنی پڑے گی۔جو جنتی جب چاہے گا جتنا چاہے گا اپنی آزاد مرضی سے خود حاصل کر سکے گا۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ مبارک کا ﴿لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ﴾ ''یعنی جنت کی نعمتوں کا سلسلہ نہ تو منقطع ہونے والا ہے نہ ان سے کسی کو روکا جائے گا۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 33)

د۔ بود و باش:

جنت میں ہر جوڑے کی ایک الگ وسیع و عریض مملکت ہوگی جس کے محلات کی تعمیر سونے چاندی کی اینٹوں اور اعلیٰ قسم کے مِسک سے کی گئی ہوگی، محل کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔(ترمذی) ہر جنتی کو اپنے اپنے درجہ کے مطابق دو دو وسیع و عریض باغ عنایت کئے جائیں گے۔مقربین (اللہ کے خاص بندوں) کے دونوں باغ سونے کے ہوں گے جن میں ہر چیز سونے کی ہوگی تمام سامانِ آرائش سونے کا ہوگا، درخت سونے کے ہوں گے، مسندیں سونے کی ہوں گی، برتن سونے کے ہوں گے، حتیٰ کہ کنگھیاں تک سونے کی ہوں گی۔اصحاب الیمین (عام نیک لوگوں) کو بھی دو دو وسیع و عریض باغ عطا ہوں گے لیکن ان کے باغ چاندی کے ہوں گے یعنی ان میں ہر چیز چاندی کی ہوگی۔ان باغات میں اعلیٰ وارفع بالا خانے ہوں گے جن میں سبز ریشم کی قالینوں پر نفیس اور نادر تکیئے آراستہ ہوں گے۔ہر محل اس قدر وسیع و عریض ہوگا کہ اس میں نصب ایک خیمہ کی چوڑائی ساٹھ (60) میل ہوگی جنت کی نہروں میں سے ہر نہر سے ایک چھوٹی نہر کی شاخ ہر محل کو سیراب کرے گی محلات کے اندر جا بجا سونے کی انگیٹھیاں ہوں گی جن سے عُود کی مسحور کن خوشبو نکل کر سارے محل کی فضا کو معطر کر رہی ہوگی۔انہی محلات، خیموں، نہروں، گھنے سایوں میں جنتی لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔

ر۔ لباس :

اہل جنت کو پہننے کے لئے اس ریشم سے کہیں زیادہ قیمتی ریشم عنایت کیا جائے گا جس کے استعمال سے دنیا میں انہیں منع کیا گیا تھا، ریشم کے علاوہ بے شمار دیگر اقسام کے قیمتی زرق برق لباس جن میں سندس، استبرق اور اطلس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، بھی عنایت کئے جائیں گے۔ جنتی خواتین کے علاوہ مرد بھی سونے اور چاندی کے زیورات پہنیں گے۔ یاد رہے کہ جنت میں استعمال ہونے والا سونا دنیا کے سونے سے کہیں زیادہ افضل ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگنوں سمیت (دنیا میں) جھانک لے تو (اس کنگن کی چمک) سورج کی روشنی کو اسی طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی) سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر مختلف اقسام کے موتیوں (لؤلؤ اور مرجان وغیرہ) کے کنگن بھی اہل جنت کو پہنائے جائیں گے۔ جنتی خواتین کو ایسے خوبصورت اور شفاف لباس عطا کئے جائیں گے کہ بیک وقت ستر جوڑے پہننے کے باوجود ان کی پنڈلی کا گودا تک نظر آئے گا۔ (بخاری) خواتین کا عام لباس بھی اس قدر نادر اور نایاب ہوگا کہ سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ (بخاری) اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا لیکن وہ حسب خواہش جب چاہیں گے اپنا لباس تبدیل کر لیں گے ﴿هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝﴾ یہ ہے شان اس جنت کی جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ یہ جنت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنے (رب کی طرف) رجوع کرنے والا اور (اس کے احکام) کی پابندی کرنے والا ہے۔ (سورہ ق، آیت نمبر 32)

رضائے الٰہی:

جنت کی تمام مذکورہ نعمتوں کے علاوہ جنت میں اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت اپنے خالق، مالک اور رازق کی رضا اور خوشنودی ہوگی جس کا ذکر قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾

''متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 15)

سورہ توبہ میں ارشادِ مبارک ہے:

﴿ وَعَدَاللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴾

''مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل ہوگی۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 72)

سورہ توبہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ وضاحت فرمادی ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں میں سے اللہ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائیں گے ''کیا اب تم خوش ہو؟'' جنتی عرض کریں گے ''اے ہمارے پروردگار! ہم کیوں خوش نہ ہوں تو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمادی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''کیا میں تمہیں وہ نعمت عطا نہ کروں جو ان سب نعمتوں سے افضل ہے؟'' جنتی کہیں گے ''یارب! وہ کون سی نعمت ہے، جو ان سے بھی افضل ہے؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میں تمہیں اپنی رضامندی سے سرفراز کرتا ہوں آج کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔'' (بخاری ومسلم)

ان لوگوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا جنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے غصہ سے پناہ ملے گی اور ان لوگوں کی بدنصیبی کا کیا ٹھکانا جو اللہ تعالیٰ کی رضا سے محروم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں اپنے خاص فضل وکرم سے اپنی رضا اور خوشنودی سے سرفراز فرمائے اور اپنی ناراضی سے پناہ میں رکھے۔ آمین!

دیدارِ الٰہی:

بعض دوسرے مسائل کی طرح دیدار الٰہی کے مسئلہ میں بھی مسلمانوں کے مختلف فرقے اور گروہ افراط وتفریط کا شکار ہوئے ہیں ایک فرقہ نے مراقبہ اور مکاشفہ کے ذریعہ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کر دیا جب کہ دوسرے فرقہ نے قرآن مجید کی آیت ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ [6:104]﴾ ''نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں وہ نگاہوں کو پالیتا ہے۔'' کی روشنی میں آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کر دیا۔ کتاب وسنت سے ثابت شدہ عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کے لئے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ممکن نہیں۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ جب وہ فرعون سے نجات پانے کے بعد بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر جزیرہ نمائے سینا میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر طلب فرمایا اور انہیں چالیس دن قیام کے بعد الواح (تختیاں) عطا فرمائیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق پیدا ہوا۔ عرض کیا ﴿رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ﴾ ''اے میرے رب! مجھے یارائے نظر دے تاکہ تجھے دیکھ سکوں۔'' اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا ''موسیٰ! تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا، ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہ جائے تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔'' جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے اور بارگاہ رب العزت میں یوں ملتجی ہوئے۔ ''پاک ہے تیری ذات، میں تیرے حضور (اپنی خواہش سے) توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان (بالغیب) لانے والا ہوں۔'' تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، سورہ اعراف، آیت 143)

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہی نہیں۔ واقعہ معراج کے حوالہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان بھی اسی عقیدے کی تصدیق کرتا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ (بخاری ومسلم) اس دنیا میں جب انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے تو کسی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کرنا سوائے افترا اور کذب کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دونوں سے ہی ثابت ہے۔قرآن مجید میں سورہ یونس کی آیت 26 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ﴾ (نیکی کرنے والوں کے لئے نیک جزا کے علاوہ اور بھی (انعام) ہوگا) اس آیت کی تفسیر میں حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا ''جب جنتی، جنت میں اور دوزخی، دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا ''اے جنت والو! اللہ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا وہ آج اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔'' وہ عرض کریں گے ''وہ کون سا وعدہ ہے کیا اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) ہمارے اعمال (میزان میں) بھاری نہیں کر دیئے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اس وقت پردہ اٹھے گا اور اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا (حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اللہ کی قسم! رویت باری تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ اور آنکھوں کو سرور بخشنے والی کوئی دوسری چیز اہل جنت کے لئے نہیں ہوگی۔ (مسلم)

ایک دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ۝﴾ ''یعنی بہت سے چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔'' (سورہ قیامہ، آیت نمبر 22-23) اس آیت میں اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا (جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ (بخاری)

پس وہ لوگ بھی گمراہ ہوئے جنہوں نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں نے بھی ٹھوکر کھائی جنہوں نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کو ناممکن قرار دیا۔ صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے البتہ آخرت میں اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جو کہ جنت کی وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے ذریعے باقی تمام نعمتوں کی تکمیل کی جائے گی۔

جنت میں داخل ہونے والے لوگ:

مذکورہ عنوان سے کتاب میں ایک باب شامل کیا گیا ہے جس میں بعض صفات کے حامل افراد کو جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے اس بارے میں دو وضاحتیں ضروری معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً: باب میں دی گئی صفات کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان صفات کے علاوہ کوئی اور ایسی صفت نہیں جو جنت میں لے جانے والی ہو، باب ہذا کے لئے ہم نے صرف ان احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں رسول اللہ نے واضح طور پر دَخَلَ الْجَنَّةَ (وہ شخص جنت میں داخل ہوا) یا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (اس پر جنت واجب ہوگئی) جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ کسی ابہام یا غلط تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ثانیاً: جن اوصاف کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی ہے اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں لینا چاہئے کہ جو شخص مذکورہ صفات میں سے کسی ایک صفت کو اپنا لے گا وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ شریعت اسلامیہ کے احکام ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پیوست ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن ہی نہیں مثلاً ایک آدمی ارکان اسلام کا خواہ کتنا ہی پابند کیوں نہ ہو، اگر وہ والدین کا نافرمان ہے تو اسے پہلے اس کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا۔ اِلاَّ یہ کہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں، اسی طرح ایک آدمی اپنے والدین کا خواہ کتنا ہی فرماں بردار کیوں نہ ہو اگر وہ تارکِ نماز ہے تو اسے ترک نماز کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا اِلاَّ یہ کہ وہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں۔ پس باب ہذا کی مذکورہ احادیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان رکھتا ہے، ارکان اسلام بجالانے کی پوری کوشش کرتا ہے، حقوق العباد ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیتا، کبائر سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے ایسے شخص میں مذکورہ اوصاف میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد صفات موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے اس کا نادانستہ گناہ معاف فرما کر پہلے ہی مرحلہ میں اسے جنت میں داخل فرمادیں گے اور

اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن لوگوں میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک صفت ہوگی اگر وہ کسی کبیرہ گناہ کی پاداش میں جہنم میں گئے تو بھی بالآخر اللہ تعالیٰ انہیں ان صفات کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کسی وقت وہ شخص بھی جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے خلوص دل سے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں صرف چیونٹی برابر بھلائی ہوگی۔(مسلم) واللہ اعلم بالصواب!

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ:

کتابِ ہٰذا میں ایک باب ''جنت سے ابتداءً محروم رہنے والے لوگ'' بھی شامل کیا گیا ہے جس میں ان کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے مسلمان اپنے اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پہلے جہنم میں جائیں گے اور اس کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

اس باب میں بھی ان تمام کبائر کا ذکر نہیں کیا گیا جو جہنم میں جانے کا باعث بنیں گے بلکہ صرف انہی احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ (اور جو شخص جنت میں نہیں جائے گا) یا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ (اللہ نے اس شخص پر جنت حرام کردی ہے) جیسے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں تاکہ کسی بحث یا تاویل کی گنجائش نہ رہے۔

یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ صغیرہ گناہ بعض نیکیوں کے ساتھ ساتھ از خود اللہ تعالیٰ معاف فرماتے رہتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور کبیرہ گناہ کی سزا جہنم ہے ہر کبیرہ گناہ کی سزا بھی گناہ کی نوعیت کے مطابق الگ الگ ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک اثر کرے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک۔(مسلم) ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ بعض لوگوں کے سارے جسم کو آگ کھا جائے گی لیکن سجدہ کی جگہ آگ سے محفوظ رہے گی۔(ابن ماجہ) کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے بعد اللہ تعالیٰ تمام کلمہ گو مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادیں گے۔

اہل ایمان کو یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ جہنم کا ایک لمحہ تو دور کی بات ہے اس کی فقط ایک جھلک ہی انسان کو دنیا کی ساری نعمتیں، آسائشیں اور عیش وعشرت بھلا دینے کے لئے کافی ہے، لہٰذا ہر

مسلمان کو شعوری طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ جہنم سے محفوظ رہے اور پہلے مرحلہ میں جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل ہو اس کے لئے دو باتوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

اولاً: کبائر سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے اور اگر کبھی نادانستہ طور پر کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کی جائے اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کا پختہ عزم کیا جائے۔

ثانیاً: ایسے اعمال کثرت سے کئے جائیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ازخود صغیرہ گناہ معاف فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً ارشاد نبوی ہے جس نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 33 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد ایک مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام (صغیرہ) گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے سے پہلے لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ”ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد کے لائق صرف وہی ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہ (خود بھی ہمیشہ سے) زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، دس لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

درود شریف کی فضیلت کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی) نوافل کی فضیلت کے بارے میں ارشاد مبارک ہے کہ ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں، لہٰذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔ (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرو۔) (ابن ماجہ)

کبائر سے مکمل اجتناب اور مسلسل توبہ واستغفار نیز صغیرہ گناہوں کو مٹانے والے اعمال کی کثرت پر

مداوت کے بعد اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل و کرم سے پوری امید رکھنی چاہئے کہ وہ ہمیں جہنم کے عذاب سے پناہ دے گا اور پہلے مرحلہ میں ان شاء اللہ جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل فرما دے گا۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (بے شک وہ بڑا بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے)

ایک باطل عقیدے کی تردید:

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور اولیاء کرام چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں لہٰذا ان کا واسطہ اور وسیلہ پکڑنے سے یا ان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے ہم بھی ان کے ساتھ سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اپنے اس عقیدے کے حق میں افسران بالا کی مثالیں بھی دی جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کسی نے وزیر یا گورنر تک پہنچنا ہو تو اسے وزیر یا گورنر کے کسی عزیز اور محبّ کی سفارش تلاش کرنا پڑتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور نجات کے لئے بھی واسطہ اور وسیلہ پکڑنا ضروری ہے۔ بعض ''بزرگ'' خود بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو ہم سے وابستہ ہو گیا وہ سیدھا جنت میں پہنچ گیا اور اس کے لئے اس قسم کی دنیاوی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً انجن کے پیچھے لگے ہوئے گاڑی کے ڈبے بھی وہیں پہنچتے ہیں جہاں انجن پہنچتا ہے وغیرہ۔

کیا کسی نبی، ولی یا اللہ کے نیک اور صالح بندے کے دامن سے وابستگی جنت میں داخل ہونے کے لئے کافی ہے، آیئے اس سوال کا جواب کتاب و سنت کی روشنی میں تلاش کریں۔

قرآن مجید میں اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ قیامت کے روز سارے لوگ تنہا تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حساب دینے کے لئے حاضر ہوں گے کسی کے ساتھ نہ مال و دولت ہوگا نہ آل اولاد نہ ہی کسی کے ساتھ کوئی نبی، ولی یا حضرت صاحب ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ نَرِثُهُ مَا يَقُوْلُ وَ يَأْتِيْنَا فَرْدًا ۝﴾ (19:80)

''اور جن سہاروں کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائیں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔'' (سورہ مریم، آیت 80)

ایک دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
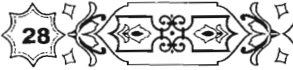
﴿وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا﴾(95:19)

''قیامت کے روز سب لوگ اللہ کے حضور فرداً فرداً حاضر ہونے والے ہیں۔'' (سورہ مریم، آیت 95)

سورہ انعام میں ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾(95:6)

''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ تنہا پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ سب تم پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے تمہارے آپس کے سارے رابطے ٹوٹ گئے اور سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم تصور رکھتے تھے۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 95)

اس آیت میں اللہ کریم نے بڑی وضاحت سے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

① قیامت کے روز تمام لوگ حساب کتاب دینے کے لئے تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے۔

② قیامت کے روز اپنے بزرگوں، ولیوں، پیروں اور فقیروں پر بھروسہ کرنے والوں کو جتلایا جائے گا کہ دیکھ لو آج وہ تمہیں کہیں نظر تک نہیں آرہے۔

③ اپنے بزرگوں، ولیوں اور پیروں کا دم بھرنے والے ان سے رابطہ کرنا چاہیں گے لیکن خواہش کے باوجود ان کا اپنے بزرگوں، ولیوں یا پیروں سے کسی قسم کا رابطہ ممکن نہیں ہوگا۔

اس عقیدے کی مزید وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض مثالیں بھی دی ہیں، سورہ تحریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴾ (10:66)

''اللہ تعالیٰ کافروں کے معاملے میں نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کو بطور مثال پیش فرماتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر انہوں نے اپنے شوہروں سے (دین کے معاملے میں) خیانت کی اور وہ (دونوں ہی) اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے۔ دونوں (عورتوں) سے کہہ دیا گیا جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ۔'' (آیت نمبر 10)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نام لے کر یہ عقیدہ واضح فرما دیا کہ قیامت کے روز کسی نبی کے ساتھ تعلق یا نبی کے دامن سے محض وابستگی جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے یہ نصیحت فرمائی:

﴿يَا فَاطِمَةُ اِنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا﴾

''اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اللہ کے مقابلے میں، میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔'' (مسلم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آزر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے ''میں نے تمہیں دنیا میں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟'' باپ کہے گا ''اچھا آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔'' حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے ''اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے ''ابراہیم! دیکھو تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟'' حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجّو ہے، فرشتے اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ (بخاری) غلاظت میں لت پت دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر ہی ہوگا، اسے بجو کی شکل اس لئے دی جائے گی تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو انسانی شکل میں جہنم میں جاتے دیکھ کر آزردہ نہ ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ کا

قانون اپنی جگہ قائم رہے گا کہ عقیدہ توحید اور اعمال صالح نہ ہوں تب تک کسی نبی ، ولی ، اللہ کے نیک بندے کے دامن سے وابستگی اور قرابت داری کسی کو نہ جہنم سے بچا سکے گی نہ جنت میں لے جا سکے گی۔

اس ضمن میں یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اولاً : قیامت کے روز انبیاء، صلحاء اور شہداء کی سفارش بالکل برحق اور کتاب وسنت سے ثابت ہے لیکن وہ سفارش اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی۔ کوئی نبی، ولی یا شہید اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر پائے گا اور سفارش بھی صرف اس شخص کے لئے ہوگی جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾(255:2)

”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 255)

ثانیاً : اللہ کا ولی کون ہے، کون نہیں ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسے اذنِ سفارش ملتا ہے کسے اذنِ سفارش نہیں ملتا، یہ ساری باتیں صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں، کوئی شخص نہ تو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ فلاں حضرت اللہ کے ولی ہیں لہٰذا انہیں ضرور اذنِ سفارش ملے گا نہ ہی کوئی شخص خود اپنے بارے میں یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور اذنِ سفارش ملے گا، میں فلاں فلاں کی سفارش کروں گا لوگوں کا کسی زندہ یا فوت شدہ شخص کو اللہ تعالیٰ کا ولی کہہ دینا اس بات کے لئے کافی نہیں کہ وہ واقعی اللہ کا ولی اور مقرب ہو، بعید نہیں جس فوت شدہ شخص کو لوگ اللہ تعالیٰ کا ولی سمجھ کر اس کا وسیلہ اور واسطہ پکڑنے کے لئے اس کی قبر پر نذریں نیازیں چڑھا رہے ہوں وہ شخص خود ہی کسی گناہ کی پاداش میں اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو۔ رسول اکرم ﷺ کے سامنے کسی آدمی کو شہید کہا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہرگز نہیں، میں نے اسے مالِ غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں آگ میں دیکھا ہے۔“ (ترمذی)

حاصل کلام یہ ہے کہ اولیاء کرام اور بزرگان دین کا وسیلہ اور واسطہ پکڑ کر یا محض ان کے دامن سے وابستہ ہو کر جنت میں پہنچ جانے کا عقیدہ سراسر باطل اور شیطانی فریب ہے جو شخص واقعی جنت کا طالب ہے اسے خالص عقیدہ توحید اپنا کر اعمال صالح کو زادِ راہ بنانا چاہئے۔ ﴿فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ

عَمَلاً صَالِحًا وَّ لاَ یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖ اَحَدًا ﴿110-18﴾ ''پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 110) بس یہی سیدھا راستہ ہے جنت میں پہنچنے کا۔

مردِ مومن ہوشیار!

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا ''آدم کو سجدہ کرو۔'' ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا ''میرے حکم کے باوجود کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا؟'' ابلیس نے جواب دیا ''میں آدم سے بہتر ہوں، اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''تجھے حق نہیں کہ یہاں تکبر کرے، لہٰذا یہاں سے نکل جا بے شک تو ذلیل اور رسوا ہے۔'' ابلیس نے پھر زبان کھولی اور کہا ''مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''تجھے مہلت ہے۔'' تب ابلیس نے علی الاعلان یہ بات کہی ''یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے (سجدے کا حکم دے کر) گمراہی میں مبتلا کیا ہے اسی طرح میں بھی اب انسانوں کو تیری سیدھی راہ سے گمراہ کرنے کے لئے گھات میں لگا رہوں گا، آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا ہی پائے گا۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''نکل جا یہاں سے، ذلیل اور ٹھکرایا ہوا، اور جان لے کہ انسانوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ''اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو، جنت میں سے جو چیز چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے۔'' جذبہ حسد اور انتقام سے بھرا ہوا ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا ''تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے روکا ہے تو اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔'' اور ساتھ ہی ابلیس نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ میں تمہارا سچا ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ اس طرح ابلیس، حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا جس کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام دونوں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت جنت سے محروم ہو گئے۔ تب حضرت آدم اور

حضرت حوا علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے کا حکم دیا، کچھ ہدایات اور احکام دیئے اور ساتھ ہی متنبہ فرمادیا ''اے بنی آدم ! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنے میں مبتلا کردے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو (فتنے میں مبتلا کر کے) جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان کے اوپر سے اتروادیئے تھے تا کہ ان کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھول دے۔'' [1]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہ پر مختلف انداز میں بار بار لوگوں کو خبر دار فرمایا ہے کہ ''اے بنی آدم ! شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

① لوگو! شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 208)

② شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے انہیں امیدیں دلاتا ہے لیکن (یاد رکھو) شیطان کے سارے وعدے فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (سورہ نساء، آیت نمبر 120)

③ (لوگو!) یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور نہ ہی بڑا دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دینے پائے۔ (سورہ لقمان، آیت نمبر 33)

اللہ تعالیٰ کی ان واضح تنبیہات کے باوجود حضرت انسان قدم قدم پر کس آسانی سے شیطان کے دھوکے اور فریب میں آ کر اپنے لئے محرومی جنت کا سامان پیدا کر رہا ہے، اس کا اندازہ ہر انسان اپنی اپنی عملی زندگی کا تجربہ کر کے خود لگا سکتا ہے۔

دنیا کی اس عارضی اور مختصر زندگی کے مقابلے میں آخرت کی مستقل اور طویل زندگی کو رسول اکرم ﷺ نے یوں سمجھایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو انگلی کے ساتھ لگا ہوا پانی دنیا کی زندگی سمجھو اور پورا سمندر آخرت کی زندگی۔ (مسلم) اگر ہم اس مثال کو اعداد و شمار کی زبان میں سمجھنا چاہیں تو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوگی، اس ارشاد کے مطابق دنیا میں انسان کی زیادہ سے زیادہ زندگی ستر سال تصور کر لیجئے اور

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ اعراف

دنیا کے اعداد و شمار میں سب سے آخری عدد ''دہ سنکھ'' کو آخرت کی طویل زندگی تصور کر لیجئے ، دونوں کا تقابل کیا جائے تو دنیا میں ستر سال زندگی بسر کرنے والا شخص دنیا کے ہر سیکنڈ کے بدلے آخرت میں ایک کروڑ 13 لاکھ 34 ہزار 9 سو سال زندگی بسر کرے گا۔ خواہ جنت کی نعمتوں میں خواہ جہنم کی آگ میں (یاد رہے دنیا اور آخرت کی زندگی کا یہ تناسب بھی محض فرضی ہے حقیقی نہیں) غور فرمایئے کہ ہمیں اپنی صلاحیت ، اپنا سرمایہ اور اپنا وقت ایک سیکنڈ کی زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے یا ایک کروڑ 13 لاکھ 24 ہزار 9 سو سال کی طویل زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے ؟ لیکن ابلیس نے صرف ایک سیکنڈ کی زندگی کو ہمارے لئے اس قدر دلفریب اور خوشنما بنا دیا ہے کہ ہم کروڑ سالہ طویل زندگی کی ابدی نعمتوں سے غافل اور سیکنڈ کی مختصر زندگی کی عارضی رنگینیوں میں بری طرح منہمک اور جذب ہیں اور یوں شیطان کے دھوکے اور فریب میں آ کر جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔

دنیا کی عارضی زندگی میں انہماک اور آخرت کی طویل زندگی سے غفلت کا مشاہدہ قدم قدم پر ہماری زندگیوں میں کیا جا سکتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ''نماز فجر کی دو رکعت (سنت موکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں۔'' (ترمذی)

غور فرمایئے ! دنیا و مافیہا کی دولت میں امریکہ، افریقہ، یورپ، ایشیاء اور باقی ساری مملکتوں کے خزانے شامل ہیں، زمین کے پوشیدہ خزانے بھی ''مافیہا'' میں شامل ہیں ان خزانوں کے علاوہ انسان کی رغبت کی ہر وہ چیز جس کا وہ تصور کر سکتا ہے ''مافیہا'' میں شامل ہے لیکن ان دو سنتوں کو وقت پر ادا کرنے کے لئے کتنے مسلمان اذان فجر کے ساتھ اٹھتے ہیں؟ جب کہ دنیا کمانے کے لئے کتنے لوگ ایسے ہیں جو اذان فجر سے بھی پہلے اٹھ جاتے ہیں۔ کتنے تاجر ایسے ہیں جو اپنے کاروبار کے لئے ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ کتنے کسان ایسے ہیں جو اپنی زمینوں میں ہل چلانے کے لئے ساری ساری رات مشقت اٹھاتے ہیں، کتنے طالب علم ایسے ہیں جو بہتر مستقبل کی امید پر ساری ساری رات پڑھائی میں گزار دیتے ہیں۔ لیکن نماز فجر کی دو رکعت کی توفیق کتنے لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟ دنیا کی حرص اور خوشنما امیدوں کے فریب نے ہمیں آخرت کی ابدی اور نعمتوں بھری جنت سے محروم کر رکھا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ (مسلم) ''صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔'' یعنی بظاہر مال کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اس میں اتنی برکت ڈال دیتے ہیں کہ چند صد کی رقم سے ہزاروں کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں لیکن شیطان ظاہری اعداد و شمار کر کے ہمیں بتلاتا ہے کہ ہزار روپے میں سے اگر سو روپے نکال دیئے جائیں تو باقی 9 سو روپے بچ جائیں گے، مال بڑھے گا کیسے، یہ تو کم ہوگا۔ تمہارے گھر کے وسیع اخراجات، بال بچوں کی تعلیم، بیماریاں اور دیگر ضروریات کی اتنی طویل فہرست کیسے پوری ہوگی۔ حضرت انسان اپنے ''سچے خیر خواہ'' کے فریب میں آجاتا ہے اور یوں ابلیس بنی آدم کے لئے جنت سے محرومی کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ''میں سود سے مال گھٹاتا ہوں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 276)

یعنی ظاہری اعداد و شمار کے حساب سے سود کا مال خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے برکت ختم کر دیتے ہیں لاکھوں اور کروڑوں کا سرمایہ پانی کی طرح بہہ کر سینکڑوں کی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتا۔ سود سے نہ انسان کی آنکھ بھرتی ہے نہ پیٹ بھرتا ہے نہ ہی عمر بھر ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ ایک مستقل ہوس لگی رہتی ہے جو انسان کو باؤلا کر دیتی ہے نہ دن کو چین نہ رات کو سکون، لیکن پھر بھی ابلیس ظاہری اعداد و شمار کر کے انسان کو اطمینان دلا دیتا ہے کہ ہزار روپے پر ایک سو روپے سود آئے گا تو ایک لاکھ روپے میں دس ہزار اضافہ ہو جائے گا۔ اگر دس لاکھ روپے بینک میں جمع کروا دیئے جائیں تو گھر بیٹھے ہر ماہ ایک لاکھ روپے ملتے رہیں گے، نہ محنت نہ مشقت اور سرمایہ بھی محفوظ۔ تمہارے مرنے کے بعد تمہاری آل اولاد بھی آرام سے زندگی بسر کرتی رہے گی۔ مال میں اضافہ، آرام دہ زندگی اور اہل و عیال کی محبت کے دلفریب دلائل غالب آجاتے ہیں اور یوں حضرت انسان ابلیس کے فریب میں آکر اپنے لئے خود جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر لیتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے (کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہونے والے) حرام مال سے پلا ہوا جسم آگ سب سے پہلے جلائے گی۔ (طبرانی) وہ آگ جس کا ایک لمحہ دنیا کی ساری نعمتوں اور سارے عیش و آرام کو بھلا دینے کے لئے کافی ہے۔ آگ کا لباس، آگ کا اوڑھنا، آگ کا بچھونا، آگ کے سائبان، آگ کی

چھتریاں، پینے کے لئے کھولتا پانی اور کھانے کے لئے زہریلا کانٹے دار تھور، آگ میں پیدا ہونے والے سانپ اور بچھو۔ لیکن معاشرے میں معیار زندگی بلند کرنے، آرام دہ زندگی بسر کرنے، اولاد کو انگریزی سکولوں میں تعلیم دلوانے، ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑا بننے، دنیاوی جاہ وحشمت حاصل کرنے، جھوٹی انا، جھوٹی عزت اور جھوٹا وقار قائم کرنے کے تصور کو ابلیس ملعون نے اس قدر دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ کے رسول کی تنبیہہ مغلوب اور ابلیس کا فریب غالب ہے۔ **وَلاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ !**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے **اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبِ** ''یاد رکھو! دلوں کو سکون اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔'' (سورہ رعد، آیت نمبر 28)

اللہ تعالیٰ کے اس واضح ارشاد کے باوجود ابلیس لعین نے لوگوں کو طرح طرح سے سکون حاصل ہونے کا فریب دے رکھا ہے کسی کو اپنے پیر صاحب کی قبر پر چڑھاوے چڑھانے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اپنے حضرت جی کی قدم بوسی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو شراب نوشی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو غیر محرم عورتوں کی آواز سننے میں گانے اور موسیقی سننے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو سونا چاندی اور دولت کے ڈھیر اکٹھے کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اعلیٰ سرکاری مناصب میں سکون نظر آتا ہے کسی کو امریکہ، کینیڈا اور یورپی ممالک کی شہریت حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے۔ اندازہ فرمائیے بنی آدم میں سے کتنے فیصد لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے سکون حاصل کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور کتنے ہیں جو ابلیس لعین کے فریب میں مبتلا ہیں، یہ وہی صورت حال ہے جس سے اللہ کریم ہمیں پہلے سے آگاہ فرما چکے ہیں ﴿ **وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ** ﴾ ''اور شیطان نے ان کے عمل کو ان کے لئے خوشنما بنا دیا اور انہیں سیدھی راہ پر چلنے سے روک دیا حالانکہ وہ لوگ (دنیا کے اعتبار سے) سمجھدار تھے۔'' (سورہ عنکبوت، آیت نمبر 38)

دنیا کمانے کے معاملے میں ہر شخص اس اصول پر یقین رکھتا ہے کہ جب تک وہ عملی جدوجہد نہیں کرے گا گھر بیٹھے بٹھائے اسے وسائل زندگی میسر نہیں آئیں گے۔ کسان غلہ حاصل کرنے کے لئے دن رات کھیتوں میں کام کرتا ہے، تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے دن رات دکان پر بیٹھتا ہے، ملازم تنخواہ حاصل

کرنے کے لئے مہینہ بھر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ مزدور اپنی مزدوری حاصل کرنے کے لئے صبح سے شام تک مسلسل محنت اور مشقت کرتا ہے۔ طالب علم امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سارا سال پڑھائی کرتا ہے۔ انسانی زندگی میں محنت اور جدو جہد کرنے کا یہ اصول ایک ایسا فطری عمل ہے جو کسی کو بھی بتلانے یا پڑھانے کی ضرورت ہی نہیں، لیکن دین کے معاملے میں شیطان کا دھوکہ اور فریب ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں میں سے کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا جنت یا جہنم میں جانا پہلے سے لکھ دیا ہے تو پھر عمل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بعض لوگ اس فریب میں مبتلا ہوتے ہیں جب اللہ چاہے گا نماز پڑھ لیں گے یا آپ دعا فرمائیں اللہ ہمیں نماز کی توفیق دے، بعض لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہیں کہ اللہ بڑا مہربان ہے وہ سب کچھ معاف کر دے گا۔

دنیا کے معاملے میں محنت اور مسلسل جدو جہد کا اصول اور دین کے معاملے میں تقدیر کے بہانے یا اللہ کی رحمت کے بہانے بے عملی کا اصول شیطان لعین کا وہ دھوکہ اور فریب ہے جس کے بارے میں اس نے صاف صاف کہہ رکھا ہے:

﴿لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝﴾

"اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دی تو میں بنی آدم کی پوری نسل کو برباد کر کے چھوڑوں گا تھوڑے ہی لوگ (میرے فریب سے) بچیں گے۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 62)

ارشادِ نبوی ﷺ ہے "جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنایا گیا پھر اس نے خیر خواہی کے ساتھ ان کے حقوق ادا نہ کئے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔" (بخاری و مسلم) رسول اکرم ﷺ کی اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ سلف صالحین ہمیشہ سرکاری مناصب اور عہدوں سے دور بھاگتے رہے اور اگر کسی کو یہ ذمہ داری اٹھانی پڑی تو اس نے تقویٰ، دیانت اور امانت کی زریں مثالیں قائم کیں۔

عہد فاروقی میں حمص کے گورنر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر نامزد فرمایا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے معذرت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زبردستی ذمہ داری سونپ دی۔ عہدِ گورنر میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے زُہد اور قناعت کا یہ حال تھا
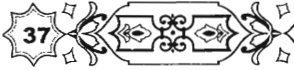
کہ ماہانہ تنخواہ ملتی تو اپنے اہل وعیال کا خرچ رکھ کر باقی رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے ۔ بیوی پوچھتی کہ آپ باقی رقم کہاں خرچ کرتے ہیں، تو فرماتے ''قرض دے دیتا ہوں۔'' ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص کے دورہ پر تشریف لائے اور حمص کے ذمہ دار لوگوں سے کہا ''یہاں کے فقراء اور مساکین کی فہرست تیار کریں تا کہ ان کے وظیفے مقرر کئے جاسکیں۔'' فہرست تیار ہوئی تو سرفہرست سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام درج تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''سعید کون؟'' لوگوں نے بتایا ''گورنر حمص۔'' پوچھا ''جو تنخواہ ملتی ہے اس کا کیا کرتے ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا ''وہ حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے، ایک ہزار دینار کی تھیلی حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے پاس اس ہدایت کے ساتھ روانہ فرمائی کہ یہ رقم اپنی ذاتی ضرورتوں پر خرچ کریں، قاصد نے رقم پہنچائی تو بے اختیار زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نکلا، بیوی نے سنا تو پوچھا ''خیر ہے، کیا ہوا، کیا امیر المؤمنین فوت ہو گئے ہیں؟''

فرمایا: ''نہیں! اس سے بھی بڑا واقعہ ہوا ہے۔''

بیوی نے پھر پوچھا: ''کیا قیامت کی کوئی نشانی دکھائی دی ہے۔''

فرمایا ''نہیں! اس سے بھی بڑا واقعہ پیش آیا ہے؟''

بیوی صاحبہ نے اصرار سے پوچھا: ''آخر کچھ تو بتایئے معاملہ کیا ہے؟''

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''دنیا اپنے فتنوں کے ساتھ میرے گھر میں آ گئی ہے۔''

بیوی صاحبہ نے عرض کیا ''پریشان نہ ہوں بلکہ اس کا کوئی حل سوچیں۔''

گورنر نے وہ تھیلی ایک طرف رکھی اور خود نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ساری رات اللہ کے حضور آہ و زاری کرتے گزار دی، صبح ہوئی تو دیکھا اسلامی لشکر گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے تھیلی اٹھائی اور ساری رقم مجاہدین میں تقسیم فرما دی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر بنایا گیا تو اہل مدائن کو جمع کر کے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان پڑھ کر سنایا ''لوگو! حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تمہارے امیر مقرر کئے جاتے ہیں ان کا حکم سنو ان کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے طلب کریں وہ انہیں دو۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمان پڑھ کر

چکے تو لوگوں نے پوچھا ''اپنی ضروریات بتائیں تاکہ ہم انہیں پورا کرسکیں۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں جب تک یہاں رہوں گا دو وقت کا کھانا اور گدھے کے لئے چارا چاہئے۔ اس سے زیادہ تم سے کچھ نہیں مانگوں گا۔''

حکومت، اقتدار اور اعلیٰ منصب سے گریز کی جو درخشندہ مثال امام ابو حنیفہؒ نے قائم کی۔ تاریخ اسلامی میں وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے بلا کر چیف جسٹس کا عہدہ پیش کیا تو فرمایا ''میں اس کے اہل نہیں، قاضی ایسا جری آدمی ہونا چاہئے، جو بادشاہ، اس کی اولاد اور سپہ سالاروں کے خلاف فیصلہ دے سکے اور مجھ میں یہ ہمت نہیں۔'' بادشاہ نے جیل میں ڈال دیا جہاں آپ کو کوڑے تک مارے گئے لیکن آپ نے عہدہ قبول نہیں فرمایا حتی کہ جیل سے ہی آپ کا جنازہ اٹھا۔ یہ وہ پاکباز ہستیاں تھیں جن کا جنت اور جہنم پر یقین اس قدر محکم تھا کہ ابلیس کا کوئی مکر و فریب ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکا۔

ایک نظر اپنے معاشرے پر ڈالئے۔ ابلیس نے بنی آدم کے لئے حکومتی مناصب اور عہدوں میں اس قدر کشش پیدا کر دی ہے کہ ان پڑھ اور جاہل عوام کا تو کہنا ہی کیا بہت سے ''اہل علم'' بھی ابلیس کے اس دام فریب میں مبتلا ہیں کہ اسلام، جمہوریت، ملک اور قوم کی خدمت حکومتی منصاب اور عہدوں کے بغیر ممکن نہیں۔ غور فرمایئے! اس خوبصورت اور پُر کشش دلیل کے پردے میں حضرتِ ابلیس نے بنی آدم کی جنت سے محرومی کے کیسے کیسے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ ان عہدوں اور مناصب کے حصول کی خاطر دوران الیکشن جھوٹ، دھوکہ، فریب، بدعہدی، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، لعن طعن، الزام تراشی، رائے عامہ کی خرید و فروخت، اغوا حتی کہ قتل و غارت جیسے کبائر کا ارتکاب ابلیس، ابن آدم کے لئے بڑا سہل اور آسان بنا دیتا ہے اور یوں حضرتِ انسان، ابلیس کے دامِ فریب میں مبتلا ہو کر محروم جنت ہونے کی ''سعادت'' سے بہرہ مند ہو رہا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ﴾

''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 19)

ابلیس نے فحاشی اور بے حیائی کے کاموں کو ابن آدم کے لئے اس قدر خوشنما اور دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس واضح تنبیہہ کے باوجود ابلیس کے مکروفریب میں مبتلا بنی آدم جا بجا فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ خوبصورت نام کے پس پردہ انتہائی منظم سرکاری اور غیر سرکاری ادارے، سینما گھر، ٹی وی، ریڈیو، روزنامے، روزناموں کے خصوصی ایڈیشن، ہفت روزے اور ماہنامے بصد مسرت وافتخار دن رات ابلیس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ بزعم خویش امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ سرانجام دینے والے بعض ہفت روزے اور ماہنامے بھی ''ادارے کو چلانے کی مجبوری'' کے دلفریب موقف کے ساتھ بلاچون و چرا ابلیس کے دوش بدوش فحاشی اور بے حیائی کو پھیلانے کی خدمت بجالا رہے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید پس پشت اور شیطان کے دلفریب دلائل خوبصورت آرزوئیں اور تمنائیں غالب ہیں جو جنت سے محروم کرنے والی اور جہنم کا مستحق ٹھہرانے والی ہیں۔

پس اے مردِ مومن ہوشیار! یہ دنیا سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾

''دنیا کی زندگی دھوکہ ہی اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 185)

یہاں چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے۔ دنیا کی عیش وعشرت اور رنگینیوں کے پس پردہ بڑی تلخیاں اور رنج ومحن ہیں۔ دنیا کے ناز ونعم اور جاہ وحشمت کے پس پردہ بڑی حسرتیں اور ندامتیں ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ''دنیا کی مٹھاس، آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ، آخرت کی مٹھاس ہے۔'' (احمد، طبرانی) بے زکاۃ سونے چاندی کا ڈھیر سونا چاندی نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے انگارے ہیں۔ سود، رشوت، جوا، چوری، ڈاکہ اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل ہونے والا مال، مال نہیں آگ کے سانپ اور بچھو ہیں۔ جھوٹ، مکروفریب سے حاصل کئے ہوئے عہدے اور مناصب عزت وافتخار نہیں، آگ

کی بیڑیاں اور زنجیریں ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے ذریعہ پھیلایا گیا کاروبار، کاروبار نہیں عذابِ الیم ہے۔

اے ابن آدم خبردار! یہ دنیا محض ایک عارضی مسکن ہے جہاں تیرا امتحان لینا مقصود ہے۔ تیرا اصلی وطن جنت ہے جس کی طرف تجھے بہت جلد لوٹ کر جانا ہے تیرا ازلی دشمن ابلیس لعین یہ چاہتا ہے کہ جس طرح تیرے ماں باپ...... آدم وحوا...... کو دھوکہ اور فریب دے کر جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح تجھے بھی دنیا کے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر کے جنت سے نکلوا دے۔ اس کا کھلا کھلا چیلنج ہے ﴿رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِیْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴾ ''اے میرے رب! جس طرح تو نے مجھے بہکایا اسی طرح میں زمین میں تیرے بندوں کے لئے رنگینیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا۔'' (سورہ حجر، آیت نمبر 39)

پس اے مردِ مومن ہوشیار، خبردار! شیطان ملعون کے سارے وعدہ جھوٹے اور باطل ہیں اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا جو بھی اس کے دھوکے میں آئے گا اسے وہ اپنے ساتھ جہنم میں لے کر ہی جائے گا ﴿ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۞ ﴾ یاد رکھو! یہ کھلم کھلا خسارہ ہے۔ (سورہ زمر، آیت 15)

''کتاب الجنۃ'' کی غرض وغایت:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ہدایت کے لئے کہیں گزشتہ اقوام کے واقعات بیان فرمائے ہیں، کہیں انبیاء کرام کے معجزات کا ذکر فرمایا ہے، کہیں انسان کی پیدائش اور اس کی موت کا ذکر فرمایا ہے، کہیں کائنات اور اس کے اندر موجودہ اشیاء کا ذکر فرمایا ہے، کہیں عام فہم مثالوں سے راہنمائی کی گئی ہے، کہیں نیک اعمال کی رغبت دلانے کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور کہیں برے اعمال کے انجام بد سے ڈرانے کے لئے جہنم کی آگ اور اس کے مختلف عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اپنے اپنے مزاج اور اپنی اپنی طبیعت کے مطابق ہر انسان قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کرتا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں تفصیلات پڑھنے کے بعد آخر وہ کون سا مسلمان ہوگا جو اسے حاصل کرنے کی تڑپ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کا جنت پر یقین ہے اس کے لئے جنت کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی آزمائش اور بڑی سے بڑی قربانی بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت سمیہ
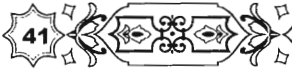
بنت خیاط رضی اللہ عنہا، حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ، امام احمد بن حنبل، اور امام مالک رحمہما اللہ جیسے بے شمار دیگر اسلاف کے واقعات ہماری تاریخ کا روشن اور تابناک باب ہیں۔

جنت کی طلب جہاں زندگی کی بڑی بڑی آزمائشوں اور قربانیوں کو سہل اور آسان بنا دیتی ہے وہاں نیک اعمال کی رغبت دہ چند کر دیتی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے بارے میں ان کے غلام کا کہنا ہے کہ چالیس سال کے عرصہ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نماز کے لئے اذان کہی گئی ہو اور حضرت سعید رحمہ اللہ مسجد میں موجود نہ ہوں۔

حضرت ابوطلحہ رحمہ اللہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ دوران نماز اچانک توجہ باغ سے سرسبز و شاداب پھل دار درختوں کی طرف چلی گئی اور رکعتوں کی تعداد بھول گئے جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واقعہ بیان فرمایا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ! جس چیز نے میری نماز میں خلل ڈالا ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ اسے جہاں چاہیں استعمال فرمائیں۔

حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اعمش رحمہ اللہ کی ستر سال کے دوران کسی ایک نماز کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی۔

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ مسجد میں پہنچے، جماعت ہو چکی تھی، بے ساختہ زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نکلا اور فرمانے لگے باجماعت نماز مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ عزیز ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء اور سورہ مائدہ ختم کر دیں۔

عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے (سفیان) ثوری کو حرم میں مغرب کی نماز کے بعد سجدہ کرتے دیکھا عشاء کی اذان ہو گئی اور وہ ابھی سجدے ہی میں تھے۔

تاریخ کے صفحات پر ایسے بے شمار واقعات بکھرے پڑے ہیں جنہیں عام حالات میں پڑھ کر واقعی بہت تعجب ہوتا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو شخص جنت کی نعمتوں کا علم رکھتا ہے اس کے لئے ہر گناہ سے بچنا

اور ہر نیکی پر عمل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

''کتاب الجنۃ'' مرتب کرنے کی اصل غرض و غایت بھی یہی ہے کہ لوگوں کے اندر حصول جنت کا جذبہ پیدا ہو اور حصول جنت کے لئے کبائر سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی زیادہ سے زیادہ رغبت پیدا ہو۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر ایک یا دو آدمیوں نے بھی اپنی عملی زندگی کا نقشہ بدل لیا تو ان شاء اللہ کتاب مرتب کرنے کی غرض و غایت پوری ہو جائے گی۔

قارئین کرام! تفہیم السنۃ کی سلسلہ وار تالیفات میں کتاب النکاح اور کتاب الطلاق کے بعد میری خواہش تھی کہ کتاب الفتن کا بالترتیب آغاز کیا جائے، جن میں قیامت کی نشانیاں، دجال کا ظہور، حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے بعد نفخ صور، حشر نشر، حساب اور میزان، شفاعت، جنت اور جہنم مرتب کی جائیں، لیکن دعوت اور تبلیغ کے کام میں ترغیب و ترہیب کی اہمیت کے پیش نظر بعض احباب کی خواہش یہ تھی کہ جنت اور جہنم کا بیان پہلے مرتب ہونا چاہئے۔ اسی وجہ سے یہ دونوں کتب پہلے مرتب کی گئی ہیں اس کے بعد ان شاء اللہ کتاب الفتن کے ابواب کا بالترتیب آغاز کیا جائے گا۔ **وَ مَا تَوْفِيْقِيْ اِلاَّ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ!**

صحت احادیث کے سلسلہ میں حسب سابق شیخ محمد ناصر الدین البانی کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے دیئے گئے ہیں مثلاً (1059/2) سے مراد دوسری جلد اور حدیث نمبر 1059 ہے۔

کتاب میں فوائد اور خوبیوں کے تمام پہلو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہیں اور اغلاط میرے نفس کے شر کا نتیجہ ہیں۔ کتب حدیث میں احادیث کی ترتیب، تبویب، تعبیر، تشریح یا ترجمہ میں کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی پر میں اللہ عزوجل کے حضور توبہ واستغفار کا طالب ہوں اور اس کے بے پایاں فضل و کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دنیا اور آخرت میں میرے گناہوں اور جرائم کی طویل فہرست کو اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ دے گا۔ **اِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ** بے شک وہ بڑا سخی ہے، کرم فرمانے والا ہے، بادشاہ ہے، احسان فرمانے والا، شفقت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آخر میں ، میں ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کتب حدیث کی تیاری میں تراجم میں اور نشر واشاعت میں کسی نہ کسی طرح حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرمائے ، اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آخرت میں ہم سب کو اپنے عفو وکرم سے نعمتوں بھری جنتوں میں داخل فرمائے ۔ آمین !

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾

محمد اقبال کیلانی
الریاض ، سعودی عرب
24- ربیع الاول 1420ھ
8- جولائی 1999ء

☆☆☆

اَللّٰــــهُمَّ رَبَّنَـــا

اے ہمارے رب!

اے وہ ذات پاک جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں!

◎ جو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے ◎ جو اپنی الوہیّت اور ربوبیّت میں واحد ہے ◎ جو اپنی عظمت اور کبریائی میں تنہا ہے ◎ جو اول بھی ہے آخر بھی ◎ جو ظاہر بھی ہے باطن بھی ◎ جو حیّ بھی ہے قیوم بھی ◎ جو وہاب بھی ہے توّاب بھی ◎ جو خبیر بھی ہے بصیر بھی ◎ جو ستار بھی ہے قہّار بھی ◎ جو غفار بھی ہے جبار بھی ◎ جو علیم بھی ہے حکیم بھی ◎ جو رحیم بھی ہے کریم بھی ◎ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر طرح کی حمد وثناء اور تعریف کے لائق اسی کی ذات پاک ہے اتنی حمد وثناء جتنی وہ پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضٰى

◎◎◎

اے الٰہ العالمین!

◎ تو ہی کائنات کی تخلیق کرنے والا ہے ◎ تو ہی ہمارا خالق اور رازق ہے ◎ تو ہی گزرے ہوئے لیل ونہار کا حساب رکھنے والا ہے ◎ تو ہی درختوں کے پتوں کے گرنے کا علم رکھتا ہے ◎ تو ہی ریت کے ذروں کو شمار کرنے والا ہے ◎ تو ہی زمین وآسمان کو نور سے بھرنے والا ہے ◎ تو ہی اپنے بندوں کے چھوٹے بڑے اعمال کو کتاب مبین میں محفوظ کرنے والا ہے ◎ تو ہی رشد وہدایت کی راہ دکھانے والا ہے ◎ تو ہی سینوں کے بھیداور دلوں کے وساوس کو جاننے والا ہے ◎ تو ہی قیامت کے روز سب کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور ان کا حساب لینے والا ہے ◎ تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور ہر طرح کی حمد وثناء اور تعریف کے لائق تیری ہی ذات پاک ہے اتنی حمد وثناء، جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی

◎◎◎

اے ارحم الراحمین!

ہم تیرے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ہم نے اپنے اوپر ظلم

کیا ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں تیرا ہر حکم ہم پر نافذ ہونے والا ہے اگر تو نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یقیناً تیری رحمت ہمارے گناہوں کے مقابلے میں وسیع تر ہے اور تیرا فرمان بلاشبہ سچ ہے کہ تیری رحمت تیرے غصے پر غالب ہے۔

اے ہمارے پروردگار!

ہمارے سارے گناہ جو ہم نے آگے بھیجے یا پیچھے چھوڑے، چھپ کر کئے یا کھلے عام کئے اور وہ گناہ جن کا ہمیں علم نہیں لیکن تو انہیں جانتا ہے، سارے کے سارے معاف فرمادے تو ہر چیز پر قادر ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے گناہ معاف فرمائے۔

اے ہمارے رب!

تو لاشریک ہے ہر طرح کی حمد وثناء اور تعریف کے لائق تیری ہی ذات پاک ہے اتنی حمد وثناء جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ

کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی

◎◎◎

یا ذوالجلال والاکرام!

ہم تیری ذات اور صفات کے وسیلے سے تیری رضا کے طالب ہیں' تیرے رخِ انور کے جلال و جمال کے واسطہ سے تیری نعمتوں بھری جنتوں کی بھیک مانگتے ہیں اور تیری رحمت اور عفو وکرم کے وسیلے سے تیری جہنم سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ مغفرت' رحمت اور عفو وکرم کا صرف تو ہی مالک ہے تیرے علاوہ کوئی اس کا مالک نہیں اور تو ہر چیز پر قادر ہے کوئی دوسرا نہیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ رِضْوَانَکَ وَالْجَنَّۃَ

وَنَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ مِنَ النَّارِ

(اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری رحمت کے وسیلے سے آگ سے پناہ طلب کرتے ہیں)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

◎◎◎

اصطلاحات کتب

① **صحاح ستہ** : حدیث کی چھ کتب ❶ بخاری ❷ مسلم ❸ ابوداؤد ❹ ترمذی ❺ نسائی اور ❻ ابن ماجہ کو غلبۂ صحت کی بناء پر ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے۔

② **جامع** : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، ''جامع'' کہلاتی ہے۔

③ **سنن** : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں ''سنن'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد۔

④ **مسند** : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں ''مسند'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔

⑤ **مستخرج** : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں ''مستخرج'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری۔

⑥ **مستدرک** : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں ''مستدرک'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔

⑦ **اربعین** : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں ''اربعین'' کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں ''مشہور''، جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں ''عزیز''، جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہوں ''غریب'' کہلاتی ہے۔

اِثْبَاتُ وُجُوْدِ الْجَنَّةِ

جنت کی موجودگی کا ثبوت

مَسئلہ 1 رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ یُرْهُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّیٰطِیْنُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 2 قبر میں جنتی آدمی کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَاِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے) اگر جہنمی ہے تو جہنم میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 3 نبی اکرم ﷺ نے جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گھر دیکھا۔

---

❶ کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان

❷ کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَیْنَنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ إِذْ قَالَ ((بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَإِذَا إِمْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَذَكَرْتُ غَیْرَتَهٗ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا)) فَبَكٰی عُمَرُ وَ قَالَ أَ عَلَیْکَ أَ غَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا میں نے ایک محل کے اندر کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے دیکھا تو پوچھا یہ محل کس کا ہے؟'' انہوں نے کہا ''عمر بن خطاب کا، مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں پیٹھ پھیر کر چلا آیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ (سن کر) رونے لگے، عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

***

[1] کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة

أَسْمَاءُ الْجَنَّةِ

جنت کے نام

مسئلہ 4 جنت کا ایک نام ”دَارُ السَّلَامِ“ (سلامتی والا گھر) ہے۔

﴿ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ﴾(25:10)

”اور اللہ تعالیٰ تمہیں دار السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (ہدایت اسی کے اختیار میں ہے لہٰذا) جسے وہ چاہتا ہے، سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔“ (سورہ یونس، آیت 25)

مسئلہ 5 جنت کا دوسرا نام ”دَارُ الْمُتَّقِيْنَ“ (متقی لوگوں کا گھر) ہے۔

﴿ وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ○ ﴾(16:30-31)

”جب متقی لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے تو وہ کہتے ہیں ”بہترین چیز اتری ہے“ ایسے نیک لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ان کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔ کیا ہی اچھا ہے متقی لوگوں کا گھر (دار المتقین)، دائمی قیام کی جنتیں، جن میں وہ داخل ہوں گے ان قیام گاہوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں ہر بات ان کی خواہش کے مطابق ہوگی متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورہ نحل، آیت نمبر 30-31)

مسئلہ 6 جنت کا تیسرا نام ”دَارُ الْقَرَار“ (قرار کی جگہ) ہے۔

﴿ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ○ ﴾(40:39)

''اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ ہے، قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔''
(سورہ مومن، آیت نمبر 39)

مَسئلہ 7 جنت کا چوتھا نام ''مَقَامِ اَمِیْن'' (امن کی جگہ) ہے۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ○ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ○﴾(52-51:44)

''بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔'' (سورہ دخان، آیت نمبر 51-52)

مَسئلہ 8 جنت کو ''دَارُ الْاٰخِرَۃ'' (آخرت کا گھر) بھی کہا گیا ہے۔

﴿وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○﴾(109:12)

''آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔'' (سورہ یوسف، آیت نمبر 109)

مَسئلہ 9 جنت کو ''جَنّٰتُ النَّعِیْم'' (نعمتوں بھری جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ ﴾(12-10:56)

''اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں، نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 10-12)

مَسئلہ 10 جنت کو ''جَنّٰتُ عَدْن'' (سدا بہار جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

﴿ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ○﴾(31:18)

''اہل ایمان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 31)

***

اَلْجَنَّةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

جنت قرآن مجید کی روشنی میں

مَسئلہ 11 ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

مَسئلہ 12 جنت کے پھل نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔

مَسئلہ 13 جنت کی عورتیں ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض و نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ، غیبت، حسد اور سوکناپہ وغیرہ) سے پاک ہوں گی۔

مَسئلہ 14 جنت کی زندگی لازوال ہوگی۔

﴿ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَ لَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○﴾ (2:25)

''(اے محمد!) خوشخبری دے دوان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغ ہیں جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان باغوں کے پھل دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے جب کوئی پھل انہیں کھانے کے لئے دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس جیسے پہلے ہم (دنیا میں) دیئے گئے تھے ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 25)

مَسئلہ 15 اہل جنت قیامت کے روز ہر طرح کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رہیں گے۔

مَسئلہ 16 اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ وَّ لاَ يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لاَ ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ﴾(26:10)

''جن لوگوں نے (ایمان لانے کے بعد دنیا میں) نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) اچھا صلہ (یعنی جنت) ہوگا اور اس سے زیادہ (انعام واکرام) بھی (یعنی دیدار الٰہی) ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ ہوگی (بلکہ خوشی اور چمک ہوگی) یہ ہیں جنتی لوگ جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 26)

مسئلہ 17 اہل ایمان میں سے جن کے دلوں میں دنیا میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی نفرت یا حسد ہوگا، جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ختم فرما دیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ﴾(43:7)

''اور جو کچھ ان کے دلوں میں کینہ تھا اس کو ہم ختم کر دیں گے ان کے (محلوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا احسان ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر ہم کو اللہ یہ راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ رستہ نہ پا سکتے۔ بے شک ہمارے اللہ کے رسول حق بات لے کر آئے تھے اور (اس روز) منادی کر دی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے جنت کے مالک بنا دیئے گئے ہو۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 43)

مسئلہ 18 جنت میں اہل جنت کبھی بھوک یا پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

مسئلہ 19 جنت میں نہ سردی کی شدت ہوگی نہ گرمی کی بلکہ سدا بہار موسم ہوگا۔

﴿ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ○ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ○ ﴾

(119-118:20)
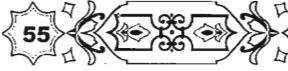
’’(اے آدم!) تو جنت میں بھوکا نہ رہے گا نہ ننگا، وہاں تیرے لئے پیاس ہوگی نہ دھوپ میں جلنا ہوگا۔‘‘(سورہ طہٰ، آیت 118-119)

مسئلہ 20 نیک خاندان، جن میں آباؤ اجداد، بیویاں اوران کی اولادیں شامل ہوں گی، جنت میں ایک ہی جگہ اکٹھے کردیئے جائیں گے۔

﴿جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِکَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ﴾(13:23-24)

’’ابدی جنتوں میں جنتی لوگ خود بھی داخل ہوں گے اوران کے آباؤ اجداد، ان کی بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے جنت کے ہر دروازے سے فرشتے اہل جنت کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ’’سلامتی ہو تم پر یہ جنت تمہارے صبر کا بدلہ ہے (جو دنیا میں تم نے کیا) آخرت کا گھر تمہیں مبارک ہو۔‘‘(سورہ رعد، آیت نمبر 23-24)

مسئلہ 21 اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی محنت یا مشقت نہیں کرنی پڑے گی۔

﴿لَا یَمَسُّهُمۡ فِیۡهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِیۡنَ ○﴾ (15:48)

’’اہل جنت کو، جنت میں کسی قسم کی تھکان نہ ہوگی نہ ہی وہ اس سے نکالے جائیں گے۔‘‘(سورہ حجر، آیت نمبر 48)

مسئلہ 22 جنت میں جنتی لوگوں کے ساتھ بڑی عزت اوراحترام کا سلوک کیا جائے گا۔

مسئلہ 23 جنت کے خدام جنتی لوگوں کی خدمت میں سفید رنگ کی لذیذ شراب کے جام پیش کریں گے۔

مسئلہ 24 جنت کی شراب ہوش وحواس میں بگاڑ پیدا نہیں کرے گی۔

مسئلہ 25 انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم و نازک اور خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں، جنتیوں کو انعام کے طور پر دی

جائیں گی۔

﴿اُولٰٓئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○﴾ (37:41-49)

''جنتی لوگوں کے لئے (جنت میں) جانا پہچانا رزق ہوگا، میوے ہوں گے اور نعمت بھری جنتیں، جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے، آمنے سامنے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، شراب کے چشموں سے جام بھر بھر کر جنتیوں کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ شراب ہوگی سفید رنگ کی لذیذ، جس سے نہ ضرر پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی اور ان کے پاس حیادار، خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی نرم و نازک جیسے انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔'' (سورہ صافات، آیت نمبر 41-49)

مسئلہ 26 جنتیوں کے لئے عدن (جنت کے ایک محل کا نام) کے ایسے باغات ہوں گے جن کے دروازے ان کے لئے ہمیشہ کھلے رکھے جائیں گے۔

مسئلہ 27 جنتی لوگ پل بھر میں ڈھیروں پھل اور مشروبات کھا پی جائیں گے جو فوراً ہضم ہو جائے گا۔

مسئلہ 28 جنت کی حوریں خوبصورت، شرمیلی، موٹی آنکھوں والی اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ 29 جنت کی نعمتیں کم ہوں گی نہ ختم ہوں گی۔

﴿وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ○ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَّفَادٍ ○﴾ (38:49-54)
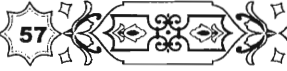
’’اور متقی لوگوں کے لئے بہترین ٹھکانا ہے باغات عدن کے دروازے ان کے لئے (ہمیشہ) کھلے رکھے جائیں گے اسی میں وہ تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے پھل اور مشروبات بکثرت طلب کریں گے ان کے پاس شرمیلی اور ہم عمر بیویاں ہوں گی یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ عطا کبھی ختم نہ ہوگی۔‘‘ (سورہ ص، آیت نمبر 49-54)

مسئلہ 30 اہل جنت اپنی نیک بیویوں کے ساتھ جنت میں خوش وخرم زندگی بسر کریں گے۔

مسئلہ 31 جنتی جوڑوں (میاں بیوی) کے سامنے، سونے کے تھال جن میں مختلف قسم کے پھل اور کھانے ہوں گے اور سونے کے ساغر، جن میں مختلف قسم کے مشروبات ہوں گے، پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ 32 جنت میں قلب ونظر کو لذت پہنچانے والی ہر چیز موجود ہوگی۔

مسئلہ 33 جنتی لوگوں کی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کی خاطر انہیں بتایا جائے گا کہ یہ جنت اور اس کی نعمتیں تمہارے اعمال کے بدلہ میں اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔

﴿ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ ﴾ (73-70:43)

’’داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (آج) تمہیں خوش کر دیا جائے گا ان کے آگے سونے کے تھال اور سونے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے، آنکھوں کو لذت دینے والی اور جنتیوں کی ہر مطلوبہ چیز وہاں موجود ہوگی (ان سے کہا جائے گا) تم اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔‘‘ (سورہ زخرف، آیت نمبر 70-73)

مسئلہ 34 جنت میں کوئی رنج، دکھ، مصیبت یا پریشانی نہیں ہوگی بلکہ ہر وقت اور ہر

طرف مسرت، راحت اور امن وسلامتی ہوگی۔

مَسئله 35 جنتی لوگوں کا لباس باریک اور موٹے ریشم سے بنایا گیا ہوگا۔

مَسئله 36 موٹی اور خوبصورت آنکھوں والی گوری عورتوں سے ان کا نکاح کیا جائے گا۔

مَسئله 37 جنت میں موت نہیں آئے گی بلکہ ابدی زندگی ہوگی۔

مَسئله 38 ابتداءً جنت میں داخل ہونیوالے لوگ، جہنم کے عذاب سے مکمل طور پر محفوظ رہیں گے۔

مَسئله 39 اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں۔

مَسئله 40 جنت میں داخل ہونا ہی اصل فلاح اور کامیابی ہے۔

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ○ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ○ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ کَذٰلِکَ وَ زَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ○ یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِکُلِّ فَاکِھَةٍ اٰمِنِیْنَ ○ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی وَ وَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ ﴾ (44:51-57)

''متقی لوگ یقیناً امن کی جگہ (جنت) میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں (مزے کریں گے) حریر (باریک ریشم) اور دیبا (موٹا ریشم) پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری خوبصورت موٹی موٹی آنکھوں والی عورتوں سے ان کا نکاح کردیں گے، جنتی لوگ ہر طرح کی لذیذ چیزیں پورے اطمینان اور بے فکری سے طلب کریں گے (یعنی کسی چیز سے انکار ہونے یا کسی چیز کے ختم ہونے کا خطرہ نہیں ہوگا) جنت میں لوگ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے بس پہلی (زندگی کی) موت جو آچکی سو آچکی، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچالے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔'' (سورہ دخان، آیت نمبر 51-57)
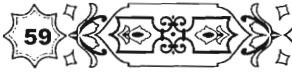
مسئلہ 41 جنت میں صاف ستھرے اور خالص پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہوں گی جن سے جنتی لوگ پئیں گے۔

مسئلہ 42 جنت میں نہروں کے مشروبات کا رنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا رہے گا۔

مسئلہ 43 اہل جنت کو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے پاک صاف کر کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

﴿ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ○ ﴾(15:47)

”متقی لوگوں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف اور ستھرے پانی کی اور ایسے دودھ کی جس کا ذائقہ نہ بدلا ہو ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لئے لذیذ اور صاف شفاف شہد کی، وہاں ان کے لئے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 15)

مسئلہ 44 نیک اولادوں کو نیک آباؤ اجداد کے ساتھ جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا اور اگر ان کے باہمی درجات میں فرق ہوگا تو کم درجہ والوں کے درجات کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بڑھا کر دونوں کو اونچے درجہ میں ملا دیں گے تاکہ جنت میں وہ سب خوش و خرم رہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ ﴾(21:52)

”جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان کے کسی درجہ میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے

ان کی اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے (یعنی آباؤ اجداد کے) عمل میں کوئی کمی نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہن ہے۔'' (سورہ طور، آیت نمبر 21)

مَسئلہ 45 جنتیوں کو لذیذ پھلوں کے ساتھ ساتھ ان کا من پسند گوشت بھی مہیا کیا جائے گا۔

مَسئلہ 46 جنتی لوگ کھاتے پیتے وقت آپس میں چھینا جھپٹی کر کے خوش طبعی کریں گے۔

مَسئلہ 47 جنتیوں کے خادم لڑکے اس قدر حسین وجمیل ہوں گے جیسے محفوظ کئے ہوئے خوبصورت موتی۔

﴿ وَ اَمۡدَدۡنٰهُمۡ بِفَاکِهَةٍ وَّ لَحۡمٍ مِّمَّا یَشۡتَهُوۡنَ ○ یَتَنَازَعُوۡنَ فِیۡهَا کَاۡسًا لَّا لَغۡوٌ فِیۡهَا وَ لَا تَاۡثِیۡمٌ ○ وَیَطُوۡفُ عَلَیۡهِمۡ غِلۡمَانٌ لَّهُمۡ کَاَنَّهُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّکۡنُوۡنٌ ﴾(52:22-24)

''ہم انہیں ہر طرح کے لذیذ پھل اور من پسند گوشت دیتے چلے جائیں گے وہ ایک دوسرے سے جام شراب کی چھینا جھپٹی کریں گے، ایسی شراب جس کے پینے سے نہ تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ کوئی گناہ سرزد ہوگا محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہیں گے۔'' (سورہ طور، آیت نمبر 22-24)

مَسئلہ 48 جنت میں مقربین (اللہ کے خاص نیک بندوں) کے لئے دو دو باغ ہوں گے، جو نعمتوں کے لحاظ سے عام مومنین (اصحاب الیمین) کے باغوں سے افضل ہوں گے۔

مَسئلہ 49 دونوں باغوں میں دو چشمے، ہر طرح کے لذیذ پھل اور ریشمی مسندوں پر مشتمل بیٹھکیں ہوں گی۔

مَسئلہ 50 جنتیوں کی بیویاں انتہائی شرمیلی، پاکباز، ہیروں اور موتیوں جیسی چمکتی دمکتی خوبصورت، صرف اپنے شوہروں کی خاطر داری کرنے والیاں
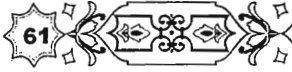
ہوں گی۔

مسئلہ 51 جنتیوں کی بیویوں کو جنت میں داخل ہونے سے پہلے نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی انسان (یا جنات کی بیویوں کو کسی جن) نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٰنِ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيَانِ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ﴾ (55:46-59)

''جو شخص اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو باغ ہوں گے (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغ ہری بھری ڈالیوں سے بھرپور ہوں گے (تو پھر اے جن وانس!) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی (ایک دنیا میں استعمال کی ہوئی دوسری اس سے الگ) پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ ایسے ایسے فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے جن کا استر (اندر کا کپڑا) موٹے ریشم کا ہوگا اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں کے بوجھ سے جھکی ہوں گی (جنتیوں کو خود پھل توڑنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہیں ہوگا پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ بیویاں) ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 46-59)

مسئلہ 52 اصحاب الیمین (عام مومنین) کو بھی دو باغ عطا کئے جائیں گے جو

مقربین کے باغوں کی نسبت مقام اور مرتبہ میں کم ہوں گے۔

مسئلہ 53 ان باغوں میں بھی چشمے اور لذیذ پھل موجود ہوں گے۔

مسئلہ 54 نیک ، پاکباز ، حسین و جمیل ، موٹی آنکھوں والی گوری گوری عورتیں (حوریں) ان کی بیویاں ہوں گی ، جنہیں اس سے پہلے کسی نے چھوا تک نہیں ہوگا۔

﴿ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُدْهَآمَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴾(55:62-78)

”ان (دو باغوں) کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں بکثرت پھل کھجوریں اور انار ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان نیک ، پاکباز اور حسین و جمیل بیویاں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ان (عورتوں) کو چھوا نہ ہوگا پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ بڑی برکت والا ہے تیرے رب جلیل و کریم کا نام۔“ (سورہ رحمان، آیت 62-78)

مسئلہ 55 ساری زندگی ناجائز خواہشات نفس سے رکے رہنے والے اور اللہ کی قائم کردہ حدود کی پابندی کرنے والے لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔

مَسئلہ 56 جنت میں گرمی کی شدت ہوگی نہ سردی کی بلکہ خوشگوار سائے ہوں گے اور مستقل موسم بہار!

مَسئلہ 57 جنت کے خادم چاندی اور شیشے کے برتنوں میں جنتیوں کی آؤ بھگت کریں گے۔

مَسئلہ 58 جنت کے پھل اس قدر نیچے ہوں گے کہ جنتی کھڑے بیٹھے یا لیٹے جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔

مَسئلہ 59 جنت کے چشمہ ''سلسبیل'' سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، جو جنتی لوگوں کو پلائی جائے گی۔

مَسئلہ 60 ہر جنتی کا باغ ایک وسیع و عریض سلطنت کا منظر پیش کرے گا۔

مَسئلہ 61 جنتیوں کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

﴿ وَ جَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ○ وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○ وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ○ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ○ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ○ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴾ (22-12:76)

''اللہ تعالیٰ ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں سورج کی گرمی ہوگی نہ سردی کی شدت (بلکہ ہمیشہ موسم بہار رہے گا) جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے جنت کے پھل ہر وقت جنتیون کے بس

میں ہوں گے ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے۔ شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے۔ پیالوں کو (خدام نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا (یعنی جتنا کسی نے پینا ہوگا بس اتنا ہی خدام ڈالیں گے) جنتیوں کو ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے ''سلسبیل'' کہا جاتا ہے۔ جنتیوں کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو گے تو یوں لگے گا جیسے بکھرے ہوئے موتی ہیں وہاں جدھر بھی تم نظر ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا جنتیوں کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی لباس ہوں گے انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا (انہیں بتایا جائے گا) یہ ہے تمہارے اعمال کی جزاء تمہاری جدوجہد قابل قدر ٹھہری ہے۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 12-22)

مسئلہ 62 پُر رونق چہرے باغات، بکثرت پھل، خوبصورت، نوجوان کنواری اور اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں، پاکیزہ شراب، چھلکتے جام، ہر قسم کی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک اور صاف ماحول، بہتے چشمے، بلند و بالا مسندیں، قطار در قطار گاؤ تکیے اور نادر و نفیس قالین یہ سب جنت کی نعمتیں ہیں، جن سے اہل جنت مستفید ہوں گے۔

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ○ ﴾ (16-8:88)

'' کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے عالیشان جنت میں، جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے، جنت میں چشمے بہہ رہے ہوں گے بلند و بالا مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوں گے گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔'' (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 8-16)
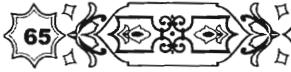
﴿ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ○ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ○ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ○ ﴾ (35-32:28)

''(اہل جنت کے لئے جنت میں) باغ اور انگور ہوں گے۔ نوجوان کنواری اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں ہوں گی۔ چھلکتے جام ہوں گے۔ ہر قسم کی لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک ماحول ہوگا۔'' (سورہ النباء، آیت نمبر 32-35)

﴿ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ○ ﴾ (16-12:88)

''جنت میں چشمے بہہ رہے ہوں گے، بلند و بالا مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوں گے، گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوں گے۔'' (سورہ الغاشیہ، آیت نمبر 12-16)

مسئلہ 63 جنت میں کانٹوں کے بغیر بیریاں ہوں گی۔

مسئلہ 64 جنتی لوگوں کی نیک دنیاوی بیویوں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کریں گے جن میں درج ذیل تین خوبیاں ہوں گی ① کنواری ہوں گی ② اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی ③ اپنے شوہروں سے جی بھر کر پیار اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔

﴿ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ○ ﴾ (39-27:56)

''اور دائیں بازو والے، ان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا، وہ بے خار بیریوں، تہ بہ تہ کیلوں اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے، بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے

اورانہیں باکرہ بنادیں گے اپنے شوہروں سے جی بھر کر محبت کرنے والیاں اوران کی ہم عمر۔ یہ ساری نعمتیں ہیں دائیں بازو والوں کے لئے۔'' (سورہ واقعہ، آیت 27-39)

مَسئلہ 65 جنت کے چشمہ ''کافور'' سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں کافور کی آمیزش ہوگی جو جنتیوں کو پلائی جائے گی۔

مَسئلہ 66 جنت میں سارے کام جنتیوں کی خواہش اورارادے پر ہی چشم زدن میں پورے ہوجائیں گے۔

﴿اِنَّ الْاَبْـرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْـنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝﴾ (76:5-6)

''نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی کافور (جنت میں) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے بندے پئیں گے اوراس چشمہ کی ندیاں جدھر چاہیں گے (صرف خواہش کرنے سے ہی) بہالے جائیں گے۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 5-6)

مَسئلہ 67 جنت کی نعمتیں اہل جنت کے قلب ونظر کوٹھنڈک پہنچانے والی ہوں گی۔

مَسئلہ 68 جنت کی نعمتوں کا اس دنیا میں تصور کرنا ممکن نہیں۔

﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (17:23)

''اہل جنت کی آنکھوں کوٹھنڈک پہنچانے کے لئے جو مخفی نعمتیں تیار کی گئیں ہیں ان کا علم کسی متنفس کو نہیں۔'' (سورہ سجدہ، آیت نمبر 17)

***

شَـــانُ الْجَنَّةِ

جنت کی شان

مَسئلہ 69 جنت کی نعمتوں اور خوبیوں کا بیان کرنا اور اس دنیا میں انہیں سمجھنا حتی کہ ان کا تصور کرنا بھی ناممکن ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ ((فِيْهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ وَ لاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لاَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اکرم ﷺ کی ایک مجلس میں حاضر تھا اس میں آپ ﷺ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف فرمائی۔ آخر میں فرمایا جنت مین ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (یہ جنت ان لوگوں کے لئے ہے) جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو (عذاب کے) ڈر سے اور (ثواب کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا ان نعمتوں کو جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور ان سے چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ نعمتیں بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا کی زندگی میں) کرتے رہے ہیں۔" [سورہ سجدہ، آیت نمبر 16-17] اسے مسلم نے

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها ، باب صفة الجنة

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 جنت میں چھڑی برابر جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام نعمتوں سے افضل ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں چھڑی کے برابر جگہ دنیا اور دنیا میں ہر چیز سے بہتر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 71 جنت میں کمان برابر جگہ دنیا کی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 72 جنت کی نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت ناخن کے برابر اس دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان روشن ہو جائیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 226 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 73 جنت میں موت ہوتی تو جنتی لوگ جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر خوشی سے مر جاتے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُهُ قَالَ ((اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ کَالْکَبْشِ الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَ لَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز موت ایک مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا جنتی اور جہنمی

[1] کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة

[2] ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی خلود اهل الجنة (2083/2)

لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جنتی خوشی سے مر جاتے اور غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی غم سے مر جاتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ مُعَاھَدًا لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَ إِنَّ رِیْحَھَا یُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 75 جنت کی تمام اشیاء دنیا کی تمام چیزوں سے اعلیٰ اور افضل ہیں، صرف نام ایک جیسے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَیْسَ فِی الْجَنَّۃِ شَیْءٌ یُشْبِہُ مَا فِی الدُّنْیَا اِلاَّ الْاَسْمَآءَ)) رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جنت کی کوئی چیز بھی دنیا کی چیزوں سے نہیں ملتی، سوائے ناموں کے۔'' اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 76 ساری زندگی دکھوں اور مصیبتوں میں بسر کرنے والا شخص جنت کی ایک جھلک دیکھتے ہی دنیا کے سارے دکھ اور غم بھول جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَاابْنَ آدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ؟ ھَلْ مَرَّبِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ ؟ فَیَقُوْلُ : لاَ ! وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَ یُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ

[1] کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اسم من قتل معاھدا بغیر جرم

[2] سلسلہ احادیث الصحیحۃ، للالبانی، رقم الحدیث 2188

صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهُ یَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ ؟ هَلْ مَرَّبِکَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ لاَ ! وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا مَرَّبِیْ مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ وَ لاَ رَأَیْتُ شِدَّةً قَطُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے بڑی عیش وعشرت کی ہوگی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کیا دنیا میں تم نے کوئی عیش وعشرت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز ونعم سے واسطہ پڑا؟'' وہ کہے گا ''اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔'' پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج وغم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟'' وہ کہے گا ''اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں، مجھے تو نہ کبھی رنج وغم سے واسطہ پڑا نہ کبھی کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 جنت کی نعمتیں اور درجات دیکھنے کے بعد اہل جنت کی حسرت!

عَنْ مَعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ یَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰی شَیْءٍ إِلاَّ عَلٰی سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْهَا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❷

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی اس لمحہ پر جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

❶ کتاب صفات المنافقین ، باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النارو......

❷ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی ، الجزء الخامس ضرقم الحدیث 5322

سَعَةُ الْجَنَّةِ

جنت کی وسعت

مَسئلہ 78 جنت کی کم سے کم وسعت کا تصور زمین اور تمام آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے لیکن زیادہ سے زیادہ وسعت کی کوئی حد نہیں۔

﴿ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (133:3)

”دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی (صرف) چوڑائی آسمانوں اور زمین (کی وسعت) جیسی ہے وہ جنت متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 133)

﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (17:32)

”اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کیلئے جو کچھ ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے اسے کوئی نہیں جانتا یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔“ (سورہ سجدہ، آیت نمبر 17)

مَسئلہ 79 جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہوگا کہ جنت کتنی بڑی ہے اور اس کی نعمتیں کتنی عظیم ہیں۔

﴿ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ۝﴾ (20:76)

”اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سرو سامان تمہیں نظر آئے گا۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 20)

مسئلہ 80 جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 99 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 81 جنت میں ایک درخت کا سایہ اتنا لمبا ہوگا کہ گھوڑ سوار سو برس تک مسلسل اس کے سائے میں سفر کرتا رہے گا تب بھی ختم نہیں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 82 سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ لَاَعْرِفُ آخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَیُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ فَادْخِلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَذْهَبُ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَیَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَیُقَالُ لَهٗ أَتَذْکُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْهِ فَیَقُوْلُ نَعَمْ ! فَیُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی فَیُقَالُ لَهٗ لَکَ الَّذِیْ تَمَنَّیْتَ وَ عَشْرَةُ اَضْعَافِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ أَتَسْخَرُ بِیْ وَ أَنْتَ الْمَلِکُ)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی ((فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْکَ وَ لٰکِنِّیْ عَلٰی مَا اَشَاءُ قَادِرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو میں پہچانتا ہوں وہ شخص کولہوں کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ جما رکھا ہے (اور اس کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں) اس سے پوچھا جائے گا ''تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم جہنم میں تھے؟'' عرض کرے گا ''ہاں یاد ہے۔'' چنانچہ اسے کہا جائے گا ''خواہش کرو (کتنی جگہ تمہیں جنت میں چاہئے؟)'' چنانچہ وہ خواہش کرے گا، پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے تیری

[1] کتاب الایمان ، باب آخر اهل النار خروجا

خواہش کے مطابق جنت میں جگہ ہے اور دس دنیاؤں کے برابر مزید بھی تمہارے لئے جگہ ہے۔'' وہ شخص عرض کرے گا (یا اللہ!) تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے (جنت میں تو معمولی سی جگہ بھی باقی نہیں رہی)'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ ارشاد فرمانے کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ (اس آدمی کے جواب میں) فرمائیں گے ''میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس پر پوری طرح قادر ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بندے کے جواب پر ہنسی اس وجہ سے آئی کہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں گمان کس قدر ناقص ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو ناممکن سمجھ کر مذاق کہہ رہا ہے۔

مسئلہ 83 آخری آدمی کو اس دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ عطا کرنے کے باوجود جنت میں جگہ بچ جائے گی جسے پُر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں جتنی جگہ اللہ چاہے گا خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا، جس سے چاہے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

[1] کتاب الجنة و صفة نعيمها ، باب النار يدخلها الجبارون و الجنة ......

أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازے

مَسئلہ 84 اہل جنت کی آمد پر فرشتے جنت کے دروازے کھولیں گے۔

مَسئلہ 85 دروازوں سے داخل ہوتے وقت فرشتے اہل جنت کے لئے سلامتی کی دعا کریں گے۔

﴿ وَ سِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَآءُ وْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ ﴾ (73:39)

''متقی لوگوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو جنت کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے جنت کے خازن (فرشتے) ان سے کہیں گے ''سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 73)

مَسئلہ 86 سب سے پہلے جنت کا دروازہ رسول اکرم ﷺ کے لئے کھولا جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اٰتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ ؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ ! فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لاَ اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا ''کون ہے؟'' میں جواب دوں گا ''محمد!'' خازن کہے گا ''مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ

[1] كتاب الايمان ، باب في قول النبي ﷺ ((انا اول الناس يشفع في الجنة و انا......))

آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا أَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز سب سے زیادہ امتی میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ”ریان“ ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 88 جنت کے بعض دوسرے دروازوں کے نام یہ ہیں باب الصلاۃ ، باب الجهاد، باب الصدقه.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ : يَا عَبْدَاللّٰهِ ! هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) فَقَالَ : أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ! مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ وَ أَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3] **(صحيح)**

[1] كتاب الايمان ، باب فى قول النبى ﷺ ((انا اول الناس يشفع فى الجنة و انا ......))
[2] كتاب بدء الخلق ، باب صفة ابواب الجنة
[3] كتاب الجهاد ، باب فضل من انفق زوجين فى سبيل الله
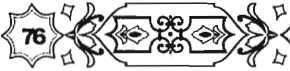
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو گھوڑے دو تلواریں وغیرہ) اسے جنت میں یوں کہہ کر بلایا جائے گا ''اے اللہ کے بندے! یہ ہے بہتر صلہ (تمہارے انفاق کا) جو اہل صلاۃ سے ہوگا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا، جو اہل جہاد میں سے ہوگا وہ باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو اہل صدقہ سے ہوگا وہ باب الصدقہ سے پکارا جائے گا جو اہل صیام سے ہوگا وہ باب الریان سے پکارا جائے گا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کو تو کوئی خسارہ نہیں ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا اور کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 **جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی تقریباً بارہ تیرہ سو کلومیٹر کے برابر ہے۔**

مسئلہ 90 **بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے خوش نصیب لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام ''باب ایمن'' ہے۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِکَ بِمَنِّکَ وَ کَرَمِکَ)**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَةِ ...... ((فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : یَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَیْهِ مِنْ بَابِ الْأَیْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ هُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اَنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ لَکَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَ هَجَرٍ اَوْ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَ بُصْرٰی)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بعد) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو باب ایمن سے جنت میں داخل کرو جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں میں سے داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر کسی دوسرے دروازے سے داخل ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں) قسم ہے اس

[1] کتاب الایمان ، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها

ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جنت کی چوکھٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ (شام کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ مکہ اور ہجر کا درمیانی فاصلہ 1160 کلومیٹر اور مکہ و بصری کا درمیانی فاصلہ 1250 کلومیٹر ہے۔

مَسئلہ 91 بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے ستر ہزار افراد بیک وقت باب ایمن سے داخل ہوں گے کوئی آگے یا پیچھے نہیں ہوگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لاَ يَدْرِیْ أَبُوْحَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لاَ يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے ستر ہزار افراد یا سات لاکھ (حدیث کے راوی) ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ستر ہزار یا سات لاکھ افراد اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک آخری آدمی داخل نہ ہو جائے (یعنی سارے بیک وقت داخل ہوں گے) ان جنتیوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسلم شریف کی دوسری حدیث سے ستر ہزار کی تعداد ثابت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 92 اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اِلاَّ

[1] کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طوائف المسلمین الجنة بغیر حساب......
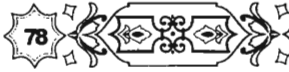
فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخِلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 93 پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی، رمضان کے روزے رکھنے والی، پاکدامن اور اپنے شوہر کی اطاعت گزار خاتون جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گی، داخل ہو سکے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَا شِئْتِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 94 تین نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ)) رَوَاهُ ابْنُ

❶ كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء

❷ صحيح الجامع الصغير و زيادته للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 673

مَاجَةَ [1] **(صحیح)**
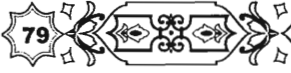
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہوگئے (اور اس نے صبر کیا) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لاَ یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلاَّ رَجُلٌ كَانَتْ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کرتا ہو سوائے اس آدمی کے جو کسی دوسرے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو (ان دونوں کے بارے میں فرشتوں سے) کہا جاتا ہے کہ ان دونوں آدمیوں کا انتظار کرو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں ان دونوں کا انتظار کرو حتی کہ آپس میں مل جائیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 رمضان شریف کا پورا مہینہ جنت کے آٹھوں دروازے کھلے رہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الجنائز ، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده (1303/1)

[2] کتاب البر والصلة ، باب النهی عن الشحناء

[3] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 652

دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات

مَسئله 97 جنت کے بلند و بالا محلات جنتیوں کے درجات کے اعتبار سے اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔

﴿ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَاللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴾ (20:39)

''جولوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے ان کے لئے بلند عمارتیں (درجہ بدرجہ) منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 20)

مَسئله 98 جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ''وسیلہ'' ہے جس پر ہمارے پیارے رسول اکرم ﷺ رونق افروز ہوں گے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَسَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَ مَا الْوَسِيْلَةُ ؟ قَالَ ((أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب تم مجھ پر درود بھیجو تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے ''وسیلہ'' کی دعا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وسیلہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت میں اعلیٰ ترین درجہ ہے، جو صرف ایک آدمی کو حاصل ہوگا اور میں

❶ مسند احمد ، رقم الحديث 7588

امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 99 جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

مَسئلہ 100 جنت کے سب سے اوپر والے درجہ کا نام فردوس ہے، جس سے جنت کی چار نہریں جاری ہوتی ہیں۔

مَسئلہ 101 ہر مومن کو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سب سے اوپر والا درجہ ''فردوس'' مانگنا چاہئے۔

مَسئلہ 102 فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلٰهَا دَرَجَةً وَ مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَ مِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے، فردوس سے جنت کی چاروں نہریں (سیحان، جیحان، فرات اور نیل) جاری ہوتی ہیں۔ فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو فردوس کا ہی سوال کرو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 103 نچلے درجہ کے محلات والے جنتی اوپر والے درجات کے محلات کو دیکھ کر یوں محسوس کریں گے جیسے دور کوئی چمکتا ہوا ستارہ نظر آ رہا ہے۔

---

[1] ابواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة (6056/2)

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَ وْنَ أَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَھُمْ)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لاَ یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ ((بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ صَدَّقُوْا الْمُرْسَلِیْنَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے (تو ایسا محسوس کریں گے) جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اس بلند مقام پر انبیاء کے علاوہ اور کون پہنچے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیوں نہیں (پہنچے گا) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ ان درجوں میں ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 104 جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَۃُ عَامٍ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال (کی مسافت) کا فرق ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 105 اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والے چمکدار ستاروں کی طرح نظر آئیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ الْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰہِ لَتَرٰی

---

1. کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب ترائی اهل الجنة اهل الغرف کما ......
2. ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة (2054/2)

غُرَفُهُمْ فِي الْجَنَّةِ كَالْكَوْكَبِ الطَّالِعِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ فَيُقَالُ مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر جنت میں تمہیں اس طرح نظر آئیں گے جیسے مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والا ستارہ! لوگ پوچھیں گے ''یہ کون ہیں؟'' انہیں بتایا جائے گا ''یہ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 106 ''سَابِقُوْن'' کے لئے سونے کے دو باغ اور ''أَصْحَابُ الْيَمِيْن'' کے لئے چاندی کے دو باغ ہوں گے

عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِيْنَ وَ جَنَّتَانِ مِنْ وَرِقٍ لِأَصْحَابِ الْيَمِيْنِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ (اشعری) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سابقون کے لئے سونے کے دو باغ اور اصحاب الیمین کے لئے چاندی کے دو باغ ہیں۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''سَابِقُوْن'' سے مراد ایمان لانے میں پہل کرنے والے اور أَصْحَابُ الْيَمِيْن سے مراد تمام نیکوکار لوگ ہیں۔ سابقون ، اصحاب الیمین سے افضل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

***

❶ کتاب اهل الجنة ، باب منازل المتحابين في الله تعالیٰ

❷ النهاية لابن كثير ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 346

قُصُــــوْرُ الْجَنَّـــــةِ

جنت کے محلات

مَسئلہ 107 جنت کے محلات ہر چھوٹی بڑی غلاظت اور گندگی سے پاک اور صاف ہوں گے۔

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (72:9)

''مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 72)

مَسئلہ 108 جنت کے محلات میں تمام برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے۔

مَسئلہ 109 جنتیوں کے محلات میں ہر وقت عود جلتی رہے گی جس کی خوشبو سے ان کے محلات معطر رہیں گے۔

مَسئلہ 110 جنتیوں کے پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

مَسئلہ 111 جنت میں تھوک، ناک اور رفع حاجت وغیرہ نہیں ہوں گے۔

مَسئلہ 112 تمام جنتی باہم شیر وشکر ہوں گے کسی کے دل میں دوسرے کے خلاف کوئی حسد یا بغض نہیں ہوگا۔

مَسئلہ 113 اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کریں گے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لاَ يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَ لاَ يَمْتَخِطُوْنَ وَ لاَ يَتَغَوَّطُوْنَ ، آنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَ مَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ ، يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَ لاَ تَبَاغُضَ ، قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ’’جنت میں سب سے پہلے (مردوں اور عورتوں کا) جو گروہ داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے انہیں تھوک نہیں آئے گی نہ ناک اور نہ رفع حاجت کی ضرورت محسوس کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے ، کنگھیاں (تک) سونے اور چاندی کی ہوں گے ، انگیٹھیوں سے عود کی خوشبو نکل رہی ہوگی ، جنتیوں کے پسینے سے مشک کی خوشبو آئے گی ، ہر جنتی کے پاس دو بیویاں ایسی ہوں گی جن کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا گوشت اندر سے دکھائی دے گا جنتی لوگوں میں باہمی اختلاف نہیں ہوں گے نہ ہی بغض ہوگا بلکہ یک جان ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 114 جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں۔

مَسئلہ 115 جنت کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی زعفران کی ہے۔

مَسئلہ 116 جنت میں موت نہیں آئے گی جنتی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

مَسئلہ 117 جنت میں بڑھاپا نہیں آئے گا بلکہ وہ ہمیشہ جوان رہیں گے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ ((مِنَ الْمَاءِ)) قُلْنَا اَلْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا ؟ قَالَ ((لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ مِلاَطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَ تُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ لاَ يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لاَ يَمُوْتُ

---

❶ كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

وَ لاَ تَبْلٰی ثِیَابُھُمْ وَ لاَ یَفْنٰی شَبَابُھُمْ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پانی سے۔'' ہم نے عرض کیا ''جنت کس چیز سے بنی ہوئی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والا مسک ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا، ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا، جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 118 جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے۔

مَسئلہ 119 جنت عدن کے محلات کی ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک اینٹ سرخ یاقوت کی، ایک اینٹ سبز زمرد کی ہے، اس کی مٹی مسک کی ہے، اس کے سنگریزے لؤلؤ کے اور اس کی گھاس زعفران کی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((خَلَقَ اللّٰہُ جَنَّۃَ عَدْنٍ بِیَدِہٖ لَبِنَۃً مِنْ دُرَّۃٍ بَیْضَاءَ وَ لَبِنَۃً مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ وَلَبِنَۃً مِنْ زَبَرْجَدَۃٍ خَضْرَاءَ مِلاَطُھَا الْمِسْکُ وَ حَصْبَاؤُھَا اللُّؤْلُؤُ ، حَشِیْشُھَا الزَّعْفَرَانُ ثُمَّ قَالَ لَھَا اِنْطِقِیْ فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَ عِزَّتِیْ وَجَلاَلِیْ لاَ یُجَاوِرُنِیْ فِیْکِ بَخِیْلٌ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ﴿ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾)) رَوَاہُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا[2] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے جس کی ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک سرخ یاقوت کی، ایک سبز زمرد کی ہے۔ اس کی مٹی مسک کی ہے اس کے سنگریزے لؤلؤ کے ہیں، اس کا گھاس زعفران کا ہے (جنت کی تعمیر کے بعد) اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا ''کچھ کہہ'' جنت نے کہا ''فلاح پاگئے ایماندار لوگ۔'' پھر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ''میرے

---

1. ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة الجنة و نعیمها (2050/2)
2. النهاية لابن كثير ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 352
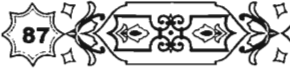
جلال اور عزت کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "جو لوگ نفس کی بخیلی سے بچا لئے گئے وہ فلاح پا گئے۔" اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث میں بخیل سے مراد زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگ ہیں۔

مسئلہ 120 بعض محلات میں سونے کے باغات ہوں گے جن کی ہر چیز سونے کی ہو گی بعض محلات میں چاندی کے باغ ہوں گے جن کی ہر چیز چاندی کی ہو گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَ مَا فِيْهِمَا وَ جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَ مَا فِيْهِمَا وَ مَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن قیس اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "(جنت میں جنتیوں کے لئے) دو باغ چاندی کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہو گی اور دو باغ سونے کے ہوں گے (یعنی) اس کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہو گی لوگوں کے لئے جنت عدن (جنت کا نام ہے) میں اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے گی سوائے اس کی کبریائی کی چادر کے جو اس کے چہرہ مبارک پر ہو گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 121 جنت کے محلات میں بڑے بڑے گنبد، خوبصورت سفید موتیوں سے تعمیر کئے گئے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ الْاَسْرَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَ اِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا جس میں گنبد سفید موتیوں کے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مسک کی ہے ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب الایمان ، باب اثبات رؤیة المؤمنین فی الجنة ربهم سبحانه و تعالیٰ
2. کتاب الایمان ، باب الاسراء برسول الله ﷺ الی السموت

خِيَـــامُ الْـجَنَّـــةِ

جنت کے خیمے

مَسئلہ 122 ہر جنتی کے محل میں خوبصورت خیمے ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

﴿ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِيَامِ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○﴾ (55:72-73)

''اہل جنت کے لئے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 72-73)

مَسئلہ 123 جنت کا ہر خیمہ (60) میل چوڑے خوبصورت موتی کو اندر سے تراش کر بنایا گیا ہوگا۔

مَسئلہ 124 ان خیموں میں اہل جنت کی بیویاں ہوں گی جو ان کی آمد کی ہر آن منتظر رہیں گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِى الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مَجُوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلاً فِىْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن قیس اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

[1] کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب فی صفة خيام الجنة و ما ......

”جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہو گی اس خیمہ کے ہر کونے میں (مومن کی) بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے (محل کے) لوگ (دوری اور وسعت کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکیں گے مومن آدمی ان (بیویوں) کے درمیان چکر لگاتا رہے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

سُـــوْقُ الْـجَنَّـــةِ

جنت کا بازار

مَسئلہ 125 جنت میں ہر جمعہ کے روز بازار لگا کرے گا۔

مَسئلہ 126 جمعہ بازار میں شریک ہونے والے جنتیوں کا حسن پہلے سے دوبالا ہوجائے گا۔

مَسئلہ 127 عورتیں جمعہ بازار میں شریک نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے ہی ان کے حسن و جمال میں اضافہ فرما دے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَ ثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّ جَمَالاً فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِيْهِمْ وَ قَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّ جَمَالاً فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ : وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالاً ، فَيَقُوْلُوْنَ وَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ ، لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حَسْنًا وَّ جَمَالاً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گرد و غبار (مشک اور زعفران پر مشتمل ہوگا جب وہ) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوجائے گا جب وہ پلٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو چکا ہوگا، بیویاں اپنے مردوں سے کہیں گی واللہ! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ ہیں گے واللہ! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب فی سوق الجنة و ما ......

أَشْجَارُ الْجَنَّةِ

جنت کے درخت

مَسئلہ 128 جنت میں ہر طرح کے پھل دار درخت ہوں گے لیکن کھجور، انار اور انگور کے درخت بکثرت ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

﴿ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ﴾(55:68-69)

''دونوں باغوں میں (ہر قسم کے) پھل ہیں (خاص طور پر) کھجور اور انار کے، پھر اے جن وانس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 68-69)

﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَ اَعْنَابًا ۝ ﴾(78:32-33)

''بے شک متقی لوگ ہی (آخرت میں) کامیاب ہوں گے جہاں ان کے لئے باغات اور انگور ہوں گے۔'' (سورہ نباء، آیت نمبر 32-33)

مَسئلہ 129 جنت کے درخت کانٹوں کے بغیر ہوں گے۔

مَسئلہ 130 کیلا اور بیری جنت کے درخت ہیں۔

مَسئلہ 131 جنت میں درختوں کے سائے بہت طویل ہوں گے۔

﴿ وَ أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ ﴾(56:27-32)

''اور داہنے ہاتھ والے، داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا، بے کانٹے کی بیریوں میں ہوں گے، کیلے تہ بہ تہ، لمبے سائے، بہتا ہوا پانی اور بکثرت پھل۔'' (سورہ واقعہ، آیت 27-32)

مَسئلہ 132 جنت کے درخت اس قدر سرسبز وشاداب ہوں گے کہ ان کی رنگت سبز

سیاہی مائل ہوگی۔

مَسئلہ 133 جنت کے درخت ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے۔

﴿ مُدْهَآمَّتَانِ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ﴾(55:64-65)

”(جنت کے باغ) گھنے سیاہی مائل سرسبز ہیں۔ پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟“ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 64-65)

مَسئلہ 134 جنت کے درختوں کی شاخیں ہری بھری لمبی اور گھنی ہوں گی۔

﴿ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ﴾(55:48-49)

”جنت کے باغوں (کے درختوں) کی ٹہنیاں لمبی اور ہری بھری ہوں گی، پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 48-49)

مَسئلہ 135 جنت کے ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ گھوڑ سوار سو برس تک مسلسل چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّ اقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿ وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴾ وَ لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سوار سو برس تک چلتا رہے (تب بھی ختم نہ ہو) اگر (قرآن سے سمجھنا) چاہو تو (سورہ واقعہ کی آیت 30) وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (اور لمبا سایہ) پڑھ لو اور جنت میں کسی شخص کی کمان رکھنے کے برابر جگہ (دنیا کی) ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 136 جنت میں تمام درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ

---

[1] كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة......

ذَھَبٍ)) رَوَاهُ التِّرمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 بعض کھجوروں کا تنا سبز زمرد کا ہوگا اور اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سرخ سونے کی ہوں گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ نَخلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا زُمُرُّدٌ أَخضَرُ وَ كَرَبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَ سَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَ حُلَلُهُمْ وَ ثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ اَوِ الدِّلَاۃِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبَدِ لَيسَ لَهُ عَجَمٌ .رَوَاهُ فِی شَرحِ السُّنَّةِ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جنت کی کھجور کا تنا سبز زمرد کا ہوگا اس کی ٹہنی کی جڑ سرخ سونے کی ہوگی اور اس کی شاخ سے اہل جنت کی پوشاک تیار کی جائے گی ان کے لباس اور جبے بھی اسی سے بنائے جائیں گے کھجور کا پھل مٹکے یا ڈول کے برابر ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں سختی بالکل نہیں ہوگی۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مسئلہ 138 جنت میں چار بہترین درخت لگانے والی تسبیح یہ ہے۔

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِیْ تَغْرِسُ؟)) قُلْتُ غِرَاسًا لِّیْ ، قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَّكَ مِنْ هٰذَا؟)) قَالَ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک درخت لگا رہے تھے کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، پوچھا ''اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! کس کے لئے درخت لگا رہے ہو؟'' میں

❶ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة شجر الجنة (2049/2)
❷ كتاب الفتن ، باب صفة الجنة و اهلها
❸ ابواب الادب ، باب فضل التسبيح

نے عرض کیا ''اپنے لئے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تجھے اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''کیوں نہیں، یارسول اللہ ﷺ! (ضرور بتائیں)'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے)، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (تعریف صرف اللہ کے لئے ہے) وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اور اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں) وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اور اللہ سب سے بڑا ہے) یہ کہنے پر ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 139 جنت میں کھجور کا درخت لگانے والا کلمہ درج ذیل ہے:

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ [عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے] کہا تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 140 طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔

مَسْئلہ 141 طوبیٰ درخت کے پھلوں کے خوشوں سے اہل جنت کے کپڑے تیار ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((طُوْبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ' مَسِيْرَتُهَا مِائَةَ عَامٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، اہل جنت کے کپڑے اسی کے خوشے سے تیار کئے جائیں گے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 142 زیتون جنت کا درخت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 410 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

---

[1] صحيح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2757

[2] سلسله احاديث الصحيحه ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 1958

أَثْمَارُ الْجَنَّةِ

جنت کے پھل

[نَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّطْعِمُنَا مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ]

مسئلہ 143 جنت کے پھل اہل جنت کے لئے وافر مقدار میں موجود ہوں گے۔

مسئلہ 144 جنت میں ہر موسم کا پھل، ہر وقت میسر ہوگا۔

مسئلہ 145 جنت کے پھل حاصل کرنے کے لئے کسی سے اجازت نہیں لینی پڑے گی۔

مسئلہ 146 جنت کے پھلوں کا ذخیرہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

مسئلہ 147 جنت کے پھل گلنے سڑنے سے محفوظ ہوں گے۔

مسئلہ 148 کیلا اور بیر جنت کے پھل ہیں۔

﴿ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ○﴾ (56:27-33)

”اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا وہ بے خار بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور دور تک پھیلی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں میں مزے کریں گے۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 27-33)

﴿ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ﴾ (13:35)

”جنت میں پھل سدا بہار اور اس کا سایہ لازوال ہوگا یہ انعام ہے متقی لوگوں کا۔“ (سورہ رعد، آیت نمبر 35)

مَسئلہ 149 جنت میں ہر جنتی کے من پسند تمام پھل موجود ہوں گے۔

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ○ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾(77:41-44)

''متقی لوگ (جنت کے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور جو پھل وہ چاہیں گے (ان کے لئے حاضر کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کھاؤ اور پیو مزے سے، ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے، نیک لوگوں کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔'' (سورہ مرسلات، آیت نمبر 41-44)

مَسئلہ 150 جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کی پہنچ میں ہوں گے، کھڑے، بیٹھے، چلتے پھرتے، جب چاہیں گے، توڑ سکیں گے۔

﴿ وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○﴾(76:14)

''اور جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی اور اس کے پھل ہر وقت ان کی پہنچ میں ہوں گے۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 14)

مَسئلہ 151 جنت کی کھجور مٹکے کے برابر ہوگی جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 137 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 152 جنت کے پھل کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہے کہ اگر دنیا میں آجاتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قیامت تک اسے ختم نہ کر سکتی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ ، فَقَالَ ((اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّ لَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کسوف کی حدیث میں روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

❶ كتاب صلاة الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ في ساعة الكسوف من امر الجنة والنار
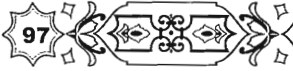
رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ کو (دوران نماز) دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز لی ہے پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ (وہ چیز لینے سے) رک گئے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے جنت دیکھی اور اس کے ایک خوشہ کو لینا چاہا، اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے کھاتے رہتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 153 جنت کے پھلوں کا ایک خوشہ اگر دنیا میں آ جائے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے پر بھی ختم نہ ہو۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنِّیْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَ مَا فِیْهَا مِنَ الزُّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ لَاٰتِیَکُمْ بِهٖ فَحِیْلَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ وَ لَوْ اٰتَیْتُکُمْ بِهٖ لَاَکَلَ مِنْهُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یَنْقُصُوْنَهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں لائی گئیں، پھل، پھول اور سرسبز و شادابی، میں نے اس سے تمہارے لئے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا، اگر میں وہ خوشہ تمہارے لئے لے آتا تو زمین اور آسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لئے کھاتی (لیکن ختم نہ کر پاتی)'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایسی احادیث کم از کم مسلمانوں کے لئے تو بالکل باعثِ تعجب نہیں ہیں جو اپنی آنکھوں سے گزشتہ چھ ہزار سال سے مسلسل زمزم کے کنویں کو بہتا دیکھ رہے ہیں جس سے ساری دنیا کے اہل ایمان سال بھر مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ رمضان المبارک اور حج کے دوران تو ہر شخص کھلی آنکھوں سے اس ''نعمت'' کا نظارہ کرتا ہے لوگ نہ صرف جی بھر کر استعمال کرتے ہیں بلکہ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں کو واپس جاتے ہوئے بلا روک ٹوک جتنا چاہتے ہیں ساتھ لے جاتے ہیں لیکن نہ تو پانی میں کبھی کمی آئی ہے نہ ختم ہوا ہے اور قیامت تک یہ پانی یونہی استعمال ہوتا رہے گا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

مَسئلہ 154 کھجور، انار جنت کے پھل ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 128 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 155 انجیر جنت کا پھل ہے۔

[1] النهاية لابن كثير (367/2)

مسئلہ 156 جنت کے تمام پھل بغیر گٹھلی کے ہوں گے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اُهْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ طَبقٌ مِنْ تِیْنٍ فَقَالَ ((كُلُوْا)) وَ أَكَلَ مِنْهُ وَ قَالَ ((لَوْ قُلْتُ اَنَّ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ هٰذِهٖ لِاَنَّ فَاكِهَةَ الْجَنَّةِ بِلَا عَجَمٍ ، فَكُلُوْا مِنْهَا فَاِنَّهَا تَقْطَعُ الْبَوَاسِيْرَ وَ تَنْفَعُ مِنَ النُّقْرَسِ)) ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِی الطِّبِّ النَّبَوِیِّ ❶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں انجیر کا تھال پیش کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کھاؤ۔'' خود بھی اس سے انجیر کھائی اور فرمایا ''اگر میں کسی پھل کے بارے میں کہوں کہ یہ جنت سے نازل ہوا ہے تو یہی وہ پھل ہے کیونکہ جنت کے پھل گٹھلی کے بغیر ہوں گے پس کھاؤ، انجیر بواسیر کو ختم کرتی ہے اور گنٹھیا کے لئے مفید ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے طب نبوی میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ 157 جنتی جب کسی درخت کا پھل توڑیں گے تو اس کی جگہ فوراً نیا پھل لگ جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَزَعَ ثَمْرَةً مِنَ الْجَنَّةِ عَادَتْ مَكَانَهَا اُخْرٰی)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❶ الطب النبوی ، رقم الصفحہ 318
❷ مجمع الزوائد (41410)

أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

جنت کی نہریں

مَسئلہ 158 جنت میں میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ، لذیذ شراب اور شفاف شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔

مَسئلہ 159 جنت کی نہروں کے مشروبات کا رنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہے گا۔

﴿ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ○﴾ (15:47)

''متقین لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں میٹھے پانی کی نہریں بہہ رہی ہے، ایسے دودھ کی نہریں جس کے ذائقے میں ذرا فرق نہ آیا ہو، ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر 15)

مَسئلہ 160 سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہریں ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَیْحَانُ وَ جَیْحَانُ وَ الْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہروں میں سے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 161 کوثر جنت کی نہر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

[1] کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب ما فی الدنیا من انهار الجنة

مَسئلہ 162 نہر کوثر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہدیہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْکَوْثَرُ ؟ قَالَ ((ذَاکَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ)) قَالَ عُمَرُ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا ''کوثر کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ ایک نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے (اڑتے ہیں) جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''وہ پرندے تو خوب مزے میں ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ان پرندوں کو کھانے والے زیادہ مزے میں ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو باب ''نہر کوثر''

مَسئلہ 163 اہل جنت حسبِ خواہش جنت کی نہروں میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکال کر اپنے اپنے محلات میں لے جا سکیں گے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَ بَحْرَ الْعَسَلِ وَ بَحْرَ اللَّبَنِ وَ بَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

(صحيح)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی (جو جنتیوں کے محلات میں جائیں گی۔)'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

[1] ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة طير الجنة

[2] ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة انهار الجنة (2078/2)

مسئلہ 164 جنت کی ایک نہر کا نام ''نہر حیات'' ہے جس کا پانی جہنم سے نکلنے والوں پر ڈالا جائے گا تو وہ دوبارہ بیج کی طرح اُگ آئیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((یُدْخِلُ اللّٰہُ أَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ یُدْخِلُ مَنْ یَشَآءُ بِرَحْمَتِہٖ وَ یُدْخِلُ أَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَأَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوْا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَاۃِ اَوِ الْحَیَاءِ فَیَنْبُتُوْنَ فِیْہِ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ اِلٰی جَانِبِ السَّیْلِ أَلَمْ تَرَوْھَا کَیْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس جس کو چاہے گا جنت میں داخل فرمادے گا اور آگ والوں کو آگ میں داخل فرمادے گا پھر (جتنی مدت بعد چاہے گا) ارشاد فرمائے گا ''دیکھو! جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کو آگ سے نکال لو چنانچہ وہ لوگ اس حال میں نکلیں گے کہ ان کے جسم کوئلے کی طرح جلے ہوئے ہوں گے تب وہ نہر حیات یا نہر حیا میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوگ اسی طرح اُگ پڑیں گے (یعنی بالکل صحیح سالم ہو جائیں گے) جس طرح بیج سیلاب میں (فوراً) اُگتا ہے کبھی تم نے دیکھا نہیں وہ بیج کیسا زرد لپٹا ہوا اُگتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

[1] کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعۃ و اخراج الموحدین من النار

عُیُــونِ الْـجَنَّــةِ

جنت کے چشمے

مَسئلہ 165 جنت کے ایک چشمہ کا نام ''سلسبیل'' ہے جس سے سونٹھ (زنجبیل) کی آمیزش والی شراب برآمد ہوگی۔

﴿ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○ وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○﴾ (18-15:76)

''اہل جنت کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جارہے ہوں گے شیشے بھی چاندی کی طرح (چمکدار) ہوں گے۔ ان پیالوں کو (خدام) ٹھیک اندازے کے مطابق بھریں گے اہل جنت کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام ''سلسبیل'' ہے۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 15-18)

مَسئلہ 166 جنت کے ایک چشمہ کا نام ''کافور'' ہے جس کی شراب سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ○﴾ (6-5:76)

''نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی یہ (کافور) ایک بہتا ہوا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے (خوب پانی) پئیں گے اور جہاں کہیں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 5-6)

مسئلہ 167 جنت کے ایک چشمہ کا نام ''تسنیم'' ہے جس کا خالص پانی صرف اللہ کے مقرب لوگوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔

مسئلہ 168 ابرار لوگوں کو (جو درجہ میں مقرب لوگوں سے کم ہوں گے) عمدہ شراب میں تسنیم کا پانی ملا کر پینے کو دیا جائے گا۔

﴿ اِنَّ الْاَبْـرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ○ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ○ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ○ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ○ خِتٰمُهٗ مِسْکٌ وَ فِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ○ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ○ ﴾ (83:22-28)

''بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تروتازگی محسوس کرو گے ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس (شراب) کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں اس نفیس اور عمدہ شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی تسنیم ایک چشمہ ہے جس (کا خالص پانی) مقرب لوگ پئیں گے۔'' (سورہ مطففین، آیت نمبر 22-28)

مسئلہ 169 بعض چشموں سے سفید چمکدار اور لذیذ شراب برآمد ہوگی۔

﴿ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاکِهُ وَ هُمْ مُّکْرَمُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ○ ﴾ (37:41-47)

''اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہے ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے سفید (چمکتی ہوئی) شراب جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی نہ اس سے سر چکرائے گا نہ عقل میں فتور آئے گا۔'' (سورہ صافات، آیت نمبر 41-47)

مَسئلہ 170 بعض چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے۔

﴿ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○﴾ (67-66:55)

''ان دو باغوں میں دو چشمے ایسے ہوں گے جن میں پانی جوش سے ابل رہا ہوگا، پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 67-66)

مَسئلہ 171 اہل جنت کے قلب و نظر کی تسکین کے لئے ہر دم رواں دواں پانی کے خوبصورت چشمے اور آبشاریں بھی جنت میں ہوں گی۔

﴿ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ○﴾ (12:88)

''جنت میں رواں دواں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔'' (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 12)

﴿ وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ○ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ○﴾ (31-30:56)

''(جنت میں) دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور گرتا ہوا پانی بھی ہوگا۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 30-31)

مَسئلہ 172 مذکورہ چشموں کے علاوہ اہل جنت کی خاطر مدارت کے لئے جا بجا مختلف چشمے ہوں گے۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ آمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ○﴾ (52-51:46)

''بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں کے درمیان۔'' (سورہ دخان، آیت نمبر 51-52)

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ○ وَ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ○﴾ (42-42:77)

''بے شک متقی لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور من پسند میوے ان کے لئے حاضر ہوں گے۔'' (سورہ مرسلات، آیت نمبر 41-42)

❑❑❑

نَهْرُ الْكَوْثَرِ

نہر کوثر

[سقانا اللّٰہ تعالیٰ منہ بمنّہ و کرمہ]

مَسئلہ 173 نہر کوثر جنت کی سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ نہر ہے۔

مَسئلہ 174 نہر کوثر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہدیہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا أَنَا أَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ ؟)) قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَ رَبُّكَ ((فَإِذَا طِيْبُهُ أَوْ طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب (معراج کے موقع پر) میرا گزر جنت سے ہوا تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جنہیں اندر سے تراش کر بنایا گیا ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا ”یہ کیا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ ﷺ کو آپ کے رب نے عطا فرمائی ہے۔“ (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک کی سی تھی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 175 نہر کوثر کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَّ مَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ مَاءُهُ

---

[1] كتاب الرقاق ، باب في الحوض

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ اَبْیَضُ مِنَ الثَّلْجِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 176 نہر کوثر میں اونٹوں کی گردنوں والی چڑیاں ہوں گی جن کے گوشت سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 162 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

◎ یاد رہے حوض کوثر اور نہر کوثر دو الگ الگ چیزیں ہیں ۔ نہر کوثر جنت کے اندر ہوگی جبکہ حوض کوثر جنت سے باہر میدان حشر میں ہوگا، جہاں رسول اکرم ﷺ اپنے منبر پر تشریف فرما ہوں گے اور اپنے دست مبارک سے اہل ایمان کی پیاس بجھائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب! اب کوثر کی نسبت سے ہم نے حوض سے متعلق احادیث بھی باب ہذا میں شامل کر دی ہیں۔

◎◎◎

اَلْحَوْضُ الْکَوْثَرُ

حوض کوثر

مَسئلہ 177 حوض کوثر پر پانی پلانے والے خود رسول اکرم ﷺ ہوں گے۔

مَسئلہ 178 اہل یمن کی خاطر رسول اللہ ﷺ دوسرے لوگوں کو حوض سے ہٹا دیں گے۔

مَسئلہ 179 حوض کوثر کی اک سمت اتنی طویل ہوگی جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (تقریباً ایک ہزار کلومیٹر)

مَسئلہ 180 حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنِّیْ لَبِعُقْرِ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْیَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَایَ حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ ((مِنْ مَقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ)) وَ سُئِلَ

❶ ابواب التفسیر ، باب تفسیر سورة الکوثر (2677/3)

عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''حوض کوثر کے کنارے پر میں اہل یمن کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنی چھڑی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ حوض کا پانی اہل یمن کی طرف بہہ نکلے گا (اور وہ خوب سیر ہو کر پیئیں گے)'' آپ سے عرض کیا گیا ''حوض کا عرض کتنا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مدینہ سے لے کر عمان تک۔'' پھر حوض کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا ''وہ کیسا ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''میرے حوض میں جنت کے دو پرنالوں سے پانی آئے گا ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا ہوگا دوسرا چاندی کا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① عمان، اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ② دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر کی چاروں سمتیں برابر ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''حوض کی چوڑائی، اس کی لمبائی کے برابر ہے۔'' (ترمذی)

مسئلہ 181 حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہوگی۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ''حوض کوثر پر تم سونے اور چاندی کے جام آسمان کے تاروں کے برابر دیکھو گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 رسول اکرم ﷺ کا منبر قیامت کے روز حوض کوثر پر رکھا جائے گا جس پر بیٹھ کر آپ ﷺ اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ

❶ كتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبينا ﷺ
❷ كتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبينا ﷺ

الْجَنَّةِ وَ مِنبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے حجرہ مبارک اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر رکھا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 جس نے ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لیا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَا وَ أَذْرُحَ فِيهِ أَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(جنت میں) تمہارے سامنے حوض ہوگا جس کی ایک سمت جرباء سے لے کر اذرح (شام کے دو شہروں کے نام ہیں) تک ہوگی جس پر آسمان کے تاروں کی طرح جام رکھے ہوں گے جو حوض پر آکر ایک دفعہ پانی پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 184 حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے اور سیراب ہونے والے مہاجر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے) فقراء ہوں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَنَّ اَوَّلَ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا اَلدَّنَسُ ثِيَابًا اَلَّذِيْنَ لاَ يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَ لاَ يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے حوض پر سب سے پہلے جو

❶ کتاب الرقاق ، باب فی الحوض

❷ کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

❸ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (1989/2)

لوگ آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑے، ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لئے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 185 ہر نبی کو قیامت کے دن حوض دیا جائے گا جس سے اس کے امتی آ کر پانی پئیں گے۔

مَسئلہ 186 رسول اکرم ﷺ کے حوض پر آنے والوں کی تعداد باقی انبیاء کے مقابلے میں زیادہ ہوگی

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَ اِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَ اِنِّيْ أَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 187 رسول اکرم ﷺ اپنی امت کے لئے حوض کوثر پر میر سامان ہوں گے۔

مَسئلہ 188 بدعتی لوگ آپ ﷺ کے حوض کوثر سے محروم واپس پلٹیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ لَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لاَ تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں حوض پر تمہارا میر سامان ہوں گا تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا

[1] ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (1988/2)
[2] كتاب الرقاق ، باب فی الحوض

اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، جواب میں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے، انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کردیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 189 کافر حوض کوثر پر آ کر پانی پینا چاہیں گے لیکن رسول اکرم ﷺ انہیں دور ہٹا دیں گے۔

مَسئلہ 190 رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو وضو کے سبب چمکتی ہوئی پیشانی اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں سے پہچانیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَ ذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَزُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ حَوْضِهٖ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَعْرِفُنَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں حوض سے (غیر مسلموں کو) اسی طرح ہٹا دوں گا جس طرح اونٹوں کا مالک دوسرے اونٹوں کو (استھان سے) ہٹا دیتا ہے۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں! تم میرے پاس آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ، پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی یہ صفت تمہارے علاوہ کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الزهد ، باب ذكر الحوض (3471/2)

طَعَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَرَابُهُمْ

اہل جنت کا کھانا پینا

[نَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْهَا مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ]

مَسْئلہ 191 جنتیوں کی جنت میں سب سے پہلی مہمانی مچھلی سے کی جائے گی اور دوسرا کھانا جنتی بیل کے گوشت سے کھلایا جائے گا۔

مَسْئلہ 192 جنتیوں کو سب سے پہلا مشروب ''سلسبیل'' نامی چشمہ سے پلایا جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ ، فَقَالَ أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ)) قَالَ : فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً قَالَ ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ)) قَالَ الْيَهُوْدِيُّ : فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ ((زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ)) قَالَ : فَمَا غِذَاءُ هُمْ عَلٰى اِثْرِهَا ؟ قَالَ ((يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا)) قَالَ : فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ ((مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلاً)) قَالَ : صَدَقْتَ ...... الخ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا، اتنے میں یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور پوچھنے لگا ''جس روز زمین و آسمان ادل بدل کئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے۔'' پھر یہودی عالم نے پوچھا ''پل صراط کو سب سے پہلے کون لوگ عبور

[1] کتاب الحیض ، بابن منی الرجل والمراة

کریں گے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تنگدست مہاجرین (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) ''یہودی عالم نے پوچھا''جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے ان کی خدمت میں کون سا تحفہ پیش کیا جائے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''مچھلی کے جگر کا گوشت''یہودی نے پھر پوچھا''اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''جنتیوں کے لئے جنت میں چرنے والا بیل ذبح کیا جائے گا (جس کا گوشت انہیں کھلایا جائے گا)'' یہودی نے پوچھا''کھانے کے بعد پینے کے لئے جنتیوں کو کیا دیا جائے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''سلسبیل چشمہ کا پانی۔''یہودی عالم نے کہا''آپ نے سچ فرمایا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 193 ہماری موجودہ زمین، اہل جنت کی روٹی ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''قیامت کے روز یہ زمین ایک روٹی کی شکل میں ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ میں اسی طرح الٹ پلٹ فرمائے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی کو (ہاتھوں میں) الٹ پلٹ کرتا ہے اور وہ روٹی اہل جنت کی میزبانی ہوگی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 194 جنت کا اعلیٰ ترین مشروب''تسنیم''صرف اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

مَسئلہ 195 جنت کی خالص اور صاف وشفاف شراب''رحیق''سے تمام جنتی لطف اندوز ہوں گے۔

---

❶ مشکوۃ المصابیح ، کتاب الفتن ، باب الحشر ، الفصل الاول

مَسئلہ 196 اہل جنت کی خدمت میں ''رحیق'' کے سر بند ساغر پیش کئے جائیں گے۔

مَسئلہ 197 رحیق پینے کے بعد جنتی، منہ میں مشک کا ذائقہ محسوس کریں گے۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 198 اہل جنت ''آب کوثر'' سے بھی نوازے جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 176 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 199 جنت میں سفید چمکدار شراب بھی اہل جنت کی تواضع کے لئے موجود ہوگی۔

مَسئلہ 200 جنت میں شراب پینے کے بعد ہوش وحواس اور عقل وخرد میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔

﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○﴾(37:45-47)

''شراب کے چشموں سے ساغر بھر کران کے درمیان پھرائے جائیں گے چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بھری ہوگی اس سے نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی۔'' (سورہ صافات، آیت نمبر 45-47)

﴿وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○﴾(76:15-16)

''اہل جنت کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے شیشہ بھی وہ ہوگا جو چاندی کی طرح (سفید اور چمکدار) ہوگا خدام نے انہیں ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 15-16)

مَسئلہ 201 اہل جنت کی خدمت میں ''شراب طہور'' کے جام پیش کئے جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 219 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 202 اہل جنت کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 165 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 203 اہل جنت کی خدمت میں ایسی شراب کے ساغر بھی پیش کئے جائیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 166 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 204 اہل جنت کے پینے کے لئے میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ، لذیذ شراب اور صاف وشفاف شہد کی نہریں بھی موجود ہوں گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 205 رواں دواں چشموں کے پانیوں سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

﴿فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝﴾ (12:88)

''جنت میں رواں دواں چشمے بہتے ہوں گے۔'' (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 12)

مسئلہ 206 جنت میں شراب پینے سے جنتیوں کا سر چکرائے گا نہ عقل میں فتور آئے گا۔

مسئلہ 207 اہل جنت کے پسندیدہ پھل حسب خواہش بکثرت ان کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ 208 من پسند پرندوں کا بھنا ہوا گوشت بھی لذتِ دہن کے لئے موجود ہوگا۔

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝﴾ (56:17-21)

''اہل جنت کی خدمت کے لئے ابدی لڑکے (ایک ہی عمر کے رہنے والے) صاف ستھری شراب

سے لبریز ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا اور وہ ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے جسے چاہیں چن لیں اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا گوشت چاہیں استعمال کریں۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 17-21)

مَسئلہ 209 اہل جنت کی میزبانی کے لئے تمام پھلوں کے علاوہ کھجور، انگور، انار، بیر اور انجیر کے پھل بکثرت موجود ہوں گے۔

وضاحت: ملاحظہ ہو کتاب ہذا کا باب ''جنت کے پھل۔''

مَسئلہ 210 حوض کوثر میں اڑنے والی چڑیوں کے گوشت سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 162 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 211 اہل جنت کی دعوتوں کا سلسلہ صبح و شام جاری رہے گا۔

﴿وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا○﴾ (62:19)

''اور جنتیوں کے لئے جنت میں صبح و شام رزق تیار ہوگا۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 62)

مَسئلہ 212 جنت میں ہر شخص کو سو آدمیوں کے برابر کھانے کی استطاعت دی جائے گی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِى الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجِمَاعِ جَاجَةُ اَحَدِهِمْ عِرْقٌ يَفِيْضُ مِنْ جِلْدِهٖ فَاِذَا بَطْنُهٗ قَدْ ضَمِرَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ [1]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اہل جنت میں سے ہر شخص کھانے پینے اور شہوت و جماع میں سو آدمیوں کے برابر طاقت دیا جائے گا اہل جنت کی رفع حاجت کی صورت یہ ہوگی کہ ان کے جسم سے پسینہ بہے گا اور پیٹ ویسے کا ویسا ہی ہو جائے گا (جیسا کہ کھانے سے قبل تھا)''

[1] صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، رقم الحديث 1623

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 213 اہل جنت کا کھانا پینا، ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 288 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 214 اہل جنت کو مشروبات و ماکولات سونے، چاندی اور سفید چمکدار شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔

﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○﴾ (43:71-73)

''اہل جنت کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز ان کے لئے وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی بناء پر ہوئے جو تم دنیا میں کرتے رہے تمہارے لئے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں، جنہیں تم کھاؤ گے۔'' (سورہ زخرف، آیت نمبر 71-73)

❊❊❊

لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ حُلِيِّهِمْ

اہل جنت کے لباس اور زیورات

[نَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ]

مسئلہ 215 اہل جنت باریک ریشم اور اطلس و دیبا کا سبز لباس پہنیں گے۔

مسئلہ 216 اہل جنت ہاتھوں میں سونے کے کنگن استعمال کریں گے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلاً ○ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ○﴾(18:30-31)

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسے نیک لوگوں کے اعمال ہم ضائع نہیں کریں گے ان کے لئے (آخرت میں) سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہت ہی اچھا ثواب اور بہت ہی اچھی قیام کی جگہ۔“ (سورہ کہف، آیت نمبر 30-31)

وضاحت : اطلس و دیبا دونوں اعلیٰ قسم کی ریشم کا کپڑا ہیں جن میں سونے اور چاندی کی تاریں بنی ہوتی ہیں۔

مسئلہ 217 خالص ریشمی کپڑوں کا لباس، خالص سونے کے زیورات، خالص موتیوں کے زیورات اور موتی جڑے سونے کے زیورات بھی اہل جنت استعمال کریں گے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○﴾(22:23)

’’بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کئے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔‘‘ (سورہ حج، آیت نمبر 23)

﴿ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُوءًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○﴾(33:35)

’’سدا بہار جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔‘‘ (سورہ فاطر، آیت نمبر 33)

مَسئلہ 218 اطلس اور دیبا کے علاوہ سندس اور استبرق کا لباس بھی اہل جنت پہنیں گے۔

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ○ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾(44:51-57)

’’بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں سندس اور استبرق کے لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے اہل جنت موت کا مزہ کبھی نہیں چکھیں گے بس دنیا میں جو موت آ چکی سو آ چکی اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچادے گا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔‘‘ (سورہ دخان، آیت نمبر 51-57)

مَسئلہ 219 اہل جنت چاندی کے زیورات بھی استعمال کریں گے۔

﴿وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ○ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَّ حُلُّوْآ

اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝﴾(76:19-21)

''اہل جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 19-21)

مسئلہ 220 اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 221 جنتی خواتین بیک وقت ستر ستر (70) جوڑے زیب تن کریں گی جو اس قدر عمدہ اور اعلیٰ ہوں گے کہ ان کے اندر سے ان کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 222 جنتی خواتین کا دوپٹہ قدر و قیمت میں دنیا جہان کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 223 کھجور کی ٹہنی کے ریشے سے اہل جنت کا لباس تیار کیا جائے گا جو کہ سرخ سونے کی ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 224 اہل جنت بہترین ریشم کے رومال استعمال کریں گے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷛ قَالَ : اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَفْضَلُ مِنْ

هٰذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگوں نے اس کی نفاست اور نرمی پر تعجب کا اظہار کیا تو رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے افضل ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 225 جہاں جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے اس جگہ تک جنتیوں کو زیور پہنایا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ ﷺ یَقُوْلُ ((تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ''(جنت میں) مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 226 جنتیوں کو پہنائے گئے ایک کنگن کی چمک کے سامنے سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَنَّ مَا یَقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے چمکا دے اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس

---

❶ كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

❷ كتاب الطهارة ، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء

❸ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة اهل الجنة (2061/2)
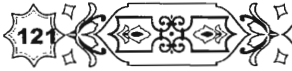
طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 227 جنتیوں کے زیورات میں استعمال ہونے والا ایک موتی دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ أَوَّلِ دُفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ يُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شہداء کی اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں ① شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اسے (شہادت کے وقت ہی) اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے ② عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے ③ (قیامت کے روز) بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے ④ اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہوگا ⑤ (جنت میں) اس کا نکاح موٹی آنکھوں والی 72 حوروں سے کیا جائے گا اور ⑥ وہ اپنے ستر اعزہ و اقارب کی سفارش کر سکے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

***

[1] صحیح جامع الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی رقم الحدیث 1358

مَجَالِسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَسَانِيْدُهِمْ

اہل جنت کی مجلسیں اور مسندیں

مسئلہ 228 اہل جنت نادر اور نفیس ریشم کے بستروں پر تکیے لگا کر اپنے اپنے محلات اور باغات میں جلوہ افروز ہوں گے۔

﴿مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○﴾(55-54:55)

''جنتی لوگ ایسے بستروں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور باغوں (کے درختوں) کی ڈالیاں جھکی پڑتی ہوں گی (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 54-55)

مسئلہ 229 جنتی لوگ قطار در قطار آمنے سامنے رکھے ہوئے خوبصورت تختوں پر رونق افروز ہوں گے۔

﴿ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○﴾(20:52)

''جنتی لوگ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔'' (سورہ طور، آیت نمبر 20)

مسئلہ 230 اہل جنت آمنے سامنے رکھے ہوئے تختوں پر مسند نشین ہو کر لذت بھرے ماکولات و مشروبات سے لطف اندوز ہوں گے۔

﴿ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاکِہُ وَ ھُمْ مُّکْرَمُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ بَیْضَآءَ لَذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ○ لَا فِیْھَا غَوْلٌ وَّ لَا ھُمْ عَنْھَا یُنْزَفُوْنَ ○﴾ (37:41-47)

’’اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہوگا ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمتوں بھرے باغات جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے، شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے ایسی چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بھری ہوگی نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا نہ اس سے ان کی عقل خراب ہوگی۔‘‘ (سورہ صافات، آیت نمبر 41-47)

مَسئلہ 231 مسندوں سے آراستہ سونے، چاندی اور جواہرات سے مرصع تختوں پر اہل جنت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ کر ساغر و مینا کا شوق فرمائیں گے۔

﴿ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ ○ مُّتَّکِئِیْنَ عَلَیْھَا مُتَقٰبِلِیْنَ ○ یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَکْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ وَ کَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ○﴾ (56:10-19)

’’مقرب لوگ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے پہلوں میں سے بہت اور پچھلوں میں سے کم ہوں گے۔ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے (جن کی عمر ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے گی) صاف ستھری شراب کے ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ تو ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔‘‘ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 10-19)

مَسئلہ 232 جنتیوں کے تخت سبز رنگ کے نادر اور قیمتی قالینوں سے آراستہ ہوں گے۔

﴿ مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُھَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○﴾ (55:54-55)

’’جنتی لوگ سبز قالینوں نادر اور نفیس فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے (اے جن وانس!) تم اپنے

رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے۔'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 54-55)

مسئلہ 233 بعض تخت بلندیوں پر ہوں گے جن پر جا بجا مخملی مسندیں نرم و نازک قالین خوبصورت گدے اور قیمتی گاؤ تکیے سجے ہوں گے، جنتی جہاں چاہیں گے مجلسیں قائم کریں گے۔

﴿ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ○ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ○ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ○ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ○ ﴾ (88:13-16)

''جنت میں بلند و بالا تخت ہوں گے (جہاں پینے کے لئے) ساغر رکھے ہوں گے۔ گاؤ تکیوں کی قطاریں ہوں گی، مسندیں اور قالین جا بجا بچھے ہوں گے۔'' (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 13-16)

مسئلہ 234 جنتی لوگ گھنے سایوں میں تختوں کے اوپر اپنی بیگمات کے ساتھ مزے کریں گے۔

﴿ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ○ ﴾ (36:55-56)

''آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہیں۔'' (سورہ یٰسین، آیت نمبر 55-56)

***

خُــــدَّامُ أَهْـلِ الْجَـنَّةِ

اہل جنت کے خادم

مَسئلہ 235 اہل جنت کے خدام ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی رہیں گے۔

مَسئلہ 236 اہل جنت کے خدام موتیوں کی طرح خوبصورت اور دلکش نظر آئیں گے۔

مَسئلہ 237 اہل جنت کے خدام اس قدر چاک و چوبند ہوں گے کہ چلتے پھرتے یوں نظر آئیں گے جیسے سمٹتے بکھرتے اور بکھرتے سمٹتے موتی ہیں۔

﴿وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُوءًا مَّنْثُوْرًا ○﴾(19:76)

''اہل جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 19)

مَسئلہ 238 اہل جنت کے خادم گرد و غبار سے محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح صاف ستھرے اور حسین و جمیل ہوں گے۔

﴿ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○﴾(24:52)

''اہل جنت کی خدمت کے لئے وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لئے مخصوص ہوں گے ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔'' (سورہ طور، آیت نمبر 24)

مَسئلہ 239 مشرکین کے فوت ہونے والے بعض نابالغ بچے اہل جنت کے خادم ہوں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذِرَارِي الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يَكُنْ
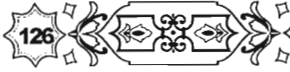
لَّهُمْ ذُنُوبٌ يُعَاقَبُونَ بِهَا فَيَدْخُلُونَ النَّارَ تَكُنْ لَهُمْ حَسَنَةٌ يُجَازَوْنَ بِهِمَا فَيَكُونُونَ مِنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ اَبُوْ نَعِيمٌ وَ اَبُوْ يَعْلٰى [1] (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انہیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے؟) ''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔'' اسے ابونعیم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

***

[1] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانى ، رقم الحديث 1468

نِسَـــاءُ الْجَنَّةِ

جنت کی عورتیں

مَسئلہ 240 جنتی خواتین تمام ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض، نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ، حسد، سوکناپا وغیرہ) سے پاک صاف ہوں گی۔

﴿وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ○﴾(2:25)

''اوران کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر25)

مَسئلہ 241 جنت میں داخل ہونے والی خواتین کو اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پیدا فرمائیں گے اور وہ کنواری حالت میں جنت میں داخل ہوں گی۔

مَسئلہ 242 جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ملاقات کے بعد بھی ہمیشہ کنواری حالت میں رہیں گی۔

مَسئلہ 243 جنتی خواتین اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مَسئلہ 244 جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والی ہوں گی۔

﴿ اِنَّـآ اَنْشَـاْنٰهُنَّ اِنْشَـآءً ○ فَـجَـعَـلْـنٰهُـنَّ اَبْكَـارًا○ عُـرُبًـا اَتْـرَابًـا ○ لِّـاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ○﴾(56:35-38)

''اہل جنت کی بیویوں کو ہم نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور (ان کی) ہم عمر، یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لئے ہوگا۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر35-38)

مسئلہ 245 جنتی خواتین حسن و جمال اور حسن سیرت دونوں اعتبار سے بے مثال ہوں گی۔

﴿ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○﴾ (55:70-71)

”جنت میں (اہل جنت کے لئے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی پس اے جن وانس !تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 70-71)

مسئلہ 246 جنت کی خوشیوں کی تکمیل خواتین کی رفاقت میں ہی ہوگی۔

﴿ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ أَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ○﴾ (43:70)

”داخل ہوجاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (جنت میں) تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔“ (سورہ زخرف، آیت نمبر 70)

مسئلہ 247 ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر جنت میں داخل ہونے والی خواتین، مقام اور مرتبہ کے اعتبار سے جنت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرْنِي نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمِ الْحُورُ الْعِينُ؟ قَالَ ((بَلْ نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَاذَا ؟ قَالَ ((بِصَلَاتِهِنَّ وَ صِيَامِهِنَّ وَ عِبَادَتِهِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! یہ فرمایئے کہ دنیا کی خاتون افضل ہے یا جنت کی حور؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دنیا کی خاتون کو جنت کی حور پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو ابرے (باہر والا کپڑا) کو استر (اندر والا کپڑا) پر حاصل ہوتی ہے۔“ میں نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ان کی نمازیں، روزے اور دوسری عبادتیں، جوانہوں نے اللہ عزوجل کے لئے کیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مجمع الزوائد، الجزء العاشر، رقم الصفحه 417-418

مَسئلہ 248 خاتون جنت اگر دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق سے لے کر مغرب تک ساری جگہ روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔

مَسئلہ 249 خاتون جنت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے قیمتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا وَ لَوْ اَنَّ امْرَأَۃً مِنْ نِسَاءِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَ تْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَ لَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَأْسِھَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں نکلنا پہلے پہر یا پچھلے پہر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لئے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کردے اور فضا کو خوشبو سے بھر دے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 250 جنت میں ہر جنتی کا نکاح دو عورتوں سے ہوگا جو بنتِ آدم سے ہوں گی۔

مَسئلہ 251 خاتون جنت بیک وقت ستر جوڑے پہنے ہوگی جو اس قدر عمدہ اور نفیس ہوں گے کہ ان کے اندر سے عورت کا جسم نظر آ رہا ہوگا۔

مَسئلہ 252 عورت بذات خود اس قدر حسین و جمیل ہوگی کہ اس کے جسم سے ہڈیوں کا گودا تک نظر آئے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ أَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَرَائِھَا)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

---

[1] کتاب الجهاد ، باب الحور العین و صفتهن

[2] ابواب الجنة ، باب ماجاء فی صفة الجنة

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز (مردوں اور عورتوں کا) سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے خوبصورت ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے، دونوں گروہوں کے مردوں کو دو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 253 جنت میں داخل ہونے والی خواتین اپنی مرضی اور پسند کے مطابق اپنے دنیاوی شوہروں کی بیویاں بنیں گی (بشرطیکہ وہ شوہر بھی جنتی ہوں) ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں کسی دوسرے جنتی سے بیاہ دیں گے۔

مسئلہ 254 جن خواتین کے دنیا میں (فوت ہونے کی صورت میں) دو یا تین یا اس سے زائد شوہر رہے ہوں ان خواتین کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کسی ایک کے ساتھ بیوی بن کر رہنے کا اختیار دیا جائے گا جسے وہ خود پسند کرے گی اس کے ساتھ رہے گی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَلْمَرْأَةُ مِنَّا تَتَزَوَّجُ الزَّوْجَيْنِ وَالثَّلاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ فَتَمُوْتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ يَدْخُلُوْنَ مَعَهَا مَنْ يَكُوْنُ زَوْجَهَا؟ قَالَ ((يَا أُمِّ سَلَمَةَ ! إِنَّهَا تَخَيَّرُ فَتَخْتَارُ أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ ! إِنَّ هٰذَا كَانَ أَحْسَنَهُمْ مَعِيَ خُلُقًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَزَوِّجْنِيْهِ يَا أُمِّ سَلَمَةَ ! ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے بعض عورتیں (دنیا میں) دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کرتی ہے اور مرنے کے بعد جنت میں داخل

[1] ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة الجنة (2057/2)

[2] النهاية لابن كثير ، في الفتن والملاحم ، الجزء الثاني ، رقم الصفحه 387

ہو جاتی ہے وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا مرد اس کا شوہر بنے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے ام سلمہ! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ (یقیناً) اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔ عورت اللہ تعالیٰ سے گزارش کرے گی ''اے میرے رب! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اخلاق سے پیش آیا لہٰذا اسے میرے ساتھ بیاہ دے۔'' اے ام سلمہ! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں پر سبقت لے گیا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ : اِمَّا تَفَاخَرُوْا وَ اِمَّا تَذَاكَرُوْا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ ؟ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ اَوَ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((اِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ الَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى أَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اِثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَ مَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا ابو القاسم ﷺ نے نہیں فرمایا ''جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکیں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے اور دونوں گروہوں میں سے ہر مرد کے لئے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آ رہا ہو گا اور جنت میں کوئی آدمی بن بیاہا نہیں ہو گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا اَنَّ هَاتَيْنِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ وَ مَعَهُمَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَآءَ عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ❷

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث میں دو بیویوں سے مراد بنت آدم ہیں اور حوریں ان کے علاوہ ہوں گی جتنی اللہ چاہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

❶ كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر و......

❷ النهاية لابن كثير ، فى الفتن والملاحم ، الجزء الثانى ، رقم الصفحه 379

حُـــوْرٌ عِـیْنٌ

آہو چشم حوریں

مَسئلہ 255 حوریں جنت کی دوسری نعمتوں کی طرح جنتی مردوں کے لئے ایک نعمت ہوں گی۔

مَسئلہ 256 بعض حوریں یاقوت اور مرجان کی طرح رنگت میں سرخ ہوں گی۔

مَسئلہ 257 بے مثال حسن و جمال کے ساتھ ساتھ حوریں عفت مآبی اور حیا میں بھی اپنی مثال آپ ہوں گی۔

مَسئلہ 258 نوع انسانی کی حوروں کو اس سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا اور نوع جن کی حوروں کو اس سے پہلے کسی جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

﴿ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ﴾ (55:56-59)

”جنت کی دوسری نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا۔ پھر اے جن و انس! تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے۔ وہ خوبصورت ہیروں اور موتیوں کی طرح ہوں گی پھر اے جن و انس! تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟“ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 56-59)

وضاحت : یاد رہے مومن اور صالح انسانوں کی طرح مومن اور صالح جن بھی جنت میں جائیں گے جس طرح وہاں انسان مردوں کے لئے انسان عورتیں حوریں ہوں گی اسی طرح جن مردوں کے لئے جن عورتیں حوریں ہوں گی۔ گویا نوع انسان کے لئے ان کے ہم جنس اور نوع جن کے لئے ان کے ہم جنس جوڑے ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 259 حوریں اس قدر حیادار ہوں گی کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی۔

مسئلہ 260 حوریں انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم ونازک ہوں گی۔

﴿ وَ عِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ۝﴾ (37:48-49)

''اہل جنت کے پاس شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر نرم ونازک گویا کہ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔'' (سورہ صافات، آیت نمبر 48-49)

مسئلہ 261 جنت کی حوریں خوبصورت، سرمگیں آنکھوں والی، لؤلؤ کی طرح سفید اور شفاف رنگت والی اس قدر بے داغ اور حسین ہوں گی کہ جیسے جواہرات دُرج میں محفوظ کئے گئے ہیں۔

﴿ وَ حُوۡرٌ عِيۡنٌ ۝ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝﴾ (56:22-24)

''اہل جنت کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی حوریں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی، یہ سب کچھ انہیں ان اعمال کے بدلے میں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 22-24)

مسئلہ 262 حوروں کے ساتھ جنتی مردوں کا باقاعدہ نکاح ہوگا۔

﴿ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَـنِيۡٓـئًا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ مُتَّكِـئِيۡنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصۡفُوۡفَةٍ وَ زَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ۝﴾ (52:19-20)

''اے جنتیو! کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے ہو وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوروں کا ان سے نکاح کر دیں گے۔'' (سورہ طور، آیت نمبر 19-20)

مسئلہ 263 حوریں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

﴿ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○﴾ (53-52:38)

''جنت میں اپنے شوہروں کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نظر نہ اٹھانے والی حوریں ہوں گی جو (اپنے شوہروں کی) ہم عمر ہوں گی یہ وہ نعمت ہے جس کا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے۔'' (سورہ ص، آیت نمبر 52-53)

مَسئلہ 264 خوب صورت موتیوں کے خیمے حوروں کی قیام گاہیں ہوں گی جہاں جنتی مرد ان سے ملاقات کریں گے۔

﴿ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○﴾ (75-72:55)

''حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ انہیں کسی انسان یا جن نے پہلے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 72-75)

مَسئلہ 265 جنت میں حوروں کا اپنے شوہروں کے اعزاز میں ترانہ!

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ لَتُغَنِّيْنَ فِي الْجَنَّةِ يَقُلْنَ نَحْنُ الْحُوْرُ الْحِسَانُ خُبِئْنَا لِاَزْوَاجٍ كِرَامٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جنت میں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں یہ (ترانہ) گاتی ہیں ہم خوبصورت اور نیک سیرت حوریں اپنے محبوب شوہروں کے لئے محفوظ کی گئی ہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 266 اہل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی حوریں نامزد کی جا چکی ہیں۔

[1] صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 1598

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُوْذِیْ اِمْرَاۃٌ زَوْجَهَا اِلاَّ قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لاَ تُوْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ اَوْشَکَ اَنْ یُفَارِقَکِ اِلَیْنَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چندروز کے لئے تیرے پاس ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِیْ جَارِیَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتِ ؟ قَالَتْ : لِزَیْدِ ابْنِ حَارِثَةَ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ ❷ (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا، میں نے اس سے پوچھا ''تو کس کے لئے ہے؟'' کہنے لگی ''زید بن حارثہ کے لئے۔'' اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 267 انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود انتقام نہ لینے والا جنت میں اپنی پسندیدہ حور سے نکاح کرے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 381 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

❶ سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1638

❷ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3361

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا

مسئلہ 268 اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾ (72:9)

''مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 21)

مسئلہ 269 جنتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں خود اپنی رضا کی خوشخبری سے آگاہ فرمائیں گے۔

مسئلہ 270 جنت میں اللہ تعالیٰ جنتیوں سے گفتگو فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ! فَيَقُوْلُوْنَ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ : هَلْ رَضِيْتُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ وَ مَا لَنَا لاَ نَرْضٰى؟ يَا رَبِّ ! وَ قَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ، فَيَقُوْلُ : أَلاَ أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَيَقُوْلُوْنَ : يَا رَبِّ ! وَ اَىُّ شَىْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلاَ اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب احلال الرضوان على اهل الجنة فلا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا ''اے جنتی لوگو!'' وہ عرض کریں گے ''اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں تیری جناب میں اور تیری اطاعت میں، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''کیا تم راضی ہو؟'' وہ عرض کریں گے ''اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں گے تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں کیا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز عطا نہ کروں؟'' جنتی عرض کریں گے ''یا اللہ! اس سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں تمہیں اپنی رضا مندی سے نواز رہا ہوں، آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِکَ الْكَرِيْمِ فِى الْجَنَّةِ بِفَضْلِکَ وَ بِكَرَمِکَ يَا سُلْطَانَ الْقَدِيْمِ﴾

مَسْئلہ 271 اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے وقت اہل جنت کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○﴾(75:22-23)

"اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔" (سورہ قیامہ، آیت نمبر22-23)

مَسْئلہ 272 جنت میں جنتی لوگ اس قدر واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو واضح اور مکمل شکل میں دیکھا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ؟)) قَالُوْا : لاَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِى الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ)) قَالُوْا : لاَ ، قَالَ ((فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِکَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟" لوگوں نے عرض کیا "نہیں یا رسول اللہ

❶ كتاب الايمان ، باب معرفة طريق الرؤية

ﷺ!" آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا "جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟" لوگوں نے عرض کیا "نہیں!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَ هُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ فَقَالَ ((اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا "عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح (بلا زحمت اور بلا تکلیف) دیکھو گے جس طرح چاند کو بلا زحمت اور بلا تکلیف دیکھتے ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے "تمہیں کوئی اور چیز چاہئے؟" وہ عرض کریں گے "یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی (اور کیا چاہئے؟)" پھر اچانک (جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیئے گئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 273 دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں۔

---

❶ كتاب المساجد ، و مواضع الصلاة ، باب فضل صلاة الصبح و العصر......

❷ كتاب الايمان ، باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالىٰ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ؟ قَالَ ((نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ”کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تو نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ ﴿ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی [النجم : 11]﴾ قَالَ : رَاٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ لَہٗ سِتُّ مِائَۃِ جَنَاحٍ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی﴾ ”جو کچھ دیکھا دل نے اس میں جھوٹ نہیں ملایا۔“ (سورہ نجم، آیت نمبر 11) کی تفسیر میں فرماتے ہیں، یہاں دیکھنے سے مراد جبریل علیہ السلام کو دیکھنا ہے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ ﴿ وَ لَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی [النجم :13]﴾ قَالَ رَاٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی ﴾ ”ایک دفعہ پھر محمد ﷺ نے اس کو (سدرۃ المنتہیٰ کے قریب) اترتے دیکھا (سورہ نجم، آیت نمبر 13) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے دوسری بار جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَدْعُوْا (فِی الصَّلاَۃِ) ((اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَ قُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاۃَ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ اَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ وَ کَلِمَۃُ الْاِخْلاَصِ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ

❶ کتاب الایمان ، باب فی قولہ علیہ السلام نور انی اراہ وفی ......
❷ کتاب الایمان ، باب معنی قول اللہ عزوجل و لقد راہ نزلۃ اخری و ھل ......
❸ کتاب الایمان ، باب معنی قول اللہ عزوجل و لقد راہ نزلۃ اخری و ھل ......

أَسْئَلُکَ نَعِيْمًا لاَ يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ وَ أَسْئَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَ فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ أَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے ’’اے اللہ! تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میری زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور اس وقت مجھے وفات دے جب تیرے علم کے مطابق میری وفات میرے حق میں بہتر ہے۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر (یعنی ہر وقت اور ہر جگہ) آپ سے ڈرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز رنج اور خوشی (ہر حالت میں) آپ سے حق بات کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں امیری اور غریبی (دونوں حالتوں میں) آپ سے میانہ روی کی توفیق طلب کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری رہے۔ آپ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں، موت کے بعد آرام دہ زندگی کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی ذات مبارک کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں، آپ سے ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسی تکلیف سے جو (میرے دین اور دنیا کو) نقصان پہنچائے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسے فتنے سے جو گمراہ کرے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا راہنما بنا۔‘‘ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

***

❶ کتاب السهو ، باب الذکر بعد التشهد

أَوْصَافُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے اوصاف

[اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِمَنِّکَ وَ کَرَمِکَ]

مَسئلہ 275 جنتی لوگ جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔

﴿وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○﴾(7:43)

”جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں (ایمان اور نیک اعمال کا) یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم خود کبھی (سیدھی) راہ نہ پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی حق بات (یعنی ایمان اور صالح اعمال کے بدلے میں جنت کا وعدہ) لے کر آئے تھے۔ اس وقت جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 43)

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ ○﴾(39:74)

”(جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی کہیں گے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں (جنت کی) زمین کا وارث بنایا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں جگہ بنا سکتے ہیں پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔“ (سورہ زمر، آیت نمبر 74)

مسئلہ 276 جنت میں اہل جنت کا تکیہ کلام "سُبۡحَانَکَ اللّٰهُمَّ" ہوگا باہمی ملاقات پر وہ ایک دوسرے کو "أَلسَّلامُ عَلَيۡكُمۡ" کہیں گے اور اپنی ہر بات کے اختتام پر "أَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ" کہیں گے۔

﴿ دَعۡوٰهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ وَ آخِرُ دَعۡوٰهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝﴾ (10:10)

"جنتیوں کی پکار (ایک دوسرے کو بلانے کے لئے یا اپنے خادموں کو بلانے کے لئے) یہ ہوگی "سُبۡحَانَکَ اللّٰهُمَّ" اور (آپس میں) ملاقات پر "سَلَامٌ" (کہیں گے) اور (گفتگو کے) آخر میں ان کی پکار "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ" ہوگی۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 10)

مسئلہ 277 جنت میں داخل ہونے پر فرشتے اہل جنت کو مبارک سلامت کی دعائیں دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔

﴿وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوۡهَا وَ فُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ۝﴾ (73:39)

"متقی لوگوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے اور جنت کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے "سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے۔" (سورہ زمر، آیت نمبر 73)

﴿وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ۝﴾ (24-23:13)

"اور فرشتے ہر طرف سے جنتیوں کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے اور ان سے کہیں گے "سلام ہو تم پر" دنیا میں تم نے جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس اجر کے مستحق ٹھہرے ہو پس کیا خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔" (سورہ رعد، آیت نمبر 23-24)

مَسئلہ 278 اللہ تعالیٰ خود بھی اہل جنت کو سلام کہیں گے یا پہنچائیں گے۔

﴿ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝﴾ (58:36)

''مہربان رب کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا گیا ہے۔'' (سورہ یٰسین، آیت نمبر 58)

مَسئلہ 279 جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

مَسئلہ 280 دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکتے ستاروں کی مانند چمک رہے ہوں گے۔

مَسئلہ 281 جنت میں کوئی شخص بن بیاہا نہیں ہوگا، ہر جنتی کی کم از کم دو بیویاں ہوں گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 282 اہل جنت کے چہرے ہر وقت تروتازہ، خوش وخرم اور ہشاش بشاش ہوں گے

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 62 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 283 اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے۔

مَسئلہ 284 اہل جنت ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔

مَسئلہ 285 اہل جنت ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی فوت نہیں ہوں گے۔

مَسئلہ 286 اہل جنت ہمیشہ خوش وخرم رہیں گے کبھی پریشان اور رنجیدہ نہیں ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلاَ تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلاَ تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلاَ تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلاَ تَبْأَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَ نُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

---

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب فى دوام نعيم اهل الجنة و قوله تعالى ......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(قیامت کے روز) ایک پکارنے والا (فرشتہ جنتی لوگوں کو مخاطب کر کے) پکارے گا تم لوگ ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ مزے کرو گے تم کبھی رنجیدہ نہیں ہو گے اور یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے ارشاد مبارک کا ''جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ یَّدْخُلِ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ لاَ یَبْأَسُ لاَ تَبْلٰی ثِیَابُهُ وَ لاَ یَفْنٰی شَبَابُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہو گا اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی فنا ہو گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 287 اہل جنت کو پیشاب پاخانے کی حاجت پیش نہیں آئے گی۔

مسئلہ 288 اہل جنت کا کھانا پینا، ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

مسئلہ 289 جنتی لوگ سانس کی طرح ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِیْهَا وَ یَشْرَبُوْنَ وَ لاَ یَتَغَوَّطُوْنَ وَ لاَ یَمْتَخِطُوْنَ وَ لاَ یَبُوْلُوْنَ وَ لٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَ التَّحْمِیْدَ كَمَا یُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی کھائیں اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سنکیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

---

❶ کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب فی دوام نعیم اهل الجنة و قوله تعالیٰ......

❷ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 367

''تو پھر کھانا کہاں جائے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ڈکار اور پسینہ آئیں گے (جس سے کھانا ہضم ہوجائے گا) جنتی تسبیح اور تحمید اسی طرح کریں گے جس طرح سانس لیتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 290 جنتیوں کو نیند کی حاجت محسوس نہیں ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَ لاَ يَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ اَبُوْ نَعِيْمٍ فِي الْحُلْيَةِ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نیند موت کی بہن ہے لہٰذا جنتیوں کو نیند نہیں آئی گی۔'' اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 291 تمام جنتیوں کا قد ساٹھ ہاتھ (کم وبیش نوے فٹ) ہوگا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزِلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْاٰنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتی کہ موجودہ قد پر آ گئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 292 جنتیوں کے چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے بال نہیں ہوں گے، نیز باقی سارا جسم (سر کے علاوہ) بھی بالوں سے صاف ہوگا۔

مَسئلہ 293 جنتیوں کی آنکھیں قدرتی طور پر سرمگیں ہوں گی۔

مَسئلہ 294 جنتیوں کی عمریں تیس تینتیس برس ہوں گی۔

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا

---

❶ سلسله احاديث الصحيحة ، رقم الحديث 1087

❷ كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب يدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطير

مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلاثِیْنَ اَوْ ثَلاثٍ وَّ ثَلاثِیْنَ سَنَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (حسن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہوگی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 295 جنتی لوگ جس بات کی خواہش کریں گے وہ آن کی آن میں پوری ہوجائے گی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ اِذَا شْتَهَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ کَانَ حَمْلُهُ وَ وَضْعُهُ فِیْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ کَمَا یَشْتَهِیْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن اگر (جنت میں) اولاد کی خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہوجائے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَوْمًا یُحَدِّثُ وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِیَةِ ((اَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاذَنَ رَبَّهُ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ ؟ قَالَ : بَلٰی وَ لٰکِنْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ ، قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَ اسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَکَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَکَ یَا ابْنَ آدَمَ فَاِنَّهُ لاَ یُشْبِعُکَ شَیْءٌ)) فَقَالَ الْأَعْرَابِیُّ : وَاللّٰهِ لاَ نَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَ اَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِکَ النَّبِیُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) گفتگو فرمارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دیہاتی بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتیوں میں سے ایک

❶ صفة ابواب الجنة ، باب ما جاء فی سن اهل الجنة (2064/2)

❷ کتاب الزهد ، باب صفة الجنة (3500/2)

❸ کتاب المزرعة، باب 20

شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا" جو کچھ تو چاہتا ہے کیا وہ تیرے پاس نہیں؟" وہ جنتی عرض کرے گا" کیوں نہیں سب کچھ ہے، لیکن مجھے کھیتی باڑی پسند ہے اس لئے کرنا چاہتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا، پھر وہ آدمی (زمین میں) بیج ڈالے گا آن واحد میں وہ اُگ آئے گا، بڑا ہو جائے گا اور پک کر کاٹنے کے لائق ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی بڑا پہاڑ کی طرح ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا" اے ابن آدم! اب خوش ہو تیرا پیٹ کسی چیز سے بھرنے والا نہیں۔" دیہاتی نے عرض کیا" واللہ! یہ جنتی ضرور قریشی ہو گا یا انصاری، اس لئے کہ وہی کھیتی باڑی کرنے والے ہیں ہم نے تو کبھی کھیتی باڑی کی نہیں۔" رسول اکرم ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 جنتی لوگ ایک ایک دن میں سوسو عورتوں کے پاس جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَصِلُ اِلٰی نِسَائِنَا فِی الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصِلُ فِی الْیَوْمِ اِلٰی مِائَةِ عَذْرَاءَ)) رَوَاهُ اَبُوْ نَعِیْمٌ[2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا" جنت میں ہم اپنی عورتوں کے پاس جائیں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" مرد ایک دن میں سوسو کنواری عورتوں کے پاس جائے گا۔" اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

***

[1] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الاول، رقم الحديث 368

نِسْبَــةُ أَهْلِ الْجَنَّــةِ وَالنَّــارِ مِنْ بَنِیْ آدَمَ

بنی نوع انسان سے جنتیوں اور جہنمیوں کی نسبت

مسئلہ 297 ہزار آدمیوں میں سے صرف ایک آدمی جنت میں جائے گا، باقی نو سو ننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : یَا آدَمُ ! فَیَقُوْلُ : لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ ، قَالَ : یَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ ، قَالَ : وَ مَا بَعْثُ النَّارِ ؟ قَالَ : مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِیْنَ ، قَالَ : فَذٰلِکَ حِیْنَ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ ﴿وَ تَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَ مَا هُمْ بِسُکَارٰی وَ لٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ﴾ قَالَ : فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ اَیُّنَا ذَاکَ الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ یَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ اَلْفٌ وَ مِنْکُمْ رَجُلٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل (قیامت کے روز آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمائے گا) ''اے آدم!'' حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''اے اللہ! میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔'' تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''(مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو۔'' حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''آگ کی جماعت کتنی ہے؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''ہزار میں سے نو سو ننانوے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور تُو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا (کہ لوگ ہوش و حواس کھو

---

[1] کتاب الایمان ، باب قوله یقول الله لادم اخرج بعث النار من کل الف......

بیٹھیں گے)'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش ہو گئے اور عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم میں سے کون سا (خوش نصیب) آدمی ہوگا جو جنت میں جا سکے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مطمئن رہو یا جوج ماجوج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان) میں سے نو سو ننانوے آدمی اور تم میں سے ایک آدمی سے ایک ہزار کی گنتی پوری ہو جائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

كَثْرَةُ أَهْلِ الْجَنَّـةِ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

جنت میں امتِ محمدیہ ﷺ کی کثرت

مسئلہ 298 جنت میں دوتہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی ہوگی باقی ایک تہائی تعداد تمام انبیاء کی امتوں سے ہوگی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَ مِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ اَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتیوں کی ایک سوبیس قطاریں ہوں گی جن میں سے اسی قطاریں اس امت (محمدیہ) کی ہوں گی اور چالیس قطاریں باقی امتوں سے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 299 اہل جنت میں سے آدھی تعداد امت محمدیہ ﷺ سے ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟)) قَالَ : فَكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قَالَ ((أَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟)) قَالَ : فَكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قَالَ ((اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَاالْمُسْلِمُوْنَ فِی الْكُفَّارِ اِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِیْ ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِیْ ثَوْرٍ أَبْيَضَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم میں سے ہوں گے۔'' یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے تہائی تعداد تمہاری ہو؟''

---

❶ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی کم صف اهل الجنة (2065/2)

❷ کتاب الایمان ، باب بیان کون هذه الامة نصف اهل الجنة

ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پہلی حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اہل جنت میں سے دو تہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی بتلائی ہے جبکہ دوسری حدیث میں آدھی تعداد، دونوں حدیثوں سے جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت تعداد ثابت کرنا مطلوب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 300 امت محمدیہ ﷺ کے ستر ہزار افراد بلا حساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے۔

مسئلہ 301 ہر ہزار پر مزید انچاس لاکھ (49 لاکھ) افراد بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

مسئلہ 302 ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے تین بھرے ہوئے لپ (جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں) بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لاَ حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَ لاَ عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَ ثَلاَثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶

(صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ)) قَالُوْا وَ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ ((هُمُ الَّذِیْنَ لاَ یَسْتَرْقُوْنَ وَ لاَ

❶ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في الشفاعة (1984/2)

يَتَطَيَّرُوْنَ وَلاَ يَكْتَوُوْنَ وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ ، قَالَ ((أَنْتَ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کراتے ہیں نہ شگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔'' حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''اے اللہ کے نبی! دعا فرمائیے اللہ مجھے ان سے کردے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو ان میں سے ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَ الرَّجُلاَنِ وَ النَّبِيَّ وَ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوْسٰى وَ قَوْمُهُ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ لِيْ اُنْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخَرِ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ هٰذِهِ اُمَّتُكَ وَ مَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّ لاَ عَذَابٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، اتنے میں میرے سامنے ایک بڑی امت آئی میں یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بڑی جماعت تھی۔ پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی۔ مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الايمان ، باب الدليل على دخول طائف من المسلمين الجنة بغير حساب

❷ كتاب الايمان ، باب الدليل على دخول طائف من المسلمين الجنة بغير حساب

أَلْاَعْمَالُ السَّائِقَةُ اِلَى الْجَنَّةِ شَاقَّةٌ

جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں

مَسئلہ 303 جنت بوجھل، مشقت طلب اور انسانی مزاج پر گراں گزرنے والے اعمال سے ڈھانپی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِیْلَ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ أَنْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا أَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ ، قَالَ فَوَ عِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا ، قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَ عِزَّتِکَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا یَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَی النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ ، فَقَالَ فَوَ عِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلَهَا فَأَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِاالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا ، فَقَالَ فَوَ عِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ أَنْ لَا یَنْجُوا مِنْهَا أَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم پیدا فرمائی تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا ”(جاؤ اور) جنت کا نظارہ کرو اور جو نعمتیں میں نے جنتیوں کے لئے پیدا کی ہیں انہیں دیکھو۔“ جبرائیل علیہ السلام آئے جنت اور جنتیوں کے لئے پیدا کی گئی نعمتیں دیکھیں پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے

[1] ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فی حفت الجنة بالمكاره (2075/2)
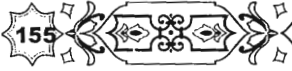
بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) حکم دیا کہ ''جنت کو مشکلات اور مصائب سے ڈھانپ دیا جائے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو (دوبارہ) حکم دیا کہ ''پھر جاؤ، جنت اور جنتیوں کے لئے میں نے جو نعمتیں تیار کی ہیں، انہیں دیکھو۔'' حضرت جبریل علیہ السلام گئے تو جنت مشکلات اور مصائب سے ڈھانپی ہوئی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ''اب جہنم کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور جو عذاب میں نے جہنمیوں کے لئے تیار کئے ہیں انہیں دیکھو کہ (کس طرح) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہے۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام (سب کچھ دیکھ کر) واپس لوٹے تو عرض کی ''تیری عزت کی قسم! کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اس کے بارے میں سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔'' اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم کو شہوات اور لذات سے ڈھانپ دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا ''دوبارہ جاؤ۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام دوبارہ گئے (سب کچھ دیکھا) اور عرض کیا ''تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو اس سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے اور جہنم خوشگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 304 جنت حاصل کرنے کے لئے سخت جدوجہد اور محنت کی ضرورت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَ مَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو ڈرا وہ بھاگا اور جو بھاگا وہ منزل کو

❶ كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب صفة الجنة

❷ ابواب صفة القيامة ، باب فی ثواب الاطعام والسقی والكسو...... (1993/2)

پہنچا، سنو اللہ کا مال بہت مہنگا ہے خبردار اللہ کا مال جنت ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 305 نعمتوں بھری جنت چاہنے والا شخص دنیا میں کبھی چین کی نیند نہیں سو سکتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا رَأَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَ لاَ مِثْلَ الْجَنَّةَ نَامَ طَالِبُهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی جنت کے کسی خواہش مند کو سوتے دیکھا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 306 آخرت میں انعام و اکرام حاصل کرنے والے اعمال دنیا کے اعتبار سے کڑوے کسیلے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((حُلْوَةُ الدُّنْیَا مُرَّةُ الْاٰخِرَةِ وَ مُرَّةُ الدُّنْیَا حُلْوَةُ الْاٰخِرَةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ[2] (صحیح)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت میں مٹھاس ہے۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 307 مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابواب صفة جهنم ، باب منه قصه اخر اهل النار خروجا

[2] صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3150

[3] کتاب الزهد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر

اَلْمُبَشَّرُوْنَ بِالْجَنَّةِ

جنت کی بشارت پانے والے لوگ

مسئلہ 308 جنت میں سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ داخل ہوں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 86 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 309 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان جنتیوں کے سردار ہوں گے جو دنیا میں بڑھاپے کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ دونوں حضرات بڑی عمر میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے جنت میں سردار ہوں گے خواہ اگلی امتوں سے ہوں یا پچھلی امتوں سے، سوائے انبیاء اور رسولوں کے، اے علی! انہیں نہ بتانا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 310 حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنت میں ان لوگوں کے سردار ہوں گے جو جوانی کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

❶ ابواب المناقب ، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ (2897/3)

❷ ابواب المناقب ،باب مناقب ابی محمد الحسن رضی اللہ عنہ والحسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 311 دس حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی، جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے، ان کے نام یہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدُبْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 312 حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں گھر کی بشارت دی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُدَيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔

---

❶ ابواب المناقب ، باب مناقب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (2946/3)

❷ كتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل خديجة رضي الله عنها

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَمَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ ((فَأَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ❶ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اور آخرت میں تم میری بیوی ہو؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 314 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مَسئلہ 315 حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ اِمْرَأَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَإِذَا بِلَالٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا، پھر اپنے آگے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال (رضی اللہ عنہ) تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 316 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے جنت میں محل کی بشارت دی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 317 حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى

❶ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالباني ، رقم الحديث 1142
❷ كتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل ام سلمة رضى الله عنها

الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَوْجَبَ طَلْحَةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (حسن)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگِ احد کے روز نبی اکرم ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن چڑھ نہ سکے تب آپ ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو چٹان کے ساتھ نیچے بٹھایا اور ان پر سوار ہو کر چٹان پر چڑھ گئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس وقت) میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''طلحہ پر (جنت) واجب ہوگئی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 318 حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 224 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 319 اصحاب بدر اور اصحاب شجر جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَ الْحُدَيْبِيَّةَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(جنگ) بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صلح حدیبیہ (ذی قعدہ 6ھ) سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے ایک درخت کے نیچے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر جانیں قربان کرنے کے لئے بیعت کی تھی ان تمام اصحاب رسول ﷺ کو اصحاب شجر کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 320 حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لِحَيٍّ يَمْشِيْ اِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے آدمی کے بارے

---

❶ ابواب المناقب ، باب مناقب ابی محمد طلحة بن عبيد الله رضی اللہ عنہ (2939/3)

❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، رقم الحديث 2160

❸ كتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل عبدالله بن سلام رضی اللہ عنہ

میں جنتی کہتے نہیں سنا سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے صرف حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی یہ بشارت سنی، لہٰذا انہی کے بارے میں گواہی دی، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بشارتیں روایت کی ہیں۔

مسئلہ 321 حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا (زوجہ فرعون) جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَيِّدَاتُ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَ خُدَيْجَةُ وَ آسِيَةُ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی خواتین کی سردار مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی ہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 322 حضرت زید بن عمرو رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ لِزَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ دَرَجَتَيْنِ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ [2] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جنت میں داخل ہوا تو زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے دو درجے دیکھے۔'' اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 323 حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رضی اللہ عنہ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَبِيْكَ ؟)) قُلْتُ : بَلٰى !

---

[1] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، رقم الحديث 1434

[2] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، رقم الحديث 1406

قَالَ ((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدً اِلاَّ مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ أَبَاکَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ أُعْطِکَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِیْ فَأُقْتَلُ فِيْکَ ثَانِيَةً قَالَ اِنَّهٗ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لاَ يَرْجِعُوْنَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مِنْ وَرَائِیْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○﴾)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن جب عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے جابر! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے؟'' میں نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے اور کہا ہے کہ ''اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو، میں تمہیں دوں گا۔'' تمہارے باپ نے عرض کیا ''اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔'' تیرے باپ نے عرض کیا ''اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر شہید ہونے کی تمنا کرنا) پہنچا دے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 169)'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 324 حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلٰی ثَلاَثَةٍ عَلِیٍّ وَّ عَمَّارٍ وَ سُلْمَانَ رضی اللہ عنہم)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[2] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے

---

[1] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2285

[2] صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 1594

حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 325 حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ وَ إِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِئٌ عَلٰى سَرِيْرٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں کل رات جنت میں داخل ہوا اور اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 326 حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِیْ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ : لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ ❷ (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا، میں نے اس سے پوچھا ''تو کس کے لئے ہے؟'' کہنے لگی ''زید بن حارثہ کے لئے۔'' اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 327 حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَیَّ فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ الْخَشْفَةُ؟ فَقِيْلَ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❸ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے کسی

❶ صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3358

❷ صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3361

❸ صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3363

کے چلنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا "یہ آواز کیسی ہے؟" مجھے بتایا گیا "یہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت غمیصاء بنت ملحان کے شوہر اور بیٹا غزوہ احد میں شہید ہوئے ان کے بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ حادثہ بیئر معونہ میں شہید ہوئے اور خود جزیرہ قبرص کی تسخیر کے بعد واپس آنے والے جہادی لشکر میں شامل تھیں کہ دوران سفر میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مسئلہ 328 حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاْءَةً فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو قرأت کی آواز سنی، میں نے پوچھا "یہ کون ہے؟" فرشتوں نے جواب دیا "حارثہ بن نعمان (آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا) "نیکی کا اجر تو یہی ہے، نیکی کا ثواب تو ایسا ہی ہوتا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 329 مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَ تَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ؟)) قُلْتُ : اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، فَقَالَ ((أَلْمُهَاجِرُوْنَ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَ يَسْتَفْتِحُوْنَ ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ اَوَ قَدْ حُوْسِبْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ بِأَيِّ شَيْءٍ تُحَاسَبُ ؟ وَ اِنَّمَا كَانَتْ اَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ ؟ قَالَ : فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيْلُوْنَ فِيْهِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تم جانتے ہو میری امت

---

[1] صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3366

[2] سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 852

میں سے کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟'' میں نے کہا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا جنت کا خازن ان سے پوچھے گا ''کیا تمہارا حساب ہوگیا ہے؟'' وہ جواب دیں گے ''حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں، ہمارے کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آ گئی۔'' چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جا کر مزے کریں گے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ترمذی شریف کی حدیث میں پانچ سو سال بعد جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے مساکین اور فقراء، اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ یہ فرق لوگوں کے اعمال کی بنیاد ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 330 حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنِ دَحْدَاحٍ لَمْ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَ نَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مَدَلَّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ابن دحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک ننگی پیٹھ والا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا، آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے وہ گھوڑا بدکتا تھا ہم سب آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی (پھلوں کے) خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 331 ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

---

[1] كتاب الجنائز ، باب ركوب المصلى على الجنازة اذا انصرف

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((جِبْرِيْلُ رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ اِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جبریل علیہ السلام نے (مجھے) کہا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی بہت زیادہ قیام کرنے والی ہیں اور جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو رجعی طلاق دی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر رجوع فرمالیا تھا۔

مَسئلہ 332 حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 302 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

❷ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الرابع، رقم الحدیث 4728

اَلَّذِیْنَ یَدْخُلُوْنَالْجَنَّةِ

جنت میں داخل ہونے والے لوگ

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِمَنِّکَ وَ کَرَمِکَ﴾

مَسْئلہ 333 نرم دل، عاجز، منکسر المزاج ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بے ضرر اور حلیم الطبع لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّیْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں جیسے ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 334 جنت میں غریب، فقیر محتاج، مسکین اور کمزور لوگوں کی کثرت ہوگی۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ ؟)) قَالُوْا : بَلٰی ، قَالَ ((كُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ ؟)) قَالُوْا : بَلٰی ! قَالَ ((كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہر ناتواں، لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک اتنا برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کردے۔“ پھر فرمایا ”کیا میں تمہیں جہنم میں جانے

---

[1] کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر

[2] کتاب الجنة و صفة نعیمها ، باب النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء

والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہر جھگڑالو، بداخلاق اور تکبر کرنے والا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 335 نرم دل، شریف النفس، منکسر مزاج اور ہر دلعزیز شخص جنتی ہے۔

عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَرَّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ لَيِّنٍ ، سَهْلٍ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر وہ شخص جو نرم دل ہے، شریف النفس ہے، منکسر مزاج ہے اور لوگوں سے قریب (یعنی ہر دلعزیز) ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 336 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَنْ يَأْبٰى ؟ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ أَبٰى)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا)'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس نے انکار کیا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 337 اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو شخص روزانہ بارہ رکعت (نماز فجر سے قبل دو رکعت، نماز ظہر سے قبل چار رکعت اور بعد میں دو رکعت، نماز مغرب کے بعد دو رکعت اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت) ادا کرے گا وہ جنت

❶ صحيح الجامع الصغير ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث

❷ كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ

میں جائے گا۔

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ لِلّٰہِ کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً تَطَوُّعًا غَیْرَ فَرِیْضَۃٍ اِلاَّ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو شخص روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرضوں کے علاوہ بارہ رکعت نوافل ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا تا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 338 صلہ رحمی کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اَعْمَلُہٗ یُدْنِیْنِیْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَ یُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ ((تَعْبُدُ اللّٰہَ لاَتُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ تُقِیْمُ الصَّلاَۃَ وَ تُؤْتِی الزَّکَاۃَ وَ تَصِلُ ذَا رَحِمَکَ)) فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنْ تَمَسَّکَ بِمَا اُمِرَ بِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکاۃ ادا کر اور رِحم والوں (رشتہ داروں) سے تعلق قائم رکھ۔“ جب وہ آدمی واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جن باتوں کا اسے حکم دیا گیا ہے اگر ان پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 339 خوش اخلاق، تہجد گزار، کثرت سے نفلی روزے رکھنے والے اور دوسروں کو کھانا کھلانے والے لوگ جنت میں جائیں گا۔

---

❶ کتاب صلاۃ المسافرین ، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض

❷ کتاب الایمان ، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ و......

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَ بُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا)) فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ أَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایسے محل ہیں جن کے اندر (کھڑے ہوں) تو باہر کی ہر چیز نظر آتی ہے اور باہر (کھڑے ہوں) تو اندر کی ہر چیز نظر آتی ہے۔'' ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا ''اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ کس آدمی کے لئے ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے لئے جو اچھی بات کرے، کھانا کھلائے، بکثرت روزے رکھے اور جب لوگ مزے کی نیند سو رہے ہوں، اٹھ کر اللہ کے لئے نماز پڑھے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئله 340 عادل حاکم، دوسروں پر رحم کرنے والا، نرم دل، پاکباز اور دوسروں سے سوال نہ کرنے والا بھی جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ ((وَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطٰنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَ رَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ''جنت میں جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں ① حاکم، انصاف کرنے والا، سچ بولنے والا اور نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ② وہ شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لئے مہربان اور نرم دل ہے ③ وہ شخص جو پاکدامن ہے اور عیالداری کے باوجود کسی سے سوال نہیں کرتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئله 341 اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے میں خوشی محسوس کرنے والے

[1] ابواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة غرف الجنة (2/2051)

[2] كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب الصفات التي يعرف بها الدنيا اهل الجنة واهل النار

اوراسلام کو برضاورغبت اپنادین سمجھنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے یوں کہا ''میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 342 دو یا دو سے زائد بیٹیوں کی دینی تعلیم وتربیت کرنے والے اور جوان ہونے کے بعد نیک آدمی سے نکاح کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَنَا وَ هُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دو لڑکیوں کو ان کے جوان ہونے تک پالا پوسا، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 343 وضو کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) باقاعدگی سے ادا کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِبِلاَلٍ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ((یَا بِلاَلُ حَدِّثْنِیْ بِأَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَکَ فِی الْاِسْلاَمِ مَنْفَعَةً فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّیْلَةَ خَشْفَ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلاَلٌ : مَا عَمِلْتُ عَمَلاً فِی الْاِسْلاَمِ أَرْجٰی عِنْدِیْ مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّیْ لاَ أَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَةٍ مِنْ لَیْلٍ وَ لاَ نَهَارٍ اِلاَّ صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّهُوْرِ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لِیْ أَنْ أُصَلِّیَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[3]

---

[1] ابواب الوتر ، باب فی الاستغفار (1353/1)

[2] کتاب البر والصلة ، باب فضل الاحسان الی البنات

[3] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1682

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی زیادہ امید ہے، کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں پاتا کہ دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 344 نماز روزے کی پابند، پاکباز اور شوہر کی اطاعت گزار خواتین جنت میں جائیں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا اُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ [1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (قیامت کے روز) اسے کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345 انبیاء، شہداء، اہل ایمان کے فوت ہونیوالے چھوٹے بچے اور زندہ درگور کی گئی لڑکیاں جنت میں جائیں گی۔

عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ : حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ مَنْ فِی الْجَنَّةِ ؟ قَالَ ((اَلنَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِی الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2] (صحیح)

---

[1] صحیح جامع الصغیر و زیادته ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 673

[2] کتاب الجهاد، باب فی فضل الشهادة (2200/2)

حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''جنت میں کون کون جائے گا؟'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نبی جنت میں جائے گا، شہید جنت میں جائے گا، نومولود جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 346 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک قتال کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوھنے میں لگتی ہے، اس پر جنت واجب ہوگئی ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 347 متقی اور اچھے اخلاق والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ ((تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ ، قَالَ ((اَلْفَمُ وَ الْفَرْجُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ''کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تقویٰ اور اچھا اخلاق۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا ''کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''منہ اور شرمگاہ۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 348 یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

---

❶ ابواب فضائل الجهاد ، باب ما جاء فيمن يكلم في سبيل الله

❷ كتاب البر والصلة ، باب ماجاء في حسن الخلق

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَ هُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَ أَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو، وہ اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے۔'' امام مالک رحمہ اللہ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 349 حج مبرور ادا کرنے والا حاجی جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 350 مسجد بنانے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح کا گھر جنت میں بنائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 351 شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

---

❶ كتاب الزهد ، باب فضل الاحسان الى الارمله والمسكين واليتيم

❷ صحيح بخارى ، كتاب العمرة ، باب وجوب العمرة و فضلها

❸ كتاب الزهد ، باب فضل بناء المسجد

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ کی) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 352 ہمسایہ سے حسن سلوک کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فُلَانَةٌ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا ، قَالَ ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فُلَانَةٌ تُصَلِّي الْمَكْتُوْبَاتِ وَ تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَ لَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا ، قَالَ ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! فلاں عورت دن کو روزے رکھتی ہے، رات کو قیام کرتی ہے، لیکن ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ عورت جہنم میں ہے'' پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دوسری عورت کے بارے میں) عرض کیا ''فلاں عورت صرف فرض نماز ادا کرتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے وغیرہ صدقہ کرتی ہے، لیکن ہمسایوں کو اذیت نہیں پہنچاتی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ عورت جنتی ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 353 اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

---

❶ كتاب الرقاق ، باب حفظ اللسان

❷ تمام المنه ببيان الخصال الموجبة بالجنة، رقم الحديث 136

❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی رقم الحديث 1714

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں، جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 354 حافظ قرآن جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَءْ وَاصْعَدْ فَیَقْرَءُ وَ یَصْعَدُ بِكُلِّ اٰیَةٍ دَرَجَةً حَتّٰی یَقْرَءَ اٰخِرَ شَیْءٍ مَعَهٗ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حافظ قرآن جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجے چڑھتا جا، چنانچہ وہ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا حتی کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا جو اسے یاد ہوگی اور وہی اس کا (مستقل) درجہ ہوگا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 355 کثرت سے سلام کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَا اَیُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوْا وَ النَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے کیا کرو)، (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ، اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 356 مریض کی عیادت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَائِدُ الْمَرِیْضِ فِیْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی

---

[1] ابواب الادب ، ابواب الذکر ، باب ثواب القرآن (3047/2)

[2] ابواب صفة القیامة ، رقم الباب 10 (2019/2)

يَرْجِعَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مریض کی عیادت کرنے والا جب تک واپس نہ آ جائے تب تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 357 اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دین کا علم سیکھنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ (طے کرنا) آسان فرما دیتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 358 اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 92 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 359 صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ ((وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِیَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

---

❶ كتاب البر والصلة ، باب فضل عيادة المريض

❷ كتاب الذكر والدعاء ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن

❸ مختصر صحيح بخارى للزبيدى، رقم الحديث 2070

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو ''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت ہے۔

مَسئلہ 360 جس شخص کی بینائی ختم ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ اِذَا أَبْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) سے آزماتا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 361 ماں باپ کی خدمت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَکَ أَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ کِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، رسوا ہو اور ذلیل ہو ہلاک ہو، جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا۔ پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب المرضیٰ، باب فضل من ذهب بصره

[2] کتاب البر والصلة، باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلاة

مَسئلہ 362 مسلمانوں میں سے کسی کی پریشانی یا تکلیف کو دور کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اس نے وہ درخت کاٹ دیا اور جنت میں چلا گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 363 بیماری پر صبر کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلاَ أُرِیْکَ اِمْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قُلْتُ : بَلٰی ، قَالَ : هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَتْ : اِنِّیْ اُصْرَعُ وَ اِنِّیْ أَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ ، قَالَ ((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَکِ الْجَنَّةُ ، وَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُعَافِیَکِ)) فَقَالَتْ : اَصْبِرُ ، فَقَالَتْ : اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ اَنْ لاَ اَتَکَشَّفُ فَدَعَالَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا ''کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟'' میں نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (ایک عورت کی طرف اشارہ کرکے) کہا یہ کالی عورت، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی ''میں مرگی کی مریضہ ہوں اور (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں وہ تجھے صحت عطا فرمادے گا (اس صورت میں جنت کا وعدہ نہیں کرتا) اس عورت نے عرض کیا ''میں صبر کروں گی۔'' لیکن ساتھ یہ بھی عرض کیا ''(مرگی کے

---

❶ کتاب البر والصلة ، باب فضل ازالة الاذی عن الطریق

❷ کتاب المرضیٰ ، باب فضل من یصرع من الریح

دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے۔'' رسول اکرم ﷺ نے اس کے لئے یہ دعا فرما دی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 364 **نبی، شہید، صدیق، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ اور اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے والا جنت میں جائے گا۔**

مسئلہ 365 **اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے کی تکلیف اٹھانے والی اور اپنے شوہر کے ظلم پر صبر کرنے والی خاتون جنت میں جائے گی۔**

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ص قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ أَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ أَلْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَ الرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمِصْرِ فِي اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِنِسَاءِ كُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ أَلْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ ، أَلْعَؤُوْدَ الَّتِيْ إِذَا ظُلِمَتْ قَالَتْ هٰذِهِ يَدِيْ فِيْ يَدِكَ لاَ أَذُوْقُ غَمْضًا حَتّٰى تَرْضٰى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ[1] (حسن)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں جنت میں جانے والے مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو) نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، صدیق جنتی ہے، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملنے والا جنتی ہے، کیا میں تمہیں جنت میں جانے والی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے (کی تکلیف اٹھانے) والی اور وہ نیک عورت کہ جس کا شوہر اس پر ظلم کرے تو کہے'' میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 6201

مسئلہ 366 شریعت کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جاننے والا یعنی ان پر عمل کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَ رَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَ صُمْتُ رَمَضَانَ وَ أَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ وَ حَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَ لَمْ أَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا أَ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ ((نَعَمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں (شریعت کی) حلال کردہ چیزوں کو حلال جانوں اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جانوں، لیکن اس سے زیادہ کچھ نہ کروں، تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 367 دو نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والے والدین جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لاَ يَمُوْتُ لِاَحَدَاكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلاَّ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ: إِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ ((اَوِ اثْنَانِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا ''تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کی رضا کے لئے صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔'' ایک عورت نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر دو بچے مریں، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر دو مریں تب بھی یہی ثواب ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 368 ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

---

❶ كتاب الايمان ، باب بيان الايمان الذى يدخل به الجنة......

❷ كتاب البر والصلة ، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَءَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبَرَانِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔'' اسے نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئله 369 ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ '' کا کثرت سے وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ؟)) قُلْتُ : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَۃَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ضرور آگاہ فرمائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ ''نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئله 370 ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ '' کا وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

---

❶ سلسله احادیث الصحیحه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 972

❷ سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3083

❸ صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2757

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ '' (عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے) کہا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 371 جو شخص اپنے مال کی وجہ سے بے گناہ قتل کیا گیا وہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ظلم کے ساتھ اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا گیا اس کے لئے جنت ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 372 جس عورت نے حمل ساقط ہونے پر صبر کیا وہ جنت میں جائے گی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ساقط الحمل بچہ اپنی ماں کو انگلی سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 373 حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا قاضی جنت میں جائے گا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَازَ مُتَعَمِّدًا اَوْ قَضٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُمَا فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ❸

---

❶ كتاب تحريم الدم ، باب من قتل دون ماله(3808/3)

❷ كتاب الجنائز ، باب ما جاء فيمن اصيب بسقط (1305.1)

❸ صحيح جامع الصغير ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث4174
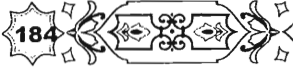
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دو قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں، وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا، وہ جنت میں جائے گا اور وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور جانتے بوجھتے ظلم کیا (یعنی فیصلہ حق کے خلاف کیا) اور وہ قاضی جس نے علم (تحقیق) کے بغیر فیصلہ کیا دونوں جہنم میں جائیں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 374 کسی مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت سے برائی کو دور کیا اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے آگ سے آزاد کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 375 کسی سے سوال نہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ أَنْ لَّا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[2]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 376 غصہ پینے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَغْضَبْ وَ لَكَ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ[3] (صحیح)

[1] صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 6116
[2] کتاب الزکاۃ ، باب کراھیة المسئلة (1446/1)
[3] صحیح جامع الصغیر، للالبانی ، الجزء السادس ، رقم الحدیث 7251

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''غصہ نہ کر تیرے لئے جنت ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 377 عصر اور فجر کی نماز باقاعدگی سے باجماعت ادا کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 378 ظہر سے قبل چار رکعت سنت پر مداومت اختیار کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کیں اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے جہنم کی آگ حرام کر دیں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 379 مسلسل چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَ تَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3] (حسن)

---

[1] کتاب الصلاۃ ، باب فضل صلاۃ الصبح و العصر و......

[2] ابواب الصلاۃ ، باب ما جاء فی الرکعتین بعد الظهر (358/1)

[3] ابواب الصلاۃ ، باب فی فضل التکبیر الاولی (200/1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے چالیس دن تک (پانچوں نمازیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 380 درج ذیل سات آدمی جنت میں جائیں گے۔

① عادل حاکم ② جوانی کی عمر میں عبادت کی رغبت رکھنے والا ③ زیادہ وقت مسجد میں گزارنے والا ④ اللہ کے لئے دوسرے سے محبت کرنے والا ⑤ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ⑥ اللہ کے ڈر سے حسین وجمیل عورت کی دعوت گناہ سے رکنے والا ⑦ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَ رَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَ تَفَرَّقَا وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس روز کوئی سایہ نہیں ہوگا اس روز اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دے گا ① عادل حاکم ② اللہ کی عبادت میں مشغول نوجوان ③ وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد واپس آنے تک مسجد میں اٹکا رہے ④ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جن کا ملنا اور الگ ہونا خالص اللہ کے لئے ہی ہو ⑤ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ⑥ وہ شخص جسے کسی اونچے خاندان کی خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں ⑦ وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ تک کو پتہ نہ چلے دائیں نے کیا صدقہ کیا ہے۔'' اسے

[1] کتاب الزهد ، باب ما جاء في الحب في الله (1049/2)

ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 381 دوسروں کو معاف کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَتَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُزَوِّجُهُ مِنْهَا مَاشَاءَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا اور) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کرلے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 382 تکبر، خیانت، قرض سے پاک شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَ الْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص تکبر، خیانت اور قرض سے پاک مراوہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 383 اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بِلاَلٌ يُنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[3] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے

---

1. صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 6394
2. ابو اب السیر ، باب الغلول (1278/2)
3. کتاب الاذان ، باب ثواب ذالک (650/1)

ہوئے اور اذان دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے موذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 384 موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ یَابْنَ آدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

[1] صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1192

ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 381 دوسروں کو معاف کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَتَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُزَوِّجُهُ مِنْهَا مَاشَاءَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶ (حسن)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا اور) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کر لے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 382 تکبر، خیانت، قرض سے پاک شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَ الْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص تکبر، خیانت اور قرض سے پاک مراوہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 383 اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❸ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے

---

❶ صحيح جامع الصغير ، للالباني ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 6394

❷ ابو اب السير ، باب الغلول (1278/2)

❸ كتاب الاذان ، باب ثواب ذالک (650/1)

ہوئے اور اذان دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے موذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 384 موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ یَابْنَ آدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

---

[1] صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1192

اَلْمَحْرُوْمُوْنَ مِنَ الْجَنَّةِ فِی الْبِدَایَةِ

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ

[اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِكَرَمِكَ وَ مَنِّكَ]

مَسْئلہ 385 جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا حق مارنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((وَ اِنْ قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ نے اس کے لئے جہنم واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 386 حرام طریقے سے مال کمانے اور کھانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّىَ بِالْحَرَامِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو جسم حرام غذا سے پلا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 387 والدین کا نافرمان، دیوث، اور مرد کی مشابہت کرنے والی عورت جنت

---

❶ كتاب الايمان ، باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين

❷ مشكوة المصابيح ، للالبانى ، كتاب البيوع ، باب الكسب و طلب الحلال (787/2)

میں نہیں جائے گی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((ثَلٰثَةٌ لاَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالدَّیُّوْثُ وَ رَجِلَةُ النِّسَاءِ)) رَوَاهُ الْحَاکِمُ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان، دیوث اور مرد کی مشابہت کرنے والی عورت جنت میں نہیں جائیں گے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 388 قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ ﷺ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ((لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 389 اپنی رعایا کو دھوکہ دینے والا حاکم جنت میں نہیں جائے گا

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّةً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَ هُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلاَّ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''مسلمان رعیت پر حکومت کرنے والا حاکم اگر اس حال میں مرا کہ وہ اپنی رعیت سے دھوکہ کر رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 390 احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت

---

❶ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث3958

❷ ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی صلة الرحم (1559/2)

❸ کتاب الاحکام ، باب من استرعی رعیة فلم ینصح

میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَ لاَ عَاقٌّ وَ لاَ مُدْمِنُ خَمْرٍ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا (یعنی بوڑھا شرابی) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 391 ہمسائے کو اذیت پہنچانے والا جنت سے محروم رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 392 بدزبان اور بدمزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَ لاَ الْجَعْظَرِيُّ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❸ (صحیح)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بدزبان اور بدمزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 393 تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

---

❶ كتاب الاشر به ، باب الرواية فى المدمنين فى الخمر (5241/3)

❷ كتاب الايمان ، باب بيان تحريم ايذاء الجار

❸ كتاب الادب ، باب فى حسن الخلق (4017/3)

مِنْ كِبْرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کے دل میں رتی برابر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 394 چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بعض احادیث میں ''نَمَّامٌ'' کا لفظ ہے، دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

مَسئلہ 395 اپنے آپ کو جانتے بوجھتے غیر باپ سے منسوب کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص جانتے بوجھتے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 396 بلاوجہ طلاق مانگنے والی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلاَقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹ (صحيح)

---

❶ كتاب الايمان ، باب تحريم الكبر

❷ كتاب الادب ، باب فى القتات (4076/3)

❸ كتاب الفرائض ، باب من ادعى الى غير ابيه

❹ صحيح جامع الترمذى ، ابواب الطلاق واللعان باب ما جاء فى المختلعات (948/1)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 397 کالے رنگ کا خضاب لگانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لاَ يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ ❶

(صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الترجل ، باب ما جاء في خضاب السوداء (3548/2)

لَا یَجُوْزُ الْحُکْمُ لِاَحَدٍ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

کسی متعین شخص کے بارے میں جنتی ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں

مَسْئِلہ 398 کسی شخص کے بارے میں قطعی جنتی کا حکم لگانا جائز نہیں

مَسْئِلہ 399 کسی شخص کے قطعی جنتی یا جہنمی ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

عَنْ أُمِّ الْعَلاءِ إِمْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ هِیَ مِمَّنْ بَایَعْتِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَتْ : اَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رضی اللہ عنہ فَاَنْزَلْنَاهُ فِیْ اَبْیَاتِنَا فَوَجَعَ وَجَعَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَلَمَّا تُوُفِّیَ وَ غُسِّلَ وَ کُفِّنَ فِیْ أَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْکَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِیْ عَلَیْکَ لَقَدْ أَکْرَمَکَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((وَ مَا یُدْرِیْکِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَکْرَمَهُ)) فَقُلْتُ بِأَبِیْ أَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ یُکْرِمُهُ اللّٰهُ ، فَقَالَ ((اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْیَقِیْنُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَیْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِیْ وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ)) قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَکِّیْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہتی ہیں کہ قرعہ ڈال کر مہاجرین کو انصار میں تقسیم کیا گیا تو ہمارے حصہ میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے ہم نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں فوت ہوئے، فوت ہونے کے بعد انہیں غسل دیا گیا کفن پہنایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا ''اے ابو سائب! (حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت) تجھ پر اللہ کی رحمت ہے میں تیرے حق میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(ام العلاء) تجھے کیسے معلوم ہوا اللہ نے اس کو عزت دی ہے؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت

---

[1] کتاب الجنائز ، باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانه

دے گا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بے شک عثمان کی موت آ گئی اور اللہ کی قسم! میں بھی اس کے لئے (اللہ سے) خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ (قیامت کے روز) میرا کیا حال ہوگا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی کسی کو (گناہ سے) پاک نہیں کہا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر آپ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے انہیں جنتی کہنا جائز ہے۔ ② اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی، استغناء اور جلال کے پیش نظر فرمائی جس کا اظہار دوسری حدیث میں یوں فرمایا ''کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی؟'' فرمایا ''ہاں، میں بھی۔ الا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔'' (مسلم) ③ یاد رہے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دو دفعہ ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل ہوئی اور تیسری دفعہ مدینہ منورہ کی ہجرت کا شرف پایا۔ آپ کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا ''تم اس دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر دنیا سے آلودہ نہ ہونے پایا۔'' اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے قطعی جنتی ہونے کا حکم لگانے والی خاتون کو ٹوک دیا۔

مسئلہ 400 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میدان جنگ میں قتل ہونے والے ایک شخص کو جنتی سمجھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ہرگز نہیں وہ جہنم میں ہے۔''

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ فُلاَنًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ ((كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ''فلاں شخص شہید ہو گیا (اور جنت میں ہے)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہرگز نہیں، میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں جہنم میں دیکھا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 401 کسی زندہ یا فوت شدہ آدمی کو خواہ وہ بظاہر کتنا بڑا متقی، عالم، ولی، پیر، فقیر اور درویش ہی کیوں نہ ہو، قطعی جنتی سمجھنا جائز نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ

---

[1] ابواب السير، باب ما جاء في الغلول (1279/2)

الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی مدت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جہنمیوں والے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی مدت تک جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں والے کام پہ ہوتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں والے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں والے کام کرتا ہے جبکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ویسے تو اولیاء اللہ کی قبروں اور مزاروں پر نذریں، نیازیں اور چڑھاوے چڑھانا شرک اکبر ہے ہی، لیکن مذکورہ احادیث کی روشنی میں ایک لاحاصل، بے کار اور بے فائدہ عمل بھی ہے اس لئے کہ کسی بھی فوت شدہ آدمی کے بارے میں اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ قبر میں وہ آرام کی نیند سو رہا ہے یا اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے۔

---

❶ کتاب القدر، باب کیفیة خلق الادم فی بطن امه و ......

❷ کتاب القدر، باب کیفیة خلق الادم فی بطن امه و ......

تَذْكِرَةُ الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ فِي الْجَنَّةِ

جنت میں بیتے دنوں کی یادیں

مَسئلہ 402 پرانے ساتھی کی یاد اور اس سے ملاقات کا عبرت انگیز منظر!

﴿ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَ لُوْنَ ○ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِيْنٌ ○ يَّقُوْلُ اَءِ نَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ○ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴾(37:50-61)

"(جنت میں) اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حال احوال دریافت کریں گے ان میں سے ایک کہے گا۔ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اس بات کو) مانتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو (دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اپنے اعمال کا) بدلہ پائیں گے؟ پھر وہ (اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے) پوچھے گا" اب آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب کہاں ہیں؟" (وہیں سے وہ جنتی) جھانکے گا تو اپنے ساتھی کو جہنم کی گہرائی میں پائے گا اور (اسے مخاطب کر کے) کہے گا" واللہ! تو تو مجھے بھی ہلاک کر دینے والا تھا، اگر میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوتا جو پکڑے گئے ہیں۔" (پھر وہ جنتی اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کرے گا)" اچھا تو یہ صحیح ہے نا کہ اب ہمیں (جنت میں) موت نہیں آئے گی؟ ہاں جو پہلے موت آ چکی بس آ چکی، نہ ہی ہم عذاب دیئے جائیں گے؟ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔" (سورہ صافات،

آیت نمبر 50-61)

مسئلہ 403 اہل جنت اپنی مجالس میں دنیا کی زندگی کی یادیں تازہ کیا کریں گے۔

﴿ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ○ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ○ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ○ ﴾(52:25-28)

''جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا کے گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے اور آپس میں کہیں گے ہم پہلے (دنیا کی زندگی میں) اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اس سے دعائیں مانگتے تھے وہ واقعی بڑا محسن اور مہربان ہے۔'' (سورہ طور، آیت 25-28)

***

أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ

اعراف والے لوگ

مَسئلہ 404 جنت اور جہنم کے درمیان ایک بلند جگہ پر بعض لوگ رہائش پذیر ہوں گے، جنہیں اصحاب الاعراف (بلندیوں والے) کہا جائے گا۔

مَسئلہ 405 اصحاب الاعراف کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جس وجہ سے وہ نہ تو جنت میں جاسکیں گے نہ ہی جہنم میں جائیں گے، لیکن اللہ کے فضل و کرم سے جنت میں جانے کے امیدوار ہوں گے۔

﴿ وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَ عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ وَ نَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ ○ ﴾ (46:7)

''دونوں گروہوں (یعنی جنتی اور جہنمی) کے درمیان ایک پردہ (دیوار) ہوگا جس کی بلندی پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشان سے پہچانیں گے (یعنی جنتیوں کو ان کے روشن چہروں سے اور جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے) یہ اعراف والے جنتیوں کو پکار کر کہیں گے ''السلام علیکم'' اعراف والے جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے لیکن جنت کے امیدوار ہوں گے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 46)

مَسئلہ 406 اعراف والے جہنمیوں کو دیکھ کر درج ذیل دعا مانگیں گے۔

﴿ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ﴾ (47:7)

''جب اعراف والوں کی نگاہیں آگ والوں کی طرف پھرائی جائیں گی تو وہ کہیں گے'' اے

ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ فرمانا۔'' (سورہ اعراف، آیت 47)

مَسئلہ 407 اعراف والوں کا اپنے بعض آشنا جہنمیوں سے عبرت آموز خطاب!

﴿ وَ نَادٰٓی اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا یَّعۡرِفُوۡنَہُمۡ بِسِیۡمٰہُمۡ قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡکُمۡ جَمۡعُکُمۡ وَ مَا کُنۡتُمۡ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ○ اَہٰۤؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا یَنَالُہُمُ اللّٰہُ بِرَحۡمَۃٍ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمۡ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ○ ﴾ (7:48-49)

''اصحاب الاعراف کچھ لوگوں کو ان کی (بعض) علامتوں سے پہچان کر کہیں گے ''آج تمہارا جتھا اور دنیا میں تکبر اور غرور تمہارے کسی کام نہ آیا۔ کیا یہ (اہل جنت) وہی لوگ نہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ انہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کچھ بھی نہیں دے گا؟ (آج انہیں سے کہا گیا ہے) داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لئے خوف ہے نہ غم۔'' (سورہ اعراف، آیت 49-48)

***

عَقِيْدَتَانِ مُتَضَادَتَانِ وَ عَاقِبَتَانِ مُتَضَادَتَانِ

دو متضاد عقیدے اور دو متضاد انجام

مَسئلہ 408 دنیا کے عیش و آرام اور ناز و نعم میں مزے کی زندگی بسر کرنے والے کافر لوگ دنیا کی زندگی میں اہل ایمان کی بے کسی اور بے بسی پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں، آخرت میں اہل ایمان جنت کی نعمتوں میں مزے کی زندگی بسر کرتے ہوئے اہل کفار کی بے کسی اور بے بسی پر ہنسیں گے اور ان کا مذاق اڑائیں گے۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ○ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ○ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ○ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ○ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ○ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ○ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○﴾(83:29-36)

''مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں کافر جو کچھ دنیا میں کرتے تھے ان کا ثواب (بدلہ) انہیں مل ہی گیا۔'' (سورہ مطففین، آیت نمبر 29-36)

***

بَعْضُ نِعَمِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں جنت کی بعض نعمتیں

مَسئلہ 409 حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 410 عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔

مَسئلہ 411 مقام ابراہیم جنت کا پتھر ہے۔

مَسئلہ 412 زیتون جنت کا درخت ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ❷ (صحيح)

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عجوہ (کھجور) اور چٹان (یعنی مقام ابراہیم) اور درخت (یعنی زیتون) جنت میں سے ہیں۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 413 رسول اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک اور منبر شریف کی درمیانی جگہ جنت کا

---

❶ ابواب الحج ، باب فضل الحجر الاسود (695/1)

❷ تحقيق مصطفى عبدالقادر ، دار الكتب العلمية بيروت (226/4)

ٹکڑا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 414 مہندی جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَیِّدُ رَیْحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَلْحِنَاءُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اہل جنت کے لئے خوشبوؤں کی سردار مہندی کی خوشبو ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 415 بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک جانور ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْغَنَمَ مِنْ دَوَّابِ الْجَنَّةِ فَامْسَحُوْا رُغَامَهَا وَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِهَا)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے (اس کے باڑے سے) اس کا رینٹ اور تھوک وغیرہ صاف کرو اور اس میں نماز پڑھ لو۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 416 وادی بطحان جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

---

❶ کتاب فضل الصلاۃ فی المسجد مکة والمدینة ، باب فضل ما بین القبر والمنبر

❷ سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1128

❸ سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 8611

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُطْحَانُ عَلٰى بِرْكَةٍ مِنْ بُرَكِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ[1] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بطحان جنت کے تالابوں میں سے ایک تالاب ہے۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بطحان، مدینہ منورہ سے متصل بستی قبا کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔

***

[1] سلسلة احاديث الصحيحة للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 769

اَلْاَدْعِیَةُ فِیْ طَلَبِ الْجَنَّةِ
جنت طلب کرنے کی دعائیں

مسئلہ 417 اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرنے کی چند دعائیں درج ذیل ہیں۔

① ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَ آجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَ مَالَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَ آجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَ مَالَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِہٖ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ لِیْ خَیْرًا)) [1] (صحیح)

یا اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں، جلد یا دیر کی۔ جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے، جلد یا دیر کی، جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے پناہ مانگی ۔یا اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول وفعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول وفعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنا دے۔

[1] صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحدیث 3102
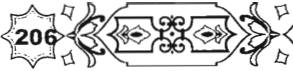
② ((أَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا)) ❶ (صحيح)

"یا اللہ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سہنا ہمارے لئے آسان بنا دے۔ یا اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے اور دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال، دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنانہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

③ ((أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ)) ❷

"اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب اور آپ کی مغفرت کے سامان اور ہر نیکی سے حصہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے جنت کے حصول میں کامیابی اور آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔"

④ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَ تَضَعَ وِزْرِيْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِيْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَ تُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَ تُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَ تَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ وَ أَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ

---

❶ صحيح جامع الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2730

❷ مستدرک حاکم 525/1

الْجَنَّةِ))[1]

''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرے معاملات کی اصلاح فرما، میرے دل کو پاکیزہ بنا، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے دل کو روشن فرما، میرے گناہ معاف فرما اور میں آپ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔''

⑤ ((أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاسْتَجِيْرُبِكَ مِنَ النَّارِ))[2] (حسن)

''اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (تین بار یہ کلمات کہنے چاہئیں)

+++

[1] مستدرک حاکم 520/1

[2] صحیح جامع الترمذی ، الدعا من الکتاب والسنۃ 88

مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مَسْئلہ 418 جنت میں داخلہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہی ممکن ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ یُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِیْلَ وَ لاَ أَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((وَ لاَ أَنَا اِلاَّ اَنْ یَتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَتِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔‘‘ عرض کیا گیا ’’یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی؟‘‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’ہاں میں بھی، الا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 419 تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے والے کے لئے خود جنت سفارش کرتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ أَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے ’’یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما۔‘‘ اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے ’’یا اللہ! اسے آگ سے پناہ

❶ کتاب صفات المنافقین ، باب لن یدخل الجنة احد بعمله

❷ ابواب الزهد ، باب صفة الجنة

دے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 420 اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے مساکین اور فقراء، اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِیَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مہاجر، فقراء، اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں جائیں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 421 ہر انسان کی جنت اور جہنم میں جگہ ہوتی ہے، لیکن جب کوئی آدمی جہنم میں چلا جاتا ہے تو اس کی جنت والی جگہ جنتیوں کو دے دی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ مَنْزِلٌ فِی الْجَنَّةِ وَ مَنْزِلٌ فِی النَّارِ فَاِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَ وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝﴾)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دو مقام نہ ہوں ایک جنت میں ایک جہنم میں، لیکن جب کوئی شخص مرنے کے بعد جہنم میں چلا جاتا ہے تو اہل جنت اس کے جنت والے مقام کے وارث بن جاتے ہیں اور یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝﴾ کی یعنی یہ لوگ ہیں (جنت کے) وارث۔'' (سورہ مومنین، آیت نمبر 10) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 422 جہنم میں جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی شفاعت پر جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کو جنتی لوگ ''جہنمی'' کے نام سے

---

1. ابواب الزهد ، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل اغنيائهم (1916/2)
2. ابواب الزهد ، باب صفة الجنة (3503/2)

پکاریں گے۔

عَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشِفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کچھ لوگ محمد ﷺ کی سفارش سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے لوگ انہیں ''جہنمی'' کے نام سے پکاریں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جہنمی، طعنہ کے طور پر نہیں کہا جائے گا بلکہ اللہ کا فضل یاد دلانے کے لئے کہا جائے گا جس نے انہیں اپنے فضل و کرم سے جہنم سے نجات دلائی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ شکر گزار بنیں۔

مَسئلہ 423 جنتی آدمی کی روح قیامت سے پہلے جنت میں پہنچ جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ أَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يُبْعَثُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹا دی جائے گی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 424 مومن کو اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے ہمیشہ خائف رہنا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ

❶ كتاب الرقاق ، باب صفة الجنة والنار

❷ كتاب الزهد ، باب ذكر القبر (2446/2)

الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کیا عذاب ہیں تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَ هُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ : وَاللّٰهِ ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ أَرْجُو اللّٰهَ وَ اِنِّيْ أُخَافُ ذُنُوْبِيْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلاَّ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ آمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا ''تم کیا محسوس کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم، ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پر امید بھی ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حسبِ امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسبِ خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 425 مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَوْلاَدِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ ((اَللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

---

❶ كتاب الرقاق ، باب الرجاء مع الخوف

❷ صحيح جامع الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 815

❸ كتاب القدر ، باب الله اعلم بما كانوا عاملين

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی (فوت ہونے والی نابالغ) اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 426 مسلمانوں کے فوت شدہ نابالغ بچوں کی پرورش جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ علیہا السلام کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَطْفَالُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ جَبَلٍ فِی الْجَنَّةِ یَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِیْمُ وَ سَارَةُ حَتّٰی یَدْفَعُوْنَهُمْ اِلٰی أٰبَائِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسلمانوں کے بچے (فوت ہونے کے بعد) جنت میں پرورش پاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ان کی نگہداشت فرماتے ہیں حتی کہ قیامت کے روز انہیں ان کے والدین کے سپرد کردیں گے۔'' اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 427 جنت اور اس کی نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم کی علامت ہیں۔

مَسئلہ 428 جہنم اور اس کی تکلیفیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی علامت ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَ الْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِیْ لاَ یَدْخُلُنِیْ اِلاَّ ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَ سَقَطُهُمْ وَ عَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِیْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَ قَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِیْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَ لِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلاَ تَمْتَلِئُ فَیَضَعُ قَدَمَهُ عَلَیْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَ یُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ))

---

[1] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 1467

رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت اور جہنم نے آپس میں بحث کی، آگ نے کہا میرے اندر متکبر اور جابر لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا میرے اندر صرف ضعیف لوگ ہی آئیں گے، گرے پڑے اور عاجز لوگ۔ تب اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعہ رحم کروں گا اور جہنم سے کہا تو میرا عذاب ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا اور تم بھری جاؤ گی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جہنم لوگوں سے تو نہیں بھر سکے گی البتہ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر اپنا قدم مبارک رکھیں گے تب وہ کہے گی بس! بس! اور بھر جائے گی، اس کا ایک حصہ دوسرے پر سمٹ جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 429 ہر جنتی جنت میں اپنے محل کو دنیا کے مکان سے بہتر پہچانتا ہوگا۔

مَسئلہ 430 جنت میں داخل ہونے سے پہلے سب کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ کَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا نُقُّوْا وَ هُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْکَنِهٖ فِی الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اہل ایمان جہنم کے اوپر (رکھے ہوئے پل صراط) سے گزر جائیں گے تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لئے جائیں گے اور دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم کئے ہوں گے ان کا بدلہ چکایا جائے گا جب سارے اہل ایمان پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی قسم ہے

❶ کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب النار یدخلون الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء

❷ کتاب المظالم ، باب قصاص المظالم

اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہر جنتی جنت میں اپنی جگہ سے دنیا کی جگہ کے مقابلے میں زیادہ آشنا ہوگا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 431 موت کو ذبح کرنے کا منظر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَیُوْقَفُ عَلَی السُّوْرِ الَّذِیْ بَیْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُقَالُ یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا أَهْلَ النَّارِ فَیَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ یَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَیُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُکِّلَ بِنَا فَیُضْجَعُ فَیُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَی السُّوْرِ ثُمَّ یُقَالُ یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَ یَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کردے گا تو موت کھینچ کر لائی جائے گی ایک دیوار پر جو اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان واقع ہوگی۔ پھر کہا جائے گا ''اے جنت والو!'' وہ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا ''اے جہنم والو!'' وہ خوش ہو کر متوجہ ہو جائیں گے انہیں شفاعت کی امید ہوگی۔ پھر اہل جنت اور اہل جہنم کو مخاطب کرکے کہا جائے گا ''کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟'' اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کہیں گے ''ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر (دنیا میں) مسلط کی گئی تھی۔'' چنانچہ اسے دیوار پر لٹا کر ذبح کردیا جائے گا پھر کہا جائے گا ''اے جنت والو! آج کے بعد موت نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں رہو اور اے جہنم والو! آج کے بعد موت نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 432 جس شخص کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا بالآخر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

❶ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی خلود اهل الجنة واهل النار (2072/2)

وَ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَۃً ثُمَّ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ بُرَّۃً ثُمَّ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ ذَرَّۃً)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا اوراس کے دل میں جو کے برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نجات پا جائے گا (اور جنت میں داخل ہوگا) پھر جس نے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا اوراس کے دل میں گیہوں برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔ پھر جس نے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا اوراس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋〇❋〇❋

❶ کتاب الایمان ، باب ادنی اھل الجنة منزلة فیھا

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے ارشاد باری تعالی ہے

﴿وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (۷:۵۹)

"جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" (سورہ حشر، آیت نمبر۷)

✺

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا، وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالی ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا لاَ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ﴾ (۴۹:۱)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورہ حجرات، آیت نمبر۱)

✺

۳۔ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے ۔ ارشاد باری تعالی ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لاَ تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (۴۷:۳۳)

"اے لوگو،جو ایمان لائے ہو ! اللہ کی اطاعت کرو ، رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔" (سورہ محمد، آیت نمبر۳۳)

✺

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں
ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں !